THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, 3rd March, 2026
(359th Session)
Volume XV, No. 05
(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume XV SP.XV (05)/2026
No.05 04

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 2
3. Leave of Absence 29
4. Motion Under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman, Senate Standing Committee on Maritime Affairs regarding persistent administrative, financial and operational serious irregularities in the affairs of the Korangi Fish Harbour Authority (KOFHA), Karachi 31
5. Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Al-Biruni International University Bill, 2025] 32
6. Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Daanish University Islamabad Bill, 2026]. 33
7. Presentation of Report of Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination on [The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2025]. 33
8. Presentation of Report of Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2024]. 34
9. Presentation of Report of Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2025]. 34
10. Presentation of Report of Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2025]. 34
11. Presentation of Report of Standing Committee on Law and Justice on [The Family Courts (Amendment) Bill, 2026]. 35
12. Presentation of Report of Standing Committee on Communications on a Starred Question regarding dilapidated condition of road between Motorway and Lawari Tunnel. 35
13. Presentation of Report of Standing Committee on Communications on a Starred Question regarding construction of Arando road and Garam Chashma road up till Shah Salim Border, Chitral. 35
14. Presentation of Report of Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination on the Public Sector Development Program (PSDP) Year 2026-27. 36
15. Presentation of Report of Standing Committee on Economic Affairs on the Public Sector Development Program (PSDP) Year 2026-27. 36
16. Introduction of [The National Database and Registration Authority (Amendment) Bill, 2026]. 37
17. Consideration and Passage of [The Daanish University Islamabad Bill, 2026]. 37
18. Consideration and passage of [The Public Private Partnership Authority (Amendment) Bill, 2022] 39
19. Discussion regarding the recent US-Israeli war with Iran and its implications in the region 42
    - Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House 42
    - Senator Sherry Rehman 55
    - Senator Syed Ali Zafar 62
    - Senator Dr. Afnan Ullah Khan 70
    - Senator Hidyatullah Khan 73
    - Senator Jam Saifullah Khan 75
    - Senator Atta-ur-Rehman 77
    - Senator Bilal Ahmed Khan 80
    - Senator Aon Abbas 85
    - Senator Saleem Mandviwalla 89
    - Senator Mohammad Azam Khan Swati 89
    - Senator Danesh Kumar 91
    - Senator Mashal Azam 93

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Tuesday, 3rd March, 2026

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty six minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Senator Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّ
اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٧١﴾ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ
اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٢﴾

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے، ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے، اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہوسکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں۔ اور اس سے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے اللہ اور رسول (کے حکم) کو قبول کیا۔ جو لوگ ان میں نیکوکار اور پرہیزگار ہیں ان کے لیے بڑا ثواب ہے۔

(سورۃ آل عمران: آیات ۱۶۹ تا ۱۷۲)

Mr. Chairman: Question Hour. (Followed by T02)

Mr. Chairman: Question Hour. Yes, Senator Syed Ali Zafar.

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! کل یہ فیصلہ ہوا تھا کہ بین الاقوامی سطح پر ایران پر جو حملہ ہوا ہے، ہم آج اس پر debate کریں گے۔

جناب چیئرمین: بات یہ ہے کہ میں نے ڈار صاحب کو بھی بلوایا ہے۔ وہ Deputy Prime Minister and Foreign Minister ہیں اور جب آپ بولیں گے تو وہ اس کا جواب بھی دے سکیں۔ If you want to speak earlier then you can speak.

سینیٹر سید علی ظفر: جی نہیں پھر ان کا انتظار کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: چلیں اس دوران ہم Question Hour کر لیتے ہیں۔

سینیٹر سید علی ظفر: جی ٹھیک ہے۔

Questions and Answers

Mr. Chairman: Thank you. Question No. 8. Senator Rubina Qaim Khani.

(Q. No. 8)

سینیٹر روبینہ قائم خانی: شکریہ، جناب چیئرمین! جو میں نے question کیا تھا، اس میں detailed answer آیا ہے تو میرا کوئی supplementary question نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Are you satisfied?

Senator Rubina Qaim Khani: Yes, I am satisfied.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر دنیش کمار صاحب، جب سینیٹر صاحبہ satisfied ہیں تو آپ کا کوئی سوال بنتا ہی نہیں ہے۔ چلیں ٹھیک ہے۔ Ask your supplementary question.

سینیٹر دنیش کمار: جناب، آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ دیکھیں، منسٹر صاحبان اس ایوان کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین: کون اہمیت نہیں دیتا؟

سینیٹر دنیش کمار: منسٹر صاحبان اہمیت نہیں دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ تو آئی ہوئی ہیں۔

سینیٹر دنیش کمار: لیکن دوسرے منسٹر صاحبان نہیں ہیں۔ آج بہت اہم موضوع ہے لیکن وہ منسٹر صاحب نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: کل منسٹر صاحبان کی ساری سیٹیں full تھیں اور انہیں بیٹھنے کے لیے سیٹیں نہیں مل رہی تھیں۔

سینیٹر دنیش کمار: دیکھیں آج تو Foreign Minister کو آنا چاہیے تھا۔

Mr. Chairman: Foreign Minister is coming.

سینیٹر دنیش کمار: چلیں ٹھیک ہے۔ میرا Right to Information کے حوالے سے question یہ ہے کہ جب گورنمنٹ نے قانون پاس کیا ہے اور اگر اس پر عمل درآمد نہیں کیا جاتا تو اس کی کیا سزا ہے اور کتنے کیسز آپ کے پاس آئے ہیں جہاں Right to Information Act کے تحت کسی گورنمنٹ ادارے نے معلومات نہیں دی تو اس حوالے سے آپ نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی، کتنے جرمانے کیے اور کیا، کیا سزائیں ہوئیں۔ براہ مہربانی، اس بارے میں ہمیں بتائیں۔

Mr. Chairman: Yes, the Minister concerned.

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل (وزیر مملکت برائے موسمیاتی تبدیلی و ماحولیاتی تعاون): شکریہ، جناب چیئرمین! جو Right to Information Act ہے، اس کے تحت تمام divisions and departments کو یہ required ہے کہ وہ تمام

information upload کریں اور information دیں۔اس حوالے سے تمام departments کو letters لکھے گئے جن میں سے ایک، دو کی examples بھی دیے گئے ہیں جو اس طریقے کے letters ہیں کہ to ensure کہ وہ compliance کریں۔ابھی تک کوئی ایسی complaint نہیں آئی جس کے تحت penal action لینے کی ضرورت پڑے تو already every information and everything is uploaded and available, thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ۔جی سینیٹر سید وقار مہدی صاحب۔آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر سید وقار مہدی: میں منسٹر صاحبہ سے یہ سوال پوچھنا چاہتا تھا کہ جو Pakistan Information Commission ہے، کیا اس کے چاروں صوبوں میں regional offices ہیں کہ لوگ وہاں approach کر سکیں یا سب کو اسلام آباد آنا پڑے گا۔

Mr. Chairman: Yes, Minister concerned.

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: I do not have an answer to this question. اگر آپ اس کی details پوچھنا چاہتے ہیں تو fresh question دے دیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب نے یہ کہا کہ کیا چاروں صوبوں میں اس کے offices ہیں؟

Dr. Shezra Mansab Ali Khan Kharal: I do not know.

Mr. Chairman: A fresh question is required. Senator Mohammad Azam Khan Swati, do you want to ask a question regarding this. I have already granted permission for three supplementary questions. If remaining questions are not taken up then people are deprived. Question No. 25. Senator Kamran Murtaza. Sorry. Question No. 12. Senator Muhammad Talha Mahmood. The answer is taken as read. Is there any supplementary?

Senator Muhammad Talha Mahmood: Sir, I will read the question. Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:- (a) the criteria laid down for issuance of Government advertisements to the newspapers and TV channels in the country; and (b) the value of the advertisements issued to each newspaper and TV channel and amount paid in each case during the last five years with year-wise breakup?

Mr. Chairman: The reply is not received.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں اس لیے پڑھ کر سنا رہا ہوں۔ میں آپ کو اس کا background بتاتا ہوں۔ میرا یہ سوال اس سے پہلے بھی آیا تھا اور اسے ڈھائی مہینے ہوگئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی یہ سوال آیا اور انہوں نے کہا کہ اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اب دوبارہ یہ سوال آیا ہے اور پھر کہتے ہیں کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ میں پڑھ کر سنانا یہ چاہتا تھا کہ یہ advertisements کے متعلق ہے۔ اس میں کون سی ایسی خاص بات ہے کہ مجھے اس کا جواب نہیں دے رہے ہیں۔ اگر اس میں کوئی مسئلہ ہے تو پھر آپ اسے کمیٹی کو refer کر دیں۔ میں پھر کمیٹی میں جا کر اسے دیکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ، نئی نئی آئی ہیں۔ I do not know whether she wants to reply کہ ابھی تک سوال کا جواب کیوں نہیں آرہا ہے۔

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: The point is that سینیٹر صاحب بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں لیکن اس میں بہت extensive data چاہیے and ابھی اس کی compilation ہو رہی ہے۔ It is in process. ایسی بات نہیں کہ اس کا جواب نہیں آئے گا but it will take some time. It is in process اور ان شاءاللہ next time اس کا جواب آجائے گا۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ نے assurance دے دی ہے۔ Question No. 18. سینیٹر شہادت اعوان۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

(Q. No. 18)

سینیٹر شہادت اعوان: میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جو جواب دیا، انہوں نے کہا کہ تین سالوں میں 48 FIRs registered ہوئی ہیں۔ 348 accused, arrest ہوئے ہیں لیکن last column میں انہوں نے لکھا ہے کہ اب تک نہ کوئی convict ہو سکا ہے اور نہ کوئی بری ہو سکا ہے۔ میرا کہنا یہ ہے کہ انہوں نے کیا steps لیے ہیں کہ cases کا early disposal ہو یا prosecution بہتر ہو۔

Mr. Chairman: Yes, Minister In-charge Interior.

سینیٹر شہادت اعوان: منسٹر صاحب نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: کون جواب دے گا؟ شزرہ صاحبہ، آپ جواب دیں گی۔

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: جی میں جواب دوں گی۔ Which question is this?

Mr. Chairman: Question No. 18.

Dr. Shezra Mansab Ali Khan Kharal: That is not the point .I am just asking which question is this.

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: براہ مہربانی مجھے سوال سن لینے دیں۔

Mr. Chairman: Order in the House, please. Page No. 8. Question No. 18.

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: سینیٹر صاحب، آپ supplementary question repeat کر دیں گے؟

Mr. Chairman: Senator Shahadat Awan, can you repeat the question?

سینیٹر شہادت اعوان: جی میں repeat کر دیتاہوں۔آپ نے جو جواب دیاہے، اس میں آپ نے یہ کہا ہے کہ 3سالوں میں 48 FIRs درج کی گئی ہیں اور 348 accused arrest کیے گئے ہیں۔آج تک اس میں کوئی بری نہیں ہوا ہے۔ان 348 کیسز میں سے آپ کا کوئی بھی case decide نہیں ہو سکا۔ اس کے علاوہ میرا یہ کہنا تھا کہ منسٹر صاحبہ کیا یہ بتائیں گی کہ آپ نے اسلام آباد میں اس سلسلے میں Supervisory Committee on Drug Prevention بنائی ہے یا نہیں۔ بس یہ simple سا question ہے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحبہ۔

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: جناب، وہ لوگ جو arrest ہوئے ہیں، ان کے خلاف کیسز چل رہے ہیں۔ جو بھی due process ہے، وہ چل رہا ہے۔اس لحاظ سے this is the process which is going. جب وہ process مکمل ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر انہیں سزا ہو گی یا acquittal ہو گا so that will happen within the due process. Ministry of Interior کے نیچے کمیٹی بنی ہوئی ہے اور اس کے تحت ہی یہ سب چیزیں دیکھی جا رہی ہیں۔ جو بھی complaints آتی ہیں، جو بھی accused ہوتا ہے تو اسے due process کے ذریعے پکڑا جاتا ہے اور اس پر due process ہوتا بھی ہے اور پھر legal action بھی لیا جاتا ہے، شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. One more question. Yes, Senator Danesh Kumar.

سینیٹر دنیش کمار: منسٹر صاحبہ،۔۔۔

Mr. Chairman: No, please. Address the Chair as you cannot address the Minister.

سینیٹر دنیش کمار: چیئرمین صاحب، منسٹر صاحبہ سن نہیں رہی ہیں اور پھر کہتی ہیں کہ دوبارہ repeat کریں۔۔۔۔

(جاری T03)

Mr. Chairman: Thank you. One more question. Yes, Senator Danesh Kumar.

سینیٹر دنیش کمار: منسٹر صاحبہ۔

Mr. Chairman: No, please address the Chair as you cannot address the Minister.

سینیٹر دنیش کمار: جناب چیئرمین! وہ سن نہیں رہیں، پھر دوبارہ کہتی ہیں کہ آپ repeat کریں۔ جناب! میں منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ تین سال میں صرف 48 FIRs ہوئی ہیں۔ یہ بتائیں کہ سگریٹ نوشی کے حوالے سے ان FIRs میں مدعی حکومت تھی یا کسی third party نے FIR کرائی۔ Public places ہر جگہ پر سگریٹ نوشی ہوتی ہے، کیا یہ ہماری نااہلی نہیں ہے کہ تین سال میں صرف 48 FIRs ہوئی ہیں؟

Mr. Chairman: Minister concerned.

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل (وزیر مملکت برائے موسمیاتی تبدیلی): میں آپ کا سوال بڑے غور سے سن رہی ہوں، آپ کو ہی میں سن رہی ہوں۔ دیکھیں، یہ بات ایسی نہیں ہے نااہلی کی، لوگوں کو بھی بہت awareness آچکی ہے کہ smoking is bad for health اور internationally بھی اس چیز پر بہت زور دیا جاتا ہے اور ہمارے ملک میں بھی slowly but surely we are reaching there where public places are prohibited for smoking اور اب لوگ اس چیز کا کافی حد تک خیال بھی رکھتے ہیں لیکن obviously جہاں پر ہمیں complaint آتی ہے یا جہاں پر پتا چلتا ہے، وہاں پر فوری طور پر legal action لیا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ we should be happy and proud کہ ہمارے ہاں اتنی violations نہیں ہوتیں کہ ہمیں زیادہ لوگوں کو پکڑنا پڑے۔

Mr. Chairman: Question No. 24, Senator Samina Mumtaz Zehri. Deferred. Question No. 25, Senator Kamran Murtaza. Taken as read. Please ask a question.

(Q. No. 25)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب ! میرا سوال یہ تھا کہ اسلام آباد میں مختلف ناکوں پر مانگنے والوں کی، فقیروں کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ بعض اوقات آپ کے لیے وہاں سے گزرنا محال ہو گیا ہے۔ جس طرح سے سگریٹ پینے والوں کے لیے جو ineffective legislation ہے جس کا کوئی اثر نہیں ہوتا، اس میں یہ کیا کام کر رہے ہیں کیونکہ یہ آپ کا Capital City ہے، باہر کے لوگ بھی یہاں پر ہوتے ہیں، ان کو بھی نظر آتے ہیں۔ ہم تو خیر باقی ملک بھی مانگتا رہتا ہے، ہمارا ہاتھ ہمیشہ آگے ہوتا ہے مگر کم از کم بظاہر مانگنے کا یہ عمل جو چوراہوں پر ہوتا ہے، اس کے لیے کیا کردار ادا کر رہے ہیں کہ یہ نظر نہ آئیں۔

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: شکریہ، جناب چیئرمین! بالکل، جیسے فاضل ممبر نے فرمایا، begging is strictly prohibited in Islamabad اور اس کے خلاف جہاں پر begging ہوتی ہے، بہت سارے steps لیے جا رہے ہیں اور لیے جا چکے ہیں to make sure کہ یہ چیز اسلام آباد میں نہ ہو، چاہے وہ minors ہوں، چاہے وہ بڑے لوگ ہوں اور یہاں پر اس کی پوری لسٹ دی گئی ہے کہ کیا کیا steps لیے گئے ہیں، مثال کے طور پر specialized squads بنائی گئی ہیں to apprehend beggars, inter-departmental coordination raise کی گئی ہے۔ Anti-Beggary Squad نے کافی زیادہ beggars کو apprehend بھی کیا ہے اور ان کے خلاف 345 FIRs ہو چکی ہیں اور پچھلے ایک سال کے دوران 775 Qalandrajat بھی ہو چکی ہیں۔ اگر ان numbers کو ہم دیکھیں تو it is very clear that a very strict and stringent policy and action is in place to ensure that begging....

سینیٹر کامران مرتضیٰ: ان کے rates لگتے ہیں، چوراہے بکتے ہیں اور یہ ایک پورا مافیا ہے۔ اس کے لیے یہ تو بہت بڑا کم کردار ہے جو انہوں نے ادا کیا ہے اور وہ بھی اسلام آباد جیسے شہر میں۔

جناب چیئرمین: اس کو زیادہ effective کریں۔

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: معزز ممبر کے پاس بھی اگر کوئی information ہے یا اگر کوئی suggestions ہیں تو we will be more happy to talk to him and work on it.

Mr. Chairman: Last question.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! میں محترمہ سے بڑے ادب سے یہ سوال کر رہا ہوں کہ چونکہ agricultural product تو ہم export نہیں کر رہے ہیں لیکن سعودی عرب کو beggars ضرور supply کر رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ خود ہی اپنے numbers ذرا دیکھ لیں کہ ایک سال میں چار ہزار لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ جناب! آپ بھی اسلام آباد میں سفر کرتے ہیں، یہ تو ایک دن میں چار ہزار ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: سعودی عرب سے تو ہم comparison نہیں کر سکتے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: نہیں، جناب! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ اسلام آباد میں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ یہ دیکھیں کہ چار ہزار ایک سال میں گرفتار کرنا، دراصل ان کی ایک process ہے کہ ان کو rehabilitate کرائیں اور دیکھیں کہ اس قسم کا دھندہ کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے سخت سے سخت قدم اٹھایا جائے۔

Mr. Chairman: She has assured that it will be made more effective. Thank you. Def. Question No. 30, Senator Zamir Hussain Ghumro.

(Def. Q. No. 30)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: جناب! میں نے سوال کیا تھا کہ انہوں نے پچھلے دس سال کے دوران صوبہ وار کتنا expenditure کیا ہے۔

پہلے تو مجھے اعتراض ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ یہ قومی ادارہ ہے اور آپ اس پر Province-wise details نہیں لے سکتے،

Railways is a .....

جناب چیئرمین: کون سا سوال ہے؟

Senator Zamir Hussain Ghumro: 52.

Mr. Chairman: No, Question No. 30, page No. 16.

(Q. No. 30)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: جناب! میرا یہ سوال کشمیر کے سلسلے میں ہے۔ اس کا جواب میں نے پڑھ لیا،

I am satisfied from the answer.

Mr. Chairman: Minister for Kashmir Affairs, he is satisfied. Yes, Waqar Mehdi *Sahib*.

سینیٹر سید وقار مہدی: کشمیر، گلگت بلتستان اور سرحدی علاقوں کے طلبہ کی صوبوں میں یونیورسٹیوں میں تعداد کیا ہے، پنجاب، سندھ، بلوچستان یا خیبر پختونخوا میں، جو وہاں کے طلبہ ہیں، وہاں کی یونیورسٹیوں میں، میڈیکل کالجوں میں ان کا کوئی کوٹہ ہے؟

Mr. Chairman: you need a fresh notice or you want to reply?

Dr. Shazra Mansab Ali Khan Kharal: I think for this we need a fresh question because this is not related to that question.

Mr. Chairman: Question No. 45, Jan Muhammad *Sahib.*

(Q. No. 45)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر جان محمد: جناب! سوال میں نے پوچھا تھا کہ تربت سے پنجگور، جواب تو غیر تسلی بخش ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں غلط جواب دیا گیا ہے۔ عمومی طور پر ATR, flights ہی نہیں ہیں نا۔ یہ بتاتے ہیں کہ پی آئی اے کے پاس جہاز ہی نہیں ہیں، اسی لیے ہم نہیں کر رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے ہمیں یہ جواب دیا کہ یہ چونکہ تجارتی طور پر خسارے میں تھی، اسی لیے ہم نے بند کر دی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کیا کرنا چاہتے ہیں؟ آپ repeat کریں کہ سوال کیا ہے۔

سینیٹر جان محمد: سوال یہ ہے کہ اول تو وزیر دفاع کی طرف سے جو جواب آیا ہے، وہ بالکل غلط ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا وجوہات ہیں کہ تربت، کوئٹہ flights بند ہیں، تربت، پنجگور flights بند ہیں اور تربت، دالبندین flights بند ہیں۔

جناب چیئرمین: دفاع کا بھی آپ جواب دے دیں گی؟

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: جی، میں ہی جواب دے دوں گی۔ میرا خیال ہے کہ جو سوال کا جواب دیا گیا ہے، وہی جواب ہے۔ It was not commercially viable and no passengers were available جس کی وجہ سے وہ flights بند کر دی گئی ہیں۔ اگر commercially viable ہو، اگر passengers available ہوں، demand ہو تو پھر اس پر غور

کیا جاسکتا ہے۔ یہ کہنا کہ سوال کا جواب غلط ہے، ایسی بات نہیں ہے کیونکہ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئٹہ weekly 35 flights جا رہی ہیں، گوادر weekly 3 flights جا رہی ہیں۔ جہاں پر ڈیمانڈ ہے وہاں پر flights جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: جہاں commercially viable نہیں ہیں۔

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: جی، کیونکہ مسافر اتنے نہیں ہوتے جس کی وجہ سے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر روبینہ قائم خانی۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No, please address the Chair.

سینیٹر روبینہ قائم خانی: جناب چیئرمین! میرا supplementary question ہے کہ (جاری۔۔۔T04)

T04-03Mar2026 Ali/Ed: Waqas 12:10 pm

سینیٹر روبینہ قائم خانی: چیئرمین صاحب، میرا supplementary question ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اچھا آپ تشریف رکھیں، Law Minister جواب دے رہے ہیں، please order in the House, please take your seats. وزیر صاحب، پھر تو میں بھی یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ملتان کی flights کیوں بند ہوئیں ہیں؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اگر بیٹھ جائیں تو میں آپ کے بھلے کی بات کرنا چاہتا ہوں، آپ سارے بول لیں، جی میں بیٹھ گیا، آپ کے بھلے کی کر رہا ہوں۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ جتنے دوست، منظور بھائی بات تو سن لیں، آپ کو یہی جواب دوں گا۔ آپ جتنے دوست اس پر پریشان ہیں کہ flight ہونی چاہیے، اس کا حل یہ نہیں ہے کہ Question Hour میں آکر حل ہو جائے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ I will fix an appointment of honourable Senators with PIA management آپ کہہ رہے ہیں ناں کہ commercially viable نہیں ہے، آپ کہتے ہیں، آپ کو بٹھا دیتے ہیں، آپ انہیں بتائیں کہ جی آپ ایک trial شروع کریں، آپ کو passenger نہ ملے بند کر دیجیے گا۔ اس میں تو بحث والی بات ہی نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Please take your seats.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اب آ گئی ہے۔۔جی روبینہ قائم خانی، یہ پہلی مرتبہ سوال کر رہی ہیں۔

سینیٹر روبینہ قائم خانی: نہیں جناب! میں نے بہت مرتبہ سوال کیے ہیں، آپ موجود نہیں ہوتے ہیں۔ شکریہ جناب! میرا supplementary question ہے، میں نے بہت سارے questions کیے، Chairman Sahib کو میں نے بتایا۔ 2012 میں یہ route بند کر دیا گیا تھا، میرا یہ سوال ہے کہ جہاں ہم بلوچستان کے ساتھ ایک relation بنانا چاہتے ہیں اور وہاں پر کیا کوئی feasibility study کروائی گئی ہے کہ وہاں پر بہتر طور پر رابطوں کو بہتر کیا جا سکے؟ کیونکہ already وہاں پر جس طرح کی situation ہے تو رابطوں کو بہتر بنانے کے لیے کیا کوئی نئی feasibility introduce کروانے کے لیے کام کیا گیا ہے؟ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ، آپ بیٹھیں، میں آپ سے بات کرتا ہوں۔ Please, جواب میں دوں گا، میں دیتا ہوں۔ آپ تشریف تو رکھیں، آپ بیٹھیں، آپ تشریف رکھیں، please take your seat, آپ بھی بیٹھیں، میں نہیں دیتا، آپ بیٹھ جائیں، آپ بھی تشریف رکھیں، آپ نے سوال کر لیا ہے۔ اب یہ ہے کہ تین questions میں آپ کا جواب نہیں آئے گا۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ وزیر صاحب نے assurance دی ہے کہ آپ کی PIA کی management کے ساتھ meeting کروا کے اس کی feasibility کے بارے میں جو آپ نے کہا یہ غلط بیانی کی گئی ہے، آپ ان کو prove کر دیں کہ وہ صحیح ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سینیٹر جام صاحب کا سوال تھا، جام صاحب کے ساتھ دو دوست اور بیٹھ جائیں گے، we will get a meeting fixed.

جناب چیئرمین: آپ سوال سے مطمئن نہیں ہیں تو اس کا حل وہ بتا رہے ہیں۔ Question No. 46, Senator Jan Muhammad, وزیر صاحب آپ ان کی meeting arrange کریں۔

جناب چیئرمین: نہیں، ایسے comment نہیں کرتے، آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ it's incorrect, آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ [1][***] بول رہے ہیں۔ میں [***] کے لفظ کو expunge کرتا ہوں۔

---

[1] *"Word expunged as Ordered by the Chairman."*

Senator Jan Muhammad, Question No. 46.

(Q.No.46)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر جان محمد: میں نے جو دوسرا سوال پوچھا ہے وہ بھی اسی سے متعلق ہے۔ یہ بتا رہے ہیں کہ بلوچستان میں 11 airports ہیں، 11airports میں سے 07 airports بالکل بند ہیں اور وہاں flights نہیں ہیں، جواب یہی ہوگا کہ وہاں commercially viable نہیں ہیں۔ بنیادی طور پر جو میں سمجھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پہلے جواب سن لیں۔

سینیٹر جان محمد: میں ضمنی سوال کر رہا ہوں

جناب چیئرمین: جی سوال کریں۔

سینیٹر جان محمد: جواب یہی ہوگا جو پہلے والا ہے، لیکن تربت سے عمان کے لیے بھی پروازیں تھیں، تربت سے دبئی کے لیے بھی، شارجہ کے لیے بھی پروازیں تھیں۔ وہ کیا وجوہات ہیں کہ یہ سارے سلسلے بند کر دیے گئے؟ 07 airports آپ نے بنائے اور اوپر سے ابھی گوادر airport بھی بنایا ہے جو پاکستان کا سب سے بڑا airport ہے جہاں ایک بھی flight نہیں چلتی ہے۔

Mr. Chairman: Minister Concerned.

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: جیسے کہ یہاں پر تفصیل دی گئی ہے، Quetta International Airport, New Gwadar International Airport and Turbat International Airport یہ operational ہیں۔ یہاں پر کچھ ایسے airports ہیں، جو اس وقت operational ہیں لیکن ان کے اندر flights operational نہیں۔ اگر اس میں demand ہوگی، demand آئے گی تو وہاں پر بھی flights operational کر دی جائیں گی اور دو airports ایسے ہیں Ormara and Jiwani airports جو کہ Pakistan Navy کے حوالے کیے گئے، مگر اس کے علاوہ کچھ airports ایسے ہیں جو operational ضرور ہیں لیکن demand کی وجہ سے وہاں پر flights نہیں چل رہیں۔ اگر demand وہاں آئے گی، اگر آپ کی meeting arrange ہو ہی رہی ہے تو ان airports کے بارے میں بھی آپ PIA سے بات کر لیجئے۔

جناب چیئرمین: میں ایک سوال add کرنا چاہتا ہوں کہ Karachi to Multan, Multan to Islamabad بند ہو گئی، ٹھیک ہے، viable بھی ہے۔ اب وہ اس کو privatize کر رہے ہیں یا جو چیز ہے، آپ اگر meeting کر لیں گے تو اس میں سے بہت سی چیزیں نکل آئیں گی یا کوئی 218 Procedure Motion کے تحت آپ move کریں یا کسی اور چیز کے طریقے سے move کریں، صرف ان تین سوالوں سے آپ satisfied نہیں ہوں گے۔.. yes please

سینیٹر سید علی ظفر: میرا خیال ہے کہ پاکستان کا سب سے مظلوم شہر لاہور ہے۔ ہم وکلاء صبح سات بجے لاہور اور اسلام آباد کی جو flight پکڑتے تھے، وہ بہت ضروری تھی، لیکن پچھلے کوئی میرا خیال ہے سات، آٹھ سال ہو گئے ہیں وہ بند پڑی ہے بلکہ شاید دس سال ہو گئے ہیں۔ تو میرا خیال ہے کہ سب سے بڑی traffic وہاں ہے اور اس میں تو commercial viability کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: اس کے لیے میں نے demand بھی کی ہوئی ہے، even bureaucracy and lawyers سب کو ضرورت ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس کا حل یہ ہے کہ وزیر صاحب آپ کی meeting کرا دیں اور وہ حل ہو جائے گا، باقی یہ point, ابھی نہیں ہے۔ سینیٹر عابد شیر علی صاحب۔

سینیٹر عابد شیر علی: میرا Minister concerned سے سوال ہے کہ فیصل آباد ایک صنعتی شہر ہے، پہلے بہت regular flights تھیں from Faisalabad to Karachi. تو passengers کا load بہت ہوتا ہے، ہمیں، ہمارے لوگوں کو پھر لاہور سے flight لے کر کراچی جانا پڑتا ہے۔ مجھے وزیر موصوف بتانا پسند فرمائیں گے کہ کیوں operation روکا گیا؟ فیصل آباد ایک صنعتی شہر ہے اور taxpayers ہیں، تو ان کو تکلیف ہو رہی ہے۔ جناب چیئرمین، کبھی پہلے ہاتھیوں کی flight آتی۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں عابد شیر علی صاحب، اس وقت جو question in hand ہے، اس میں ملتان کا، لاہور کا، فیصل آباد کا، کراچی کا ذکر ہی نہیں ہے، لیکن fresh question and notices رکھوائیں۔

سینیٹر عابد شیر علی: تو پھر یہ link ہو جاتا، وزیر صاحب کبھی کبھی آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: وزارت آپ کی اپنی ہے، ادھر آ کر بیٹھ جائیں۔

سینیٹر عابد شیر علی: میں نے فیصل آباد کا case آپ کے سامنے رکھ دیا ہے، اب آپ کی مرضی ہے کہ وہ کیسے پیش کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے ملتان کا بھی رکھ دیا۔ سینیٹر شہادت اعوان صاحب سوال نمبر۔ 47۔ اس کا حل میں نکال رہا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔ (جاری ہے ۔۔۔۔۔ T05)

T05–03Mar2026 Imran/ED: Waqas 12:20 pm

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ Question No 47. شہادت اعوان صاحب۔

(Q.No.47)

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین، یہ سوال میں نے 23 جنوری 2025 کو ڈالا تھا اور جناب یہ آج سوال لگا ہے۔ اُس کے بعد آپ نے مہربانی کی ہے کہ ریلوے کی کمیٹی بھی مجھے دے دی ہے اور یہ ہم نے وہاں پر پوچھ لیا ہے جس کا ریلوے نے satisfactory جواب دے دیا ہے تو میں اسے press نہیں کروں گا اور میرا کوئی ضمنی سوال بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: Are you satisfied? ریلوے منسٹر صاحب! آپ خوش قسمت ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اچھا، وہ خوش قسمتی ختم ہو گئی۔ جی سوال کریں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: آپ اس کا graph اُٹھا کر دیکھ لیں۔ ہمارے محترم سینیٹر صاحب نے last three years کا پوچھا تھا۔ انہوں نے 22-2021 کا جواب دیا ہے، 2022-23 and 2023-24 کا جواب دیا ہے لیکن 25-2024 کا جواب نہیں دیا ہے۔ Kindly وہ یہ بتا دیں کہ اُس میں کتنا revenue آیا ہے اور اس میں آپ کے پاس کتنی مال بردار گاڑیاں ہے، اس کی تفصیل دے دیں پلیز۔

جناب چیئرمین: یہ تو اُن کا left hand کا کام ہے۔ جی بتائیں۔

جناب محمد حنیف عباسی (وفاقی وزیر برائے ریلوے): ابھی ان کا سوال بنتا نہیں تھا لیکن آپ نے کہا ہے تو میں جواب دے دیتا ہوں۔ آپ نے بالکل ٹھیک بات کہی کہ ہم نے پہلے تین سال کا 31 بلین دے دیا، 21-2020 میں ہم نے، میں پورے House کے سامنے دہرا دیتا ہوں کہ ہم نے freight میں 23 ارب earn کیا۔ 23-2022 میں 17 ارب اور 24-2023 میں 28 اور جناب چیئرمین، 25-2024 میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 31.73 جو تقریباً 32 ارب بنتا ہے freight میں earn کیا۔

اسی طرح passenger کے بارے میں بتا دیتا ہوں کہ 21-2020 میں 30 ارب، 23-2022 میں 34 ارب، -2023 24 میں 49 ارب اور اب 25-2024 میں ہم نے ابھی تک 49 ارب achieve کیا ہے۔ تو یہ ہماری چیزیں بہتری کی طرف جا رہی ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا next target یہ ہے کہ ہم freight پر turn around کرنے جا رہے ہیں یعنی ہم passenger کی نسبت freight سے زیادہ کمائیں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ passenger پر ہم subsidize کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: : جی شکریہ۔ آخری ضمنی سوال۔ جی دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب نے ہمارے سامنے بڑے اچھے figures بتائے ہیں۔ اس سے تو لگتا ہے کہ ہمارا ریلوے کا محکمہ بڑا منافع میں جا رہا ہے مگر میں نے سنا ہے کہ یہ محکمہ 62 ارب روپے سے زیادہ سالانہ نقصان میں جا رہا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ تو بتا رہے ہیں کہ بالکل دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ تو کیا یہ نقصان میں نہیں جا رہا؟ یہ میرا آپ سے سوال ہے۔

جناب محمد حنیف عباسی: جی بالکل، بڑا اچھا سوال کیا ہے۔ دودھ اور شہد کی نہریں جہاں بہتی تھیں، اُس کا تو ہمیں پتا ہے۔ اب ان شاء اللہ بہنی شروع ہو جائیں گی۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اُنہوں نے جو 62 ارب کی figure دی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔ جناب یہ

pensioners کی ہے اور یہ حکومت پاکستان ہمیں grant in aid کی صورت میں دیتی ہے اور اس سے ہماری pensions جاتی ہیں۔ اگر ہم pensioners نکال دیں، تو اس وقت تقریباً پچھلے سال، جیسے کہ طلحہ بھائی نے بات کی ہے کہ 2024-25 میں ہم تین ارب روپے کے profit میں گئے ہیں۔

تو اب اس ساری صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے وقت کے ساتھ ساتھ چیزیں، جیسے کہ ابھی آپ کو figures کے ساتھ معلوم ہوا ہو گا کہ ہم بھی بہتری کی طرف جا رہے ہیں۔ اب یہ کہیں کہ راتوں رات الہ دین کا چراغ آئے گا اور 1861 اور 1871 والا track جو ہے وہ change ہو جائے گا۔ تو وہ نہیں ہو گا لیکن وہ ہونے جا رہا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے سب سے پہلے جس track کو change کرنے کا decision لیا ہے وہ کراچی تا روہڑی ہے۔ جناب ہم 480 کلومیٹر کا track change کرنے اور نیا بنانے جا رہے ہیں جس کی لاگت دو بلین ڈالر ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اگر اللہ نے چاہا تو ہم جولائی کے آخر میں اُس کی stone laying کر دیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ سوال نمبر 48، سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

(Q.No.48)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر شہادت اعوان: بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔ میں سوال نمبر ۴۸ میں دوبارہ کہنا چاہوں گا کہ میں اُس کمیٹی کو Chair بھی کر رہا ہوں اور یہ ہمارے جرگے میں بھی ہے۔ کچھ illegal occupants کے حوالے سے ہم نے اس کو take up کیا ہوا ہے۔

Therefore I will not press this question.

Mr. Chairman: Satisfied, OK. Question No 49, Senator Shahadat Awan.

سینیٹر شہادت اعوان: سوال نمبر ۴۹ میں ہے کہ اس کا reply not received ہے۔

Mr. Chairman: Question No. 49 is deferred. Question No. 50, Senator Jan Muhammad *Sahib*. It is related to defense. Page No. 25.

(Q.No.50)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر جان محمد: ایک منٹ جناب۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ جناب ایسا ہی ہے کہ ان کے پاس تو flight ہی نہیں ہے اور پھر یہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ابھی تو دیکھا ہی نہیں ہے۔

سینیٹر جان محمد: جناب، یہی ہے اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں، آپ ڈیرہ اسماعیل خان سے flights کی بات کر رہے ہیں؟

سینیٹر جان محمد: جی جی۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ، آپ بتائیں۔

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان (وفاقی وزیر مملکت برائے موسمیاتی تبدیلی): جو آپ نے D.I Khan Airport کے بارے میں سوال کیا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت وہ operational نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی دو یا تین سال پہلے یہاں پر سیلاب آیا تھا جس کی وجہ سے

there was a lot of damage, and it was outdated completely. Now it's been repaired but because it's a small airport and, in the future, it's not going to be used for commercial flights. However, for a new airport at D.I Khan, new land acquisition

ہو چکی ہے اور اُس کا PC-1 ان شاءاللہ جلد ہی in process آ جائے گا۔ وہاں ایک نیا airport بنایا جائے گا اور جو پرانا airport ہے، جس کی repair and maintenance ہو رہی ہے، this will be used for smaller aircrafts and not for commercial flights. تو یہ اس کا جواب ہے۔

Mr. Chairman: OK. Question No.51. Senator Talha Mahmood *Sahib*.

(Q. No. 51)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: اس میں میرا سوال یہ ہے کہ کمیٹیوں کے چیئرمین اور اراکین کے انتخاب کے لیے یا selection کے لیے آپ کا کیا طریقہ کار ہے اور کیا اس میں آپ سارے مکاتب فکر کے لوگوں کو نمائندگی دیتے ہیں؟ اگر اس میں صرف حکومتی نمائندے ہیں تو وہ کتنے ہوتے ہیں؟

Mr. Chairman: Minister concerned.

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان: اس کا طریقہ کار elections ہوتا ہے۔ اس وقت due to some litigation یہ جو former Committees تھیں these are being dissolved but after this Ramadan ان شاءاللہ ان کے elections ہوں گے اور نئی کمیٹیاں بن جائیں گی۔ For the time being, local DCs and ACs are looking after zakat and related matters.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟ جی دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: محترمہ یہ جو ضلعی زکوۃ کمیٹیاں ہیں۔۔۔

Mr. Chairman: Please address the Chair.

سینیٹر دنیش کمار: جی جی، جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے میں منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گا۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر دنیش کمار: چیئرمین صاحب! میں یہ سوال کیوں پوچھنا چاہ رہا ہوں؟ بلوچستان میں زکوۃ کمیٹیاں ہیں۔ تیس کروڑ بانٹنے کے لیے ایک ارب روپے حکومت کے ملازمین کو دیے جاتے ہیں۔ تیس کروڑ روپے بانٹنے کے لیے ایک ارب روپے خرچ ہوتے ہیں۔ تو محترمہ سے میرا سوال یہ ہے کہ یہاں پر جو زکوۃ بانٹی جاتی ہے اُن کے لیے جو staff یا bureaucracy رکھی گئی ہے، اُن پر کتنا خرچہ آتا ہے اور زکوۃ کی total رقم کتنی ہے؟ پلیز یہ بتائیں۔

جناب چیئرمین: اس پر آپ کے پاس جواب ہے؟

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان: جی، اس کے لیے I think کہ ایک fresh question کی ضرورت ہوگی۔

جناب چیئرمین: اگر یہ آپ نے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس کے اندر جواب ہے؟

(مداخلت)

سینیٹر دنیش کمار: اس میں دی ہوئی ہے تو آپ کس طرح کہہ رہی ہیں۔

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان: جو رقم ہم دیتے ہیں، اُس کا یہاں جواب دیا گیا ہے۔ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ اس میں bureaucracy کتنی involved ہوتی ہے اور کتنے لوگوں کی کتنی تنخواہیں ہیں تو اس کے لیے ایک Fresh question کرنا ہوگا۔

Mr. Chairman: Fresh notice required. Question No. 52. Senator Haji Hidayatullah, please ask the question.

(Q.No.52)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ہدایت اللہ خان: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں نے یہ سوال کیا ہے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ Islamabad International Airport کے cargo road کے لیے اراضی حاصل کی جاچکی ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں۔ اس کے لیے کتنی ایکڑ اراضی حاصل کی گئی ہے اور حاصل کردہ اراضی کی فی کنال قیمت، موزہ اور خسرہ کی تفصیلات بتائی جائیں۔ (جاری----T06)

T06-03March2026 Abdul Ghafoor/ED: Shakeel 12:30 PM

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: (جاری---) اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں؟ نیز کتنی ایکڑ اراضی حاصل کی گئی ہے؟ اور حاصل کردہ اراضی کی فی کنال قیمت کی موضع / خسرہ وغیرہ کی تفصیلات بتائیں۔ اور دوسرا (ب) میں مذکورہ اراضی کے اُن مالکان کے نام کیا ہیں جنہیں ادائیگیاں کی جاچکی ہیں؛ اور (ج) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ متعدد مالکان کو تا حال اُن کی اراضی کے واجبات ادا نہیں کیے گئے ہیں، اگر ایسا ہے تو، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا بنتا ہے؟

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: سوال میں نے کیا نہیں اور جواب کیا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ جواب پڑھ رہے ہیں، سوال کیا ہے؟

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: جواب انہوں نے دیا ہے کہ چونکہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی (NHA) سے متعلق ہے۔ آپ سوال وہاں سے پوچھیں اور ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اسلام آباد انٹر نیشنل ایئر پورٹ کی حدود سے باہر کار گو روڈ کے لیے کوئی اراضی حاصل نہیں کی۔ مذکورہ سڑک جو لاہور موٹروے تک جاتی ہے، نیشنل ہائی وے اتھارٹی (NHA) نے تعمیر کی ہے۔ اگر انہوں نے زمین نہیں لی، تو پھر کیسے کہتے ہیں کہ ان کے پاس تفصیل نہیں ہو گی؟

جناب چیئرمین: جو زمین۔

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: زمین جن کے لیے اگر انہوں نے نہیں لی ہے، تو زمین کہاں سے آ گئی ہے؟

Mr. Chairman: Minister concerned.

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: (وزیر مملکت برائے موسیماتی تبدیلی) بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جیسا کہ جواب میں لکھا ہے کہ this concerns NHA, کوئی بھی اگر یہاں پر زمین لی گئی ہے یا acquire کی گئی ہے under process ہے that is done by the National Highway Authority, so یہ سوال اُس منسٹری کے ساتھ pertain کرتا ہے۔ اِس منسٹری کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

Mr. Chairman: Ok.

(مداخلت)

سینیٹر محمد طلحہ محمود: کسانہ ڈیم جو اسلام آباد ائیر پورٹ کا ہے، مجھے بتائیں کہ یہ territory کے اندر ہے یا باہر؟ اگر باہر ہے یہ تو already اس کے اندر ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ اس سے باہر کوئی زمین نہیں ہے۔ کسانہ ڈیم کس جگہ پر ہے؟ ذرا بتادیجئے۔

جناب چیئرمین: کوئی جواب ہے؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ

it has nothing to do with it. Q.No.53 Senator Muhammad Talha Mehmood sahib.

(Q.No.53)

Mr: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! سوال نمبر 53 اس میں بند ریلوے سیکشنز کے علاقوں کے حوالے سے ریلویز کی ملکیتی اشیاء اور property کی مالیت کتنی ہے؟ اور اس وقت کس کے استعمال میں ہے؟ اور کتنی اراضی ایسی ہے جو غیر قانونی قبضے میں ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Railways.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب یہ سوال نہیں ہے۔ سوال نمبر 53 یہ ہے کہ آپ ہمیں بتائیں کہ آپ کے پاس closed sections کون کون سے ہیں اور ان کی viability کیا ہے؟ کیا دوبارہ اس کو re-open کیا جاسکتا ہے؟ سوال یہ ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب آپ کے سوال میں confusion ہے۔

جناب محمد حنیف عباسی: (وفاقی وزیر برائے ریلویز) جناب چیئرمین! وہ پھر نیا سوال ہوگا۔ Fresh question کے لیے ہوگا۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: Fresh question تو نہیں ہے۔ اسی سے متعلقہ ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد حنیف عباسی: اس سے related نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اس سے related نہیں ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں انہی sections کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں کہ یہ کس کے قبضے میں ہے۔

جناب چیئرمین: یہ اس question سے related نہیں ہے۔ سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب میں بچپن میں ریلوے منسٹر تھا۔

جناب محمد حنیف عباسی: جب ہم بچپن میں نہیں تھے۔

Mr. Chairman: Next Q.No.54 Senator Zeeshan Khanzada.

(Q.No.54)

Mr. Chairman. Any supplementary?

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 54 منسٹر صاحب تو نہیں ہیں۔ میرا سوال drugs کے حوالے سے ہے۔

Mr. Chairman: it's a collective responsibility.

دیکھیں! یہاں پر کتنے سارے منسٹر بیٹھے ہیں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! جی، collective responsibility تو ہے لیکن کچھ سوالات ایسے ہوتے ہیں جن میں آپ کو تھوڑی زیادہ information چاہیے ہوتی ہے۔ آپ کے پاس کبھی کبھی جواب آتا ہے اس میں ساری چیزیں نہیں ہوتیں جو کہ چاہیے ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: مجھے یاد ہے کہ پہلے Parliamentary Affairs کے Minister ہی جواب دیا کرتے تھے۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جی جی، جیسا آپ کہیں چیئرمین صاحب، میں اپنا سوال کر لیتا ہوں، باقی آگے دیکھتے ہیں کہ جواب کیا آتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! میرا سوال schools/educational institutes related drugs کے حوالے سے ہے کہ کتنے cases ہیں اور حکومت اس بارے میں کیا کر رہی ہے؟ جواب میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً چونتیس cases پچھلے دو سالوں میں register ہوئے ہیں۔ جس میں تقریباً چوراسی criminal لوگوں کو پکڑا گیا ہے۔ تقریباً پانچ کلو heroin اور چار کلو ice اس طرح کے خطرناک drugs پکڑی گئی ہیں۔ لیکن اس میں یہ detail نہیں ہے کہ ان چوراسی لوگوں کو جب جیل میں ڈالا گیا آگے ان

کے ساتھ کیا ہوا؟ آیا وہ convict ہوئے۔ ان کو سزا دی گئی یا وہ ابھی جیل سے باہر ہیں؟ یہ detail دینا ضروری ہوتا ہے۔ اس سے پہلے ہمارے دوستوں نے beggars کے بارے میں بات کی کہ بار بار کیوں آتے ہیں؟ اصل میں اگر سزا ہو جائے، جس کو صحیح سزا کہتے ہیں۔ اس میں ہماری courts کو بھی اس طرف دیکھنا چاہیے کہ ادھر convictions کیوں نہیں آتے؟ اس بارے میں اگر ہمیں بتایا جائے۔ وزیر قانون صاحب بھی بیٹھے ہیں اگر اس بارے میں وہ ہمیں بتا دیں۔

Mr. Chairman: Minister concerned.

آپ نے وزیر قانون سے سوال نہیں کیا۔ آپ نے Minister for Narcotics سے کیا ہے۔ Is Minister's concerned.

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: دیکھیں، drugs کے خلاف بہت بڑی strict campaigns کر رہے ہیں۔ یہ بہت بڑی لعنت ہے۔ اس کے خلاف بہت سی کارروائیاں کی جا رہی ہیں جس میں awareness campaigns, dolphin squads, ababeel; squads in all public spaces میں پھر رہی ہوتی ہیں to ensure کہ کسی قسم کی drug peddling نہ ہو رہی ہو۔ جو لوگ پکڑے جاتے ہیں ان کے خلاف strict سزائیں بالکل ہیں اور obviously judicial process پورا کرنا پڑتا ہے۔ judicial process پورا کر کے ہی اُن کو سزا ملے گی۔ لیکن وہ بہت strict سزائیں ہیں اور اس چیز کی بھی بہت زیادہ کچی آبادیوں، مساجد ہر جگہ پر awareness پھیلائی جا رہی ہے۔ ایک awareness campaign نشہ اب نہیں کے نام سے colleges,schools and public places میں بھی کی جا رہی ہے so everything is being done to ensure لوگوں، بچوں اور students کو آگاہی ہو کہ کتنی بُری چیز ہے۔ اور جو drug peddlers ہیں ان کے خلاف سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ناصر محمود صاحب۔ کوئی اور موقعہ بھی دیں، ورنہ یہ آپ کو بولنے نہیں دیں گے۔

سینیٹر ناصر محمود: میرا سوال ہے کہ جو حکومت ہماری ہے یا پہلے تھی اگر جعلی کسی کے اوپر powder یا چرس کا پرچہ دے دیتے ہیں پچاس کلو heroin کے مقدمات، کیا اُن کے خلاف بھی کارروائی ہوتی ہے؟ کیا یہ بھی قانون بننا چاہیے؟ اس پر بھی میرے بھائی ذرا مجھے بتا دیں، آپ میرے ساتھ اتفاق کرتے ہیں کہ نہیں؟ اس کا بھی جواب ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔this is not relevant سینیٹر عابد شیر علی صاحب۔

سینیٹر عابد شیر علی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میرا سوال۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں وہ مانے گے نہیں۔ عابد شیر علی صاحب۔

سینیٹر ناصر محمود: جناب چیئرمین! سوال اس سے related ہے۔آپ پوچھ رہے ہیں کہ جی، جن کے پرچے ہوئے ہیں ان کو سزا ہوتی ہے کہ نہیں۔ وہ لوگ اور حکومتیں جو جعلی پرچے دیتی ہیں جیسے رانا ثناللہ صاحب پر پچاس کروڑ ہیروئن ڈال دی تھی۔ وہ لوگ جیل میں گئے ہیں یا نہیں گئے۔

جناب چیئرمین: عابد شیر علی صاحب۔

سینیٹر عابد شیر علی: بہت شکریہ ، جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے سے پوچھنا چاہوں گا کہ جو drugs بیچتے ہیں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ متعلقہ تھانے کے SHO یا Police کو پتانہ ہو۔ اسلام آباد چھوٹا سا شہر ہے اور Capital ہے۔ یہاں پر Prime Minister of Pakistan, President پوری کریم اسلام آباد میں رہتی ہے۔ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ Police کی involvement نہ ہو؟ وزیر موصوف بتائیں گے کہ drug جن areas میں بکتی ہے، کیا آپ نے Police officers کے خلاف بھی کوئی action لیا؟ schools, colleges and universities میں بہت زیادہ عام ہے جو drugs وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ میری آپ کی توسطت سے وزیر صاحبہ سے سوال ہے کہ کیا پولیس کے خلاف بھی کوئی action لیا گیا ہے جن کے علاقوں میں اقدامات ہوتے ہیں تاکہ اس کی روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات کیے جا سکیں؟

Mr.Chairman: Minister Incharge.

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: شکریہ۔ جناب چیئرمین! دیکھیں، پولیس کو not only capacity building measures لیے جارہے ہیں تاکہ اُن کی اپنی capacity build ہو کہ ان چیزوں کے خلاف بہتر سے بہتر کارروائی کر سکیں۔ Police Emergency Response Unit بھی ہے جو کہ smart cars کے ذریعے patrolling کر رہی ہوتیں ہیں ناکہ جات لگائے گئے ہیں اور intelligence-based policing بھی ہو رہی ہے to ensure تاکہ کوئی administrative collusion نہ نکلے۔ ابھی تک ہمیں as such اگر کوئی آئے تو definitely اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی but all these frameworks on place to ensure اگر administrative collusion ہو تو وہ سامنے آجائے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں ان کا سوال تھا اور وہ کچھ کہنے والے ہیں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: اسی حوالے سے۔

جناب چیئرمین: اسی حوالے سے نہیں آپ جو question کرنا چاہ رہے تھے۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جی، جناب چیئرمین! میں نے شروع میں یہی question کیا تھا کہ 84 لوگ cases میں involved تھے اُن کا conviction rate کیا ہے؟

(جاری۔۔۔T-07)

T07-03March2026 Tariq/Ed: Iram. 12:40 pm

جناب چیئرمین: سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب۔آپ جو سوال کرنا چاہ رہے تھے۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین، میں نے شروع میں یہی سوال کیا تھا کہ جو 84 لوگ cases میں involved تھے ان کا conviction rate کیا ہے، بس ہمیں صرف اتنا پتا چل جائے کہ اگر وہ لوگ جیل میں ہیں جس طرح سے انہوں نے کہا کہ legal proceedings ان کے خلاف چل رہی ہیں تو کیا conviction rate ہے، کیا وہ لوگ ابھی بھی جیل میں ہیں یا وہ جیل سے نکل گئے ہیں؟ کیونکہ یہ offence تو بار بار repeat ہو رہا ہے اور ہر offence میں یہی مسئلہ ہوتا ہے، اس حوالے سے اگر ہمیں یہ بتا دیں کہ اس حوالے سے ان کے پاس کیا تفصیلات ہیں۔

Mr. Chairman: Minster concerned.

ڈاکٹر شزرہ منصب علی خان کھرل: شکریہ، جناب چیئرمین! فاضل رکن نے بہت relevant question کیا ہے، کیونکہ conviction ہونا، سزا ملنا بڑا ضروری ہوتا ہے لیکن اس وقت تک اگر آپ fresh question دینا چاہیں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کیونکہ ہمارا کام صرف یہاں تک ہوتا ہے کہ ہم ان کو پکڑیں اور انہیں judicial system میں ڈال دیں، پھر اس پر cases چلیں تو اگر یہ rate of conviction پوچھنا چاہ رہے ہیں تو please fresh question کر دیں۔

جناب چیئرمین: میں اس پر تین سوال کر چکا ہوں، next پر دنیش کمار صاحب آپ کو موقع دے دوں گا کیونکہ آپ ہر سوال پر بولتے ہیں۔ سوال نمبر ۵۵ سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب۔

(Q.No.55)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب میرا سوال یہ ہے کہ اسلام آباد میں کتنی cooperative societies ہیں جن میں لوگوں نے اپنے dues clear کر دیئے ہیں تو کیا ان کو allotment ہو گئی ہے یا نہیں؟ اگر انہوں نے اپنے dues clear کر دیے ہیں تو کیا ان کو allotment ہو گئی ہے یا نہیں۔ اس حوالے سے ان کو جو جواب آیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ 18 Cooperative Societies میں سے 12 Cooperative Societies ایسی ہیں جنہوں نے dues clear ہونے کے باوجود بھی Allotment نہیں کی اور یہ بتا رہے ہیں کہ تقریباً 16000 cases ہیں جن میں ابھی تک allotment نہیں ہوئے۔ اب میرا سوال یہی بنتا ہے اور انہوں نے اپنے جواب میں ہی بتا دیا ہے کہ یہ چیزیں ابھی تک نہیں ہوئی ہیں تو اس بارے میں منسٹری کیا کر رہی ہے؟ یہ جو 16000 لوگ ہیں یہ کہاں جائیں؟

جناب چیئرمین: آپ منسٹر صاحبہ کا جواب سن لیں۔ جی منسٹر صاحبہ۔

ڈاکٹر شنزرہ منصب علی خان کھرل: شکریہ جناب چیئرمین! جی بالکل اس میں تفصیل دی گئی ہے کہ definitely کچھ ایسی جگہیں اور Societies ہیں where dues are being paid, but possession has not been given, کچھ land litigation میں ہوتے ہیں، کچھ سوسائٹی والوں کی اپنی litigation with the previous owner of the land کے ساتھ چل رہی ہوتی ہیں، کچھ ان کے اوپر litigation چل رہی ہوتی ہے تو یہ cases through litigation ہی solve ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس Cooperative Societies Act کے تحت Magistarial powers ہیں ان کے تحت بھی ہم arbitration کر رہے ہیں اور کچھ لوگ عدالتوں میں چلے جاتے ہیں تو وہاں بھی arbitration ہو رہی ہے۔ Only through that arbitration these cases be solved.

Mr. Chairman: Thank you. Question hour is over. Now we take up leave of absence.

Leave of Absence

Mr. Chairman: Senator Mohammad Ishaq Dar has requested for the grant of leave for 2nd March, 2026 during the current Session due to official engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Noor-ul-Haq Qadri has requested for the grant of leave from 28th February to 9th March, 2026, during the current Session due to visit abroad. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Muhammad Talha Mahmood has requested for the grant of the leave for the 4th, 12th, 14th November, 2025 during the 355th Session and 5th December, 2025 during the 356th Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Asad Qasim has requested for the grant of the leave for 3rd March, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

(اس دوران ایوان میں ظہر کی اذان سنائی دی)

Mr. Chairman: Senator Abid Sher Ali has requested for the grant of the leave for 27th February, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Mashaal Azam has requested for the grant of the leave for 24th February, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Khalil Tahir has requested for the grant of the leave for the 2nd March, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Dr. Zarqa Soharwardi Taimur has requested for the grant of the leave for 2nd March, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: I have requested the honourable Parliamentary Leaders to give me the list of the speakers who want to speak.

شیری رحمٰن صاحبہ، آپ بھی مجھے list دے دیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! صرف اتنی عرض ہو گی کہ کچھ long awaited reports ہیں کیونکہ وہ time bond ہوتی ہیں یہ تین سے چار reports ہیں یہ lay کرادی جائیں، باقی میری یہ تجویز ہو گی کہ جو private Members business ہے that shall be moved to tomorrow اور اس عرصے میں ہم اپنی discussion complete کر لیں۔ ایک اور بھی development ہے، جو Gulf and Iran war prevailing situation کے حوالے سے ہے اس پر وزیراعظم پاکستان نے کل پارلیمانی لیڈران سینٹ اور قومی اسمبلی اور اپوزیشن لیڈرز کو briefing کے لیے بلایا ہے تاکہ وہ انہیں in-camera briefing دے سکیں کہ صورت حال کیا ہے۔ وزیراعظم کے مشیر برائے سیاسی امور رانا ثناءاللہ صاحب انہیں یہ task دیا گیا ہے۔ کل ساڑھے گیارہ بجے کا وقت تجویز کیا گیا ہے، کل اگر ہم اجلاس بھی ڈیڑھ بجے کر لیں تاکہ اگر کل ساری leadership نے اس situation کے لیے briefing میں بیٹھنا ہے تو کل ہم اجلاس ڈیڑھ یا دو بجے کر لیں اور آج کے لیے یہ گزارش ہو گی کہ جو رپورٹس والا section ہے یہ lay کرنے کے بعد business may be deferred to tomorrow اور ہم discussion continue کرتے ہیں جہاں سے کل روکی تھی۔

جناب چیئرمین: آپ مجھے Order number بتادیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! Order No.3 سے کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: Order No.3. Senator M. Fesal Vawda, Chairman, Standing Committee on Maritime Affairs may move Order No.3, on his behalf Senator Danesh Kumar.

Motion Under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman, Senate Standing Committee on Maritime Affairs regarding persistent administrative, financial and operational serious irregularities in the affairs of the Korangi Fish Harbour Authority (KOFHA), Karachi

Senator Danesh Kumar: I, Senator Danesh Kumar on behalf of Senator M. Fesal Vawda, Chairman, Standing Committee on Maritime Affairs, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the

Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the matter regarding persistent administrative, financial and operational serious irregularities in the affairs of the Korangi Fish Harbour Authority (KOFHA), Karachi signed by various Senators, referred by the Honourable Chairman Senate from Chamber, may be extended for a period of sixty days with effect from 26th February, 2026.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House. (Followed by T-08)

T08-03March2026 Mariam Arshad/Ed:Waqas 12:50 p.m.

Mr. Chairman: (Continued…..) I, now put the motion before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.4. Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, may move Order No.4. Who will move the motion on her behalf? Who is the member of Education Committee? Senator Kamran Murtaza, please move Order No.4.

Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Al-Biruni International University Bill, 2025]

Senator Kamran Murtaza: I, on behalf of Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, present report of the Committee on a Bill to provide for the establishment of Al-Biruni International University Islamabad [The Al-Biruni International University Bill, 2025].

Mr. Chairman: The report stands laid. Oder No.5. Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, may move Order No.5.

Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Daanish University Islamabad Bill, 2026].

Senator Kamran Murtaza: I, on behalf of Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, present report of the Committee on a Bill to provide for the establishment of Daanish University, Islamabad [The Daanish University Islamabad Bill, 2026].

Mr. Chairman: The report stands laid. Order No.6. Senator Amir Waliuddin Chishti.

Presentation of Report of Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination on [The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2025].

Senator Anusha Rehman Ahmed Khan: I, on behalf of Senator Amir Waliuddin Chishti, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, present report of the Committee on a Bill further to amend the Pakistan Medical and Dental Council Act, 2022 [The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2025], introduced by Senator Mohammad Humayun Mohmand, on 19th May, 2025.

Mr. Chairman: The report stands laid. Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, please move Order No.7.

Presentation of Report of Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2024].

Senator Farooq Hamid Naek: I, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, present report of the Committee on a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2024] (Amendment of Article 62), introduced by Senator Samina Mumtaz Zehri in the Senate sitting held on 9th September, 2024.

Mr. Chairman: The report stands laid. Senator Farooq Hamid Naek, may move Order No.8.

Presentation of Report of Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2025].

Senator Farooq Hamid Naek: I, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, present report of the Committee on a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2025] (Amendment of Article 228), introduced by Senator Zeeshan Khan Zada in the Senate sitting held on 19th May, 2025.

Mr. Chairman: The report stands laid. Senator Farooq Hamid Naek, may move Order No. 9.

Presentation of Report of Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2025].

Senator Farooq Hamid Naek: I, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, present report of the Committee on a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2025] (Amendment of Article 153), introduced by Senator Zeeshan Khan Zada in the Senate sitting held on 19th May, 2025.

Mr. Chairman: The report stands laid. Senator Farooq Hamid Naek, may move Order No. 10.

Presentation of Report of Standing Committee on Law and Justice on [The Family Courts (Amendment) Bill, 2026].

Senator Farooq Hamid Naek: I, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, present report of the Committee on a Bill further to amend the Family Courts Act, 1964 [The Family Courts (Amendment) Bill, 2026], introduced by Senator Sarmad Ali on 19 th January, 2026.

Mr. Chairman: The report stands laid. Senator Pervaiz Rashid, Chairman, Standing Committee on Communications, may move Order No.11.

Presentation of Report of Standing Committee on Communications on a Starred Question regarding dilapidated condition of road between Motorway and Lawari Tunnel.

Senator Pervaiz Rashid: I, Chairman, Standing Committee on Communications, present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 6, asked by Senator Muhammad Talha Mahmood, on 30th September, 2025, regarding dilapidated condition of road between Motorway and Lawari Tunnel.

Mr. Chairman: The report stands laid. Senator Pervaiz Rashid, Chairman, Standing Committee on Communications, may move Order No. 12.

Presentation of Report of Standing Committee on Communications on a Starred Question regarding construction of Arando road and Garam Chashma road up till Shah Salim Border, Chitral.

Senator Pervaiz Rashid: I, Chairman, Standing Committee on Communications, present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 7, asked by Senator Muhammad Talha Mahmood, on 30th

September, 2025, regarding construction of Arando road and Garam Chashma road up till Shah Salim Border, Chitral.

Mr. Chairman: The report stands laid. Senator Amir Waliuddin Chisti, who will move on his behalf? Senator Anusha Rehman.

Presentation of Report of Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination on the Public Sector Development Program (PSDP) Year 2026-27.

Senator Anusha Rehman Ahmed Khan: I, on behalf of Senator Amir Waliuddin Chisti, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, present report of the Committee on the Public Sector Development Program (PSDP), proposed by the Ministry for the Financial Year 2026-27, in terms of sub-rule (7) of Rule 166 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

Mr. Chairman: The report stands laid. Order No.14. Senator Saifullah Abro, Chairman, Standing Committee on Economic Affairs. Senator Syed Waqar Mehdi move Order No.14.

Presentation of Report of Standing Committee on Economic Affairs on the Public Sector Development Program (PSDP) Year 2026-27.

Senator Syed Waqar Mehdi: I, on behalf of Senator Saifullah Abro, Chairman, Standing Committee on Economic Affairs, present report of the Committee on the Public Sector Development Program (PSDP), proposed by the Ministry for the Financial Year 2026-27 in terms of sub-rule (7) of Rule 166 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

Mr. Chairman: The report stands laid. Order No.15. We should refer it to the Standing Committee.

منسٹر صاحب یہ محسن رضا نقوی صاحب کا ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس کو بھیج دیں۔

Mr. Chairman: Bill referred to the Committee. Order No. 15. Senator Azam Nazeer Tarar.

Introduction of [The National Database and Registration Authority (Amendment) Bill, 2026].

Senator Azam Nazeer Tarar: I, on behalf of Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, introduce a Bill further to amend the National Database and Registration Authority Ordinance, 2000 [The National Database and Registration Authority (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Chairman: The bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Law Minister.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس کو کمیٹی نے unanimously pass کیا ہوا ہے۔ Order No.16. یہ اگر نکل جائے اس میں غریب لوگوں کا فائدہ ہے۔

Mr. Chairman: Mr. Khalid Maqbool Siddqui, Minister for Federal Education and Professional Training, may move Order No.16. Minister for Law and Justice on his behalf.

Consideration and Passage of [The Daanish University Islamabad Bill, 2026].

Senator Azam Nazeer Tarar: I, on behalf of Mr. Khalid Maqbool Siddqui, Minister for Federal Education and Professional Training, move that the Bill to provide for the establishment of Daanish University, Islamabad [The Daanish

University Islamabad Bill, 2026], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Now we take second reading of the Bill that is clause by clause consideration. Clauses 2 to 44, there is no amendment in Clauses 2 to 44, so, I put these clauses as one question. The question is that the Clauses 2 to 44 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: There is no amendment in Schedule 1. I now put the Schedule for vote of the House. The question is that the Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The schedule stands part of the Bill. Now, we take up Clause 1 The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1 The Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1 The Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No.17. Senator Azam Nazeer Tarar.

Senator Azam Nazeer Tarar: I, on behalf of Mr. Khalid Maqbool Siddqui, Minister for Federal Education and Professional Training, move that the Bill to

provide for the establishment of Daanish University, Islamabad [The Daanish University Islamabad Bill, 2026], be passed.

Mr. Chairman: I, now put the motion before the House. (Continued…..T09)

T09-03Mar2026 FAZAL/ED: Irum 01:00 pm

Mr. Chairman: Now, I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously.

نہیں، وہ تو پاس ہو گیا۔

Order No. 37, Senator Mohammad Abdul Qadir. You want to move?

Senator Mohammad Abdul Qadir: Yes.

Mr. Chairman: Please move.

Consideration and passage of [The Public Private Partnership Authority (Amendment) Bill, 2022]

Senator Mohammad Abdul Qadir: I, Senator Mohammad Abdul Qadir, move that the Bill further to amend the Public Private Partnership Authority Act, 2017 [The Public Private Partnership Authority (Amendment) Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Now, I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted unanimously. There is no amendment in Clause 2. So, I will put this Clause to the House as one question. The question is that Clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title, of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No. 38, Senator Mohammad Abdul Qadir.

Senator Mohammad Abdul Qadir: I, Senator Mohammad Abdul Qadir, move that the Bill further to amend the Public Private Partnership Authority Act, 2017 [The Public Private Partnership Authority (Amendment) Bill, 2022], be passed.

Mr. Chairman: Now, I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! ایران کی صورت حال پر جو discussion ہو رہی تھی Leader of the
Opposition نے بول لیا تھا۔ آج Leader of the House apprise کر دیں گے۔ جناب چیئرمین! جو Private

Members' Bills ہیں وہ defer کر دیں۔ Carry forward for tomorrow کر دیں تاکہ ایران کی جنگ پر جو گفتگو تھی اس کو ہم resume کر لیں۔ If the House agrees, باقی Business کر لیا جائے۔

Mr. Chairman: I agree.

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: چیئرمین صاحب! مجھے Agenda پر صرف ایک منٹ چاہیے۔ صرف ایک منٹ چاہیے۔

Mr. Chairman: The Agenda has been concluded.

دیکھیں جب Bills پاس ہو گئے تو اس پر آپ کیا کریں گی؟ میں تو قائد ایوان کو موقع دینا چاہ رہا ہوں۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: ہمارے سامنے یونیورسٹیوں کے Charters آ رہے ہیں۔ ہر وقت ہم ایک نئی یونیورسٹی، Private University بنا رہے ہیں۔ میں یہ معلوم کرنا چاہ رہی ہوں کہ کیا اس کا جو طریقہ کار ہے وہ follow ہو رہا ہے؟ میں جب کسی سے پوچھتی ہوں کہ یہ Charter کہاں سے آیا ہے، تو کوئی بندہ جو mover ہے وہ اسے own نہیں کر رہا ہوتا، وہ کہتا ہے فلاں کا ہے، فلاں کا ہے، فلاں کا ہے۔ تو چیئرمین صاحب! kindly یہ Private Universities دھڑا دھڑ اسلام آباد میں یا جہاں کہیں بھی بن رہی ہیں، اس کا ایک mechanism ہے۔ یہ اتنی زیادہ fees وصول کرتے ہیں، پیسے بنانے کا ایک کاروبار چل رہا ہے۔ کوئی ہمیں بھی بتائے کہ اس کی logic کیا ہے؟ اس کا معیار کیا ہے؟ پوچھ کون رہا ہے؟ بنا کون رہا ہے؟ یہ کون ہے جو parliamentarians سے ٹھپے لگوائے جا رہے ہیں؟ ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ ہر روز دو یونیورسٹیاں ہمارے سامنے پڑی ہوتی ہیں۔ اگر میرا Private Member Bill ہو گا تو وہ National Assembly میں جا کر کھڑا ہو جائے گا۔ مہینوں میں کھڑے ہو کر انتظار کروں گی کہ میرا Bill legislate ہو جائے۔ لیکن یہ رنگ برنگے Bills آئیں گے، ٹکاٹک، سوال پوچھے بغیر "Ayes" "Noes" "Ayes" "Noes" ایک سیکنڈ میں ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: اچھا، آپ تشریف رکھیں۔ اب میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ اس کے لیے ذمہ داری ممبران کی ہے۔ میں ہمیشہ اسے Standing Committee کو بھیجتا ہوں، اگر آپ اپنا کام ٹھیک سے نہیں کرتے تو اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں آ سکتی۔

Yes, Leader of the House.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں apprise اگر کر دوں۔ اجازت دے دیں، میں apprise کر دوں تاکہ جو factual ہے، جو حضرت نے بات چیت کی ہے، میں ہاؤس کو apprise کر دیتا ہوں، پھر اگر discussion کی ضرورت ہوگی تو میں ایک دفعہ آخر میں عرض کر دوں گا۔ اس پر میں آپ کو apprise کر دیتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: کل ہمارا decision یہ ہوا تھا کہ سب سے پہلے Leader of the Opposition بولیں گے۔ پھر اب Leader of the House بولیں گے تو سب کے لیے debate open کر دیں گے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: Open کر دیں گے۔

Mr. Chairman: Yes, Leader of the House.

Discussion regarding the recent US-Israeli war with Iran and its implications in the region

Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): جی بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ یہ جو پچھلے چند دنوں میں evolve ہو رہی ہے situation میں basically OIC کی Ministerial emergency Meeting 26-27 کو جدہ میں convene ہوئی اور اس کے لیے میں سعودی عرب پہنچا، تو within a day ایران کے اوپر attack کی خبر آئی۔ میں تفصیل میں ذرا بعد میں عرض کروں گا تو without losing any time میں نے فوری Ministry of Foreign Affairs کو رابطہ کیا اور سب سے پہلے میں نے جناب عباس عراقچی جو ایران کے Foreign Minister ہیں ان سے رابطہ کیا کہ کیا situation ہے یہ جو attack کی خبر آئی ہے تاکہ میں اس کو verify کروں۔ تو officially within no time ہم نے بھی

“Strongly condemned the unwarranted attack against Iran and called for an immediate halt to escalation through urgent resumption of diplomacy to achieve a peaceful negotiated resolution to the crisis”.

یہ پاکستان کا پہلا reaction تھا 28 فروری 2026 کو اور اس کے بعد unfortunately within one more day ہمیں very unfortunate خبر ملی کہ His Eminence Ayatullah Syed Ali Khamenei Sahib کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اس پر حکومتِ پاکستان اور عوامِ پاکستان کی طرف سے وزیراعظم نے Twitter کے اوپر بیان جاری کیا:

“The Government and the people of Pakistan join the people of Iran in their hour of grief and sorrow and extend the most sincere condolences on the martyrdom of His Eminence Ayatullah Syed Ali Khamenei. Pakistan also expresses concern over violation of the norms of international law. It is an age-old convention that the Heads of State/Government should not be targeted. May Allah Almighty grant patience and strength to the Iranian people to bear this irreparable loss”.

یہ پہلی مارچ کی statement ہے، یہ record پر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، جناب چیئرمین! جیسے ماضی میں بھی جب last year 13 جون کو ایران پر attack ہوا تھا تو ہم نے اس وقت تقریباً خطے کے تمام برادر ممالک اور یورپ میں جن سے اچھے تعلقات ہیں ان سے رابطے کیے کہ مل کر اس مسئلے کو حل کروایا جائے تو 12 دن کے بعد جنگ بند ہوئی۔ اس حوالے سے میں عرض کروں گا کہ اب تک پاکستان کی طرف سے MOFA میں جو efforts ہوئیں اور میری ذاتی calls شامل ہیں وہ یہ ہیں:

State Foreign Minister of Turkey, Foreign Minister of Maldives, Foreign Minister of Bangladesh, State Foreign Minister of Palestine, Foreign Minister of Iran, Foreign Minister of Uzbekistan, Foreign Minister of Saudi Arabia (multiple times), Sheikh Abdullah bin Zayed, Deputy Prime Minister and Foreign Minister of UAE, State Foreign Minister of Qatar, Foreign Minister of Oman, Deputy Prime Minister of

Iraq, Vice President and High Representatives of the European Union, Foreign Minister of Bahrain and Foreign Minister of Azerbaijan.

اس وقت تک ہم رابطے کر چکے ہیں۔ یہ پچھلے تین دن میں۔ (جاری ہے-----T10)

T10-3March2026 Naeem Bhatti/ED: Irum 1:10 pm

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): (جاری---) پچھلے تین دنوں میں ہم یہ رابطے کر چکے ہیں۔ کوشش پوری ہے کہ آواز اٹھائی جائے اور انہیں convince کیا جائے کہ international law کے تحت یہ diplomacy or dialogue کے process پر آ جائیں۔ یہ process بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا تھا اور تقریباً دس دن پہلے جب وزیر اعظم کا Austria کا official visit تھا، اس visit کے بعد Business Forum تھا اور تیسری چیز UN کے جتنے ادارے ہیں، ان کے ساتھ meetings تھیں۔ ان meetings میں sidelines میں DG IAEA Grossi Sahib کے ساتھ خصوصی طور پر ملاقات اس حوالے سے ہوئی کیونکہ ہمارے اس visit کے ایک دن پہلے جنیوا میں اس معاملے پر امریکہ اور ایران کی بات چیت عمان کی ایمبیسی میں ہو رہی تھی، عمان اس کو mediate کر رہا ہے۔ ان کے Foreign Minister سے ہم پچھلے تین دنوں میں کئی مرتبہ رابطے میں آ چکے ہیں، ہم اپنے notes exchange کر رہے ہیں۔ DG IAEA Grossi نے کہا کہ میں آپ کی اس meeting کے فوراً دوبارہ جنیوا جا رہا ہوں، وہ بہت optimist تھے کہ dialogue بہت positive direction میں جا رہا ہے اور dialogue کے ذریعے افہام و تفہیم کا معاملہ نکل آئے گا۔

جناب والا! کل رات میری عمان کے وزیر خارجہ سے دوبارہ بات ہوئی تو انہوں نے یہ بتایا کہ بالکل positive note پر وہ end ہوا، اس کے بعد وہ Washington fly کر گئے اور امریکی نائب صدر کو ملے اور انہیں بتایا کہ dialogue بہت positive جا رہا ہے، so all of a sudden, جو حملہ ہوا، وہ وہی repeat تھی جو پچھلے سال تیرہ جون کو ہوا تھا۔ پاکستان نے اپنی ذمہ داری کو نبھایا بھی ہے اور ان شاء اللہ نبھائے گا بھی کیونکہ ایران ہمارا برادر ملک ہے، ہمارا ہمسایہ ملک ہے، ہمارا مسلمان بھائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی efforts اب نہیں، اس سے پچھلے round میں بھی، غالباً ایران کی اپنی leadership زیادہ بہتر explain کر سکتی ہے۔ ہم نے بالکل low key میں، backdoor میں رہ کر بہت diplomatic efforts کی ہیں تاکہ یہ معاملہ کہیں سلجھ جائے اور سلجھتے سلجھتے یہ اتنا لمبا process ہوا۔

مجھے یاد ہے کہ 12th June کو استنبول میں Multilateral Forum کی meeting تھی اور اس وقت بھی اسی طرح tension build ہو چکی تھی اور فیلڈ مارشل عاصم منیر صاحب امریکہ سے انگلینڈ کے راستے پاکستان آ رہے تھے، میں نے وزیر خارجہ عراقچی صاحب سے discuss کی تو انہوں نے کہا کہ بہتر ہو گا اگر آپ انہیں کہیں کہ یہ استنبول میں رک جائیں اور ہم بیٹھ کر اکھٹے بات کر لیں، میں آپ کو depth of background share کر رہا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے۔ ہم نے اس کو میڈیا میں دیا ہے، نہ یہ میڈیا میں جانا چاہیے تھا لیکن البتہ اس ایوان کا یہ prerogative ہے کہ تھوڑی سی تفصیل یہاں دوں، میں شاید ابھی بھی پوری تفصیل نہ دوں۔ میں نے انہیں request کر کے رکوایا، وہ لندن سے استنبول آئے، 12th June کو میری اور فیلڈ مارشل عاصم منیر صاحب وزیر خارجہ ایران عراقچی صاحب سے meeting ہوئی۔ ہم نے انہیں وہی تمام چیزیں convince کیں کہ آپ diplomacy and dialogue کے ذریعے اپنے مسئلے کو حل کریں۔

جناب والا! یہ معاملہ وہاں نہیں رکا، جولائی میں پاکستان کے پاس UNSC کی Presidentship تھی اور اس وقت جو یہ conflicts رہے ہیں کیونکہ یہ کسی کے بھی interests میں نہیں ہیں، اس حوالے سے ایک theme کہ جس کے پاس Presidency ہوتی ہے، ہم نے debate کے لیے multilateralism peaceful settlement of disputes according to the UN Charter رکھا۔ میں نے ایک دن UNSC کی meeting chair کی، ایک دن فلسطین پر meeting chair کی، ایک دن OIC and UN کو ہم کیسے مزید قریب کر سکتے ہیں، ان کا bond کیسے مضبوط کر سکتے ہیں، ایک دن اس پر meeting chair کی۔ اس کے بعد میری bilateral meeting Secretary Rubio کے ساتھ ہوئی اور اس bilateral meeting میں I took up ایران کا معاملہ۔ معاملہ کیا تھا، وہ کہتے ہیں کہ یہ nuclear weapons نہ بنائیں، ایران یہ مانا ہوا ہے کہ ہم nuclear weapons نہیں بنائیں گے، ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ ہم mediate کر رہے تھے کہ آپ بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کریں، بارہ دنوں کی جنگ ختم ہو چکی تھی اور ان کا response بھی positive تھا۔ اگر آپ کو یاد ہو کہ اگست میں ایران کے صدر اور ان کے وزیر خارجہ کا پاکستان کا سرکاری دورہ ہوا، اس دورہ میں بھی ہم نے یہ ساری چیزیں discuss کیں، عراقچی صاحب کے ساتھ علیحدہ کیں، صدر صاحب کے ساتھ combine کیں۔ پاکستان کی کوشش تھی کہ کسی طرح افہام و تفہیم کے ساتھ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ ان کی original demand

یہ تھی کہ ایران میں کسی قسم کی enrichment نہیں ہونی چاہیے، پورا infrastructure تباہ و برباد کر دیا جانا چاہیے لیکن ہم نے ان کے لیے argument کیا کہ peaceful use of nuclear energy تو ہر ایک کا حق ہے، JCPOA میں Obama Administration نے 3.67% enrichment مانا تھا۔ میں اس floor پر یہ چیزیں پہلی مرتبہ divulge کر رہا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید جو protests ہوئے ہیں، جو کچھ movements ہوئی ہیں، ان کو پتا ہونا چاہیے کہ جب سے یہ problem شروع ہوئی ہے پاکستان تو دل و جان سے ان کے ساتھ کھڑا ہے اور پوری کوشش کر رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ مانے کہ ٹھیک ہے zero کی بجائے اگر ہم کرتے ہیں تو پھر دو، تین ممالک کی surveillance ہونی چاہیے .and Iran was happy with that

جناب والا! اس کے بعد معاملہ یہ تھا کہ dialogue کہاں ہوں، ایک پارٹی نے دو ممالک عمان اور اسلام آباد کا نام دیا، دوسری پارٹی نے دوحہ اور اسلام آباد کا نام دیا، اسلام آباد دونوں میں common تھا، they were happy to be engaged even then in Islamabad we were happy to be host, to mediate تاکہ اس مسئلے کو ختم کروایا جائے۔ وزیر اعظم نے اس پر بے پناہ efforts کیں۔ میں تھوڑی سے تفصیل ابھی بیان کر دیتا ہوں۔ اس میں فیلڈ مارشل عاصم منیر صاحب نے اپنے area میں بہت efforts کیں، ان کے defence کے colleagues ہیں۔ یہ ایک collective effort تھی اور obviously میری ذمہ داری Foreign Office کی ہے، ہم بھی ساتھ ساتھ efforts کر رہے تھے۔ میں نے ابھی جو بتایا کہ within three days almost two dozen connectivity ہے ان تمام Foreign Ministers سے، وہ ساری effort یہی ہے۔ ایران ایک sovereign ملک ہے، ہمارا بھائی اور دوست ہے، ہمیں بہت عزیز ہے لیکن انہوں نے ایک فیصلہ کیا، میں دو دن پہلے ہفتے کی بات کر رہا ہوں، انہوں نے فوری طور پر کچھ Gulf countries پر، so called کہ ہم American Bases پر حملے کر رہے ہیں۔ وہ تفصیل بھی سامنے آچکی ہے، airports پر بھی ہوئے ہیں، ہمارا ایک پاکستانی بھائی شہید ہوا ہے۔ ہمیں اس controversy میں نہیں پڑنا چاہیے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام ممالک پر فوری counter attack نہ ہوتا تو ہم انہیں بھی ساتھ کھڑا کرتے اور امریکہ کے اس action کے خلاف ہماری ایک joint voice ہوتی۔ ہم record پر ہیں، میرے خیال میں ہم اکیلے ملک ہیں جس نے condemn کیا، میں نے نہیں، میں نے کسی اور کی statement دیکھی۔ Mr. Chairman, it took me not more than fifteen

ہوتی ہے۔ میں نے resistance سے areas کہ کئی minutes to decide کہ ہم نے condemn کرنا ہے۔ مجھے پتا ہے کہ کئی

condemn کیا، record پر موجود ہے، آپ website پر چلے جائیں، آپ twitter پر چلے جائیں، پاکستان کی statement,

پاکستان کے behalf پر، پاکستان کے عوام کے behalf پر موجود ہے اور ایران نے اسے appreciate کیا۔ آپ دیکھیں کہ یہ وہی پاکستان

ہے، ہماری efforts پر پچھلے سال ان کی پارلیمنٹ کے اندر 'تشکر پاکستان، تشکر پاکستان' کے نعرے لگے۔ یہ کس وجہ سے ہے، وہ ہماری

seniority کی وجہ سے، یہ ہمارا کوئی احسان نہیں ہے، یہ ہمارا فرض ہے لیکن ملک کے اندر اسے ایک غلط twist دینا، غلط رنگ دینا، اسے غلط

direction میں لے کر جانا، یہ مدد نہیں ہو گی۔ ہم مل کر اس معاملے کو آگے لے کر چلیں، اسے resolve کروائیں اور اس کے لیے جیسے

میں نے کہا کہ background میں پاکستان جتنی efforts کر سکتا ہے، وہ ہم نے کی ہیں اور وہ ان شاء اللہ کرتے رہیں گے۔

(جاری-----T/11)

T11-03Mar2026 RW/Ed: Waqas 1:20 pm

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: (جاری) اس کے لیے جیسے میں نے کہا کہ background میں پاکستان جتنی efforts کر سکتا ہے، وہ ہم نے کی

ہیں اور ہم ان شاء اللہ، کرتے رہیں گے۔ ہم نے کوئی فورم نہیں چھوڑا جہاں ہم نے یہ issue نہ اٹھایا ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ peaceful use

of nuclear energy ان کا right ہے۔ ہم نے جون میں UN Security Council میں condemnation کی

resolution pass کروائی۔ میں جانتا ہوں کہ ہمیں کتنی effort کرنا پڑی۔ وہاں veto کرنے والے ممالک ہوتے ہیں، آپ کو پتا ہے

وہاں division ہے۔ پانچ جو permanent ہیں، ان میں سے کوئی بھی veto کر سکتا ہے لیکن جو ہم نے multilateralism,

peaceful settlement of dispute تھا، بارہ سال کے بعد، it is not a small period, بارہ سال کے بعد پہلی دفعہ

UN Security Council جس کی میں نے صدارت کی، وہاں resolution unanimously adopt کی گئی، الحمدللہ۔ یہ

پاکستان کی جیت ہے۔ اس میں یہ طے کیا گیا، within no time, within a week, تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کی لڑائی ہوتی ہے اور اسی

resolution کے excerpts quote کیے جاتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے اداروں میں debates ہو رہی ہیں۔ ہماری حکومت کی طرف

سے کوئی، کسی بھی قسم کی effort میں کمی نہیں ہے، diplomatic ہو یا دوسرے back channels ہوں، ہم پوری طرح on board ہیں۔

جیسے میں نے عرض کیا کہ وزیر اعظم خود اس لڑائی کے دوران، 14 جون کو، 22 اور 24 جون کو he spoke to the leadership of Iran. انہوں نے خود بھی بات کی۔ میں تو regularly in touch ہوں۔ میں اور وزیر خارجہ عراقچی صاحب آپس میں Whattsapp کے ذریعے directly in touch ہیں۔ ہمیں فارن آفس کے لمبے روٹس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ We just message each other, we talk to each other as soon as we see the messages. میں پہلی مرتبہ یہاں share کر رہا ہوں کیونکہ ہمارے لیے ایران کی بہت زیادہ importance ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی ہماری ایک برادر مسلمان ہونے، ایک neighbour ہونے اور امہ کے ایک ساتھی ہونے کے طور پر جو ہماری کوشش ہونی چاہیے۔ اسی طرح ستمبر 2025 میں پاکستان صرف چار ملکوں میں آکیلا ملک تھا، روس، چین اور الجیریا، یہ تین ہمارے ساتھ in favour of two resolutions کھڑے ہوئے۔ One related to calling for removal of sanctions on Iran. آپ دیکھیں کہ یہ ایک unusual کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم پہلی یکم جنوری، 2025 سے 31 دسمبر، 2026 تک اس UN Security Council میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ستمبر میں ہم نے روس، چین اور الجیریا کو ملا کر دو resolutions پیش کیں۔ One was removal of sanctions on Iran, whereas, the second one related to immediate halt to the triggering of snapback mechanism. آپ کو یاد ہے کہ سارا یورپ اور وہ اکٹھے ہو گئے لیکن ہماری اس کوشش کا بھی ایران نے diplomatic channels اور لیڈر شپ level پر بہت شکریہ ادا کیا کہ آپ ہمارے لیے unusual actions لے رہے ہیں اور اس کے لیے ہم بہت مشکور ہیں۔

Likewise, Irani delegation to the Security Council publicly named Pakistan and conveyed appreciation. This is on record.

سیکورٹی کونسل جوان کا وفد آیا، اس نے وہاں اپنی تقریر کی۔ اگر آپ چاہیں تو اس کا ریکارڈ بھی UN Security Council سے مل سکتا ہے۔ اسی طرح ہم نے ایک ابھی 28 فروری کو ایک emergency meeting کروائی۔ ایک طرف میں سعودی عرب میں بیٹھ کر وزارت خارجہ کی طرف سے پاکستانی عوام کی طرف سے condemn کر رہا ہوں، دوسری طرف، ہمارا جو ambassador ہے جس کو permanent representative کہتے ہیں، عاصم افتخار کو instructions دی جاتی ہیں کہ اس معاملے پر فوری طور پر emergency meeting call کروائیں۔ اب ہم وہاں بیٹھے ہیں تو اپنے بھائی ملک کے لیے اپنی ممبر شپ کا تو فائدہ اٹھائیں۔ On the same lines, our condemnation is now recorded also in the UN Security Council by our permanent representative. It is all again part of record. یہ کوئی زبانی بات نہیں ہو رہی۔ ہر چیز verifiable ہے۔

اسی طرح ہم نے عرب ممالک کے ساتھ مل کر، اس میں کئی ممالک ہیں، there is a large number، ان کے ساتھ مل کر ہم نے ایران کے ساتھ solidarity express کی ہے۔ ہم نے اس میں سب کو یہ request کی ہے کہ please exercise restraint. صبر اور تحمل کا مظاہرہ کریں، diplomatic process کو follow کریں، dialogue کو follow کریں۔ That is the only solution because international law and order is getting weak. That was the reason why we proposed that subject for debate in July 2025. That is why perhaps after twelve years, the first time unanimous resolution of the all the fifteen members, پانچ مستقل ممبرز جبکہ دس منتخب اراکان بھی، دو دو سال والے جو ہوتے ہیں، ان کی طرف سے پیش کی گئی۔ بات یہ ہے کہ یہ ہم سب کا فرض ہے۔ پاکستان کی جو principle position ہے، we have opposed the imposition of Human Rights Council's monitoring mandate without the consent or cooperation of Iran, as the country concerned. In line with our position during Council's 39th Special Session in January, 2026, Pakistan requested a vote on the resolution renewing the mandate on Iran. وہ جب مینڈیٹ renew کر رہے تھے، ہم نے کوشش کی کہ اس کو بھی روکا جائے۔ جیسے میں نے کہا کہ یہ سب ریکارڈ کا حصہ ہے۔ But we have not been publicizing it, we have not been

giving a media hype. ہمیں اس میں کوئی نمبر نہیں چاہییں۔ ہم تو خلوص کے ساتھ، امہ کے ایک بھائی ہونے کے ناتے، امہ کا ایک حصے ہونے کی حیثیت سے، یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم مذہبی ذمہ داری بھی ہے، ہماری ہمسایے کے طور پر بھی ذمہ داری ہے، ہماری دوست ہونے کے حوالے سے بھی ذمہ داری ہے۔

ہماری ایک history ہے۔ Iran was one of the first ones to recognize Pakistan in 1947.

ظاہر ہے یہ سب چیزیں ہمارے دلوں میں ہیں۔ پاکستان کی ایک position ہے، پوری support ہے، جو purpose and principle of UN Charter ہے، ان کے جو non-selective and non-politicization کے جو rights ہیں، ہم انہی lines کے ساتھ تمام efforts کر رہے ہیں۔ یہ efforts ان شاء اللہ، جاری رہیں گی۔ یہ نہیں کہ یہ کوششیں timely ہیں۔ میں نے جیسے کہا کہ پچھلے تین دن میں میری جن ممالک سے بات ہوئی ہے، چونکہ Sunday کو میں morning flight سے لے کر، Gulf کی space بند تھی لیکن PIA کی فلائیٹ سے آیا ہوں جو کہ via Oman operate کر رہی تھی تو Sunday کو یہاں ایمرجنسی میٹنگ پرائم منسٹر صاحب نے بلائی ہوئی تھی جس میں سول ملٹری لیڈرشپ تھی۔ میں نے پرسوں Sunday کو ایئرپورٹ سے سیدھا اس کو join کیا۔ اس میں ہم نے اس issue کو threadbare discuss کیا۔ یہی فیصلہ ہوا کہ پوری effort کرنی چاہیے کہ کسی طریقے سے de-escalate ہو لیکن جن ممالک سے میں بات کرتا ہوں، وہ وہی بات کرتے ہیں کہ کاش تھوڑا سے time کے لیے اگر patience ہوتی تو ہم ان سب کو اپنے ساتھ ملا کر کھڑا کرتے اور بہت بڑا pressure build کرتے لیکن obviously ان وجوہات کے باعث اس وقت ہماری limited position ہے۔ اس وقت پورے Gulf کی airspace بند ہے۔ میں نے پہلے کہا کہ اس کا اپنا فیصلہ ہے، ہماری advice یا counselling ان پر binding نہیں ہے لیکن ہم خلوص کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں۔ مثلاً ہم سعودی عرب کے ساتھ ایک strategic mutual defence agreement کر چکے ہیں۔ ساری دنیا کو اس کا پتا ہے۔ It is a sovereign agreement and we are bound by that. میں نے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے، سعودی عرب سے فوری sensitize کیا اپنے بھائیوں کو جو کہ ایران میں لیڈرشپ میں ہیں کہ please keep that in mind. انہوں نے کچھ assurances مانگیں، مجھے کہا کہ ان کو کہیں کہ پھر ان کی soil use نہیں ہونی چاہیے۔ میں نے وہ assurances لے کر دیں۔ You can see کہ میں وہاں پر virtually,

کو آ کر پھر Sunday میں operation room لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔ اڑتالیس گھنٹے کے اندر جو کچھ وہاں ہو رہا تھا، اس کو چھوڑا نہیں جا سکتا تھا کہ میں کروں۔ الحمدللہ، آپ نے دیکھا کہ غالباً جو minimum آپس میں کچھ reaction ہے، وہ سعودی عرب اور اومان کے خلاف نہیں ہوا، باقی اردن ہے، کویت ہے، UAE ہے، قطر ہے، بحرین ہے، ان سب کے خلاف activity ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ وہ ایک sovereign ملک ہے، ہم اس کو bound تو نہیں کر سکتے لیکن I am grateful کہ میری بات کو انہوں نے سمجھا اور اس کے مطابق انہوں نے جو کچھ assurance مانگی، وہ ہم نے لے کر دی۔

یہاں یہ بھی بات اٹھائی گئی کہ اس وقت ہمارے جو کچھ ساتھی گئے ہوئے ہیں، زائرین اور دوسرے، ان کی position کیا ہے۔ اس حوالے سے میں آج صبح کی جو position ہے، عرض کر دیتا ہوں۔ اس کے لیے ظاہر ہے کہ صرف ایران میں ہی نہیں بلکہ پورے Gulf کے تمام ممالک میں ایک crisis بنا ہوا ہے تو اسے ہم ساتھ ساتھ deal کر رہے ہیں۔ اس میں particularly ایران کے حوالے سے جو position ہے چونکہ اس وقت بات ایران پر ہو رہی ہے، میں آپ کو number دیتا ہوں۔ (T12 پر جاری ہے)

T12-3Mar2026 Abdul Razique/Ed: Waqas Khan 01:30 p.m.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: (۔۔۔۔جاری) میں آپ کو numbers دے دیتا ہوں۔ اس وقت ایران میں ہمارے کل 35ہزار پاکستانی بہن، بھائی مختلف positions میں ہیں۔ Obviously ساری commercial flights suspended ہیں۔ تفتان اور زاہدان borders operational ہیں۔ اس وقت تک جو وہاں زائرین ہیں یا وہ لوگ یعنی جن کو evacuate کرنا ہے، already تقریباً ہم 792 پاکستانیوں کو repatriate کر چکے ہیں۔ ان میں سے 694 تفتان، 59 زاہدان اور 39 استرہ کے ذریعے repatriate کر چکے ہیں۔ Baku Government کو ہم نے on-board لیا ہوا ہے۔ وہاں Northern علاقے کے جو ہمارے لوگ ہیں، وہ Baku cross کر رہے ہیں اور وہاں انہیں on border visa دیا جا رہا ہے۔ تمام جگہوں پر ہمارے missions active ہیں۔ ایمرجنسی لائنز create کر دی گئی ہیں۔ منسٹری کی ویب سائٹ پر تمام numbers and helplines کی تفصیل دے دی گئی ہے۔ پرسوں میں نے وہ خود بھی ٹویٹ کیا ہے۔ اس کے ساتھ، ساتھ Foreign Office میں Crisis Management Unit 24 hours کام کر رہا ہے۔ Helplines بھی ہیں۔ جن لوگوں کو ہم نے نکالا ہے، ان میں 46 students بھی شامل ہیں۔ ابھی آنے سے

پہلے میں نے دوبارہ Foreign Minister of Azerbaijan کا شکریہ ادا کیا ہے کہ جس طرح انہوں نے last year بھی ہماری مدد کی تھی جب جون میں وہاں پر attack ہوا تھا اور ابھی بھی وہ اسی طرح ہماری پوری support کر رہے ہیں۔ ہمارے وہ لوگ جو without visa وہاں جا رہے ہیں، انہیں border پر visa دے رہے ہیں اور انہیں look after کر رہے ہیں۔ Baku, Azerbaijan میں جو ہمارا Mission ہے، وہ active ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس وقت جو position ہے، حکومت کی پوری کوشش ہے اور اگر کہیں گے تو میں باقی ملکوں کے بھی سارے statistics دے دیتا ہوں۔ تمام ممالک میں اس وقت activities ہیں۔ روڈ کھلے ہوئے ہیں۔ آپ by road ان ممالک میں ابھی بھی جا سکتے ہیں۔ ماسوائے عمان کے باقی جگہ air service and air space بند ہے۔ سعودی عربیہ میں کچھ لوگ یہ بھی کر رہے ہیں کہ by air دمام جا کر پھر وہاں سے by road آگے جا رہے ہیں۔ مثلاً وہاں سے دبئی پہنچنے میں سات گھنٹے لگتے ہیں. and that is the maximum destination یہ ہمارا فرض ہے، Foreign Office کی ذمہ داری ہے اور وہ ہم ان شاءاللہ نبھا رہے ہیں۔

Prime Minister صاحب سے discuss ہوا ہے اور ایک plan ترتیب دیا گیا ہے۔ مجھے پتا چلا کہ شاید سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب نے House کو confidence میں لیا ہے کہ ہم کل ساڑھے گیارہ بجے دونوں Houses کے تمام Parliamentary Leaders, Honourable Leader of the Opposition, National Assembly and Honourable Leader of the Opposition, Senate کو تفصیل سے briefing دلوانے کا plan کر رہے ہیں۔ ایک briefing Foreign Office دے گی جو اس سے beyond بھی جائے گی۔

Mr. Chairman: Will it be in-camera?

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: It will be like a Committee اور ظاہر ہے کہ in-camera ہی ہوگی because it is highly sensitive. میں یہ بھی کوشش کر رہا ہوں کہ جو precise kinetic operations ہو رہے ہیں، اس حوالے سے ہم افغانستان بھی touch کر لیں گے۔ سینیٹر فیصل جاوید صاحب، اس میں سب شامل ہیں۔ آپ کے Leader of the Opposition اور باقی تمام Parliamentary Leaders بھی ہوں گے۔ ہم ساری parties کے ساتھ اسے share کریں گے۔

یہ کوئی selective نہیں ہے اور کوئی Government allies نہیں ہے بلکہ it is a national issue and a national matter, and we have to deal with it accordingly. یہ وقت اپنی علیحدہ، علیحدہ 8 فٹ مسجد بنانے کا نہیں ہے۔ It is the time to be united. میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس وقت بڑے challenging time سے گزر رہے ہیں کیونکہ پورے خطے میں ایک conflict situation بن گئی ہے۔ I wish کہ یہ نہیں ہوتی۔ اگر صرف ایران اور اسرائیل-امریکہ کا معاملہ ہوتا تو ابھی جدہ میں ان بڑے ممالک کی جو meeting تھی، اس کا main مقصد کیا تھا۔ اس کا main مقصد یہ تھا کہ اسرائیل West Bank کو annex کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ 24 September, 2025, on the side lines of UN General Assembly session جو سالانہ ہوتا ہے، پاکستان نے سات ملکوں کے ساتھ مل کر امریکہ کو engage کیا۔ اس میں پانچ عرب ممالک اور تین Islamic countries ہیں۔ Islamic countries میں پاکستان، انڈونیشیا اور ترکی ہے۔ اسی طرح Arab countries میں Saudi Arabia, Jordan, Qatar, UAE and Egypt ہیں۔ ان کو engage کیا کہ غزہ میں ہر روز جو کئی سو بندے شہید ہورہے ہیں، اسے روکیں اور یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے ساتھ وہاں humanitarian aid کی بھی بات ہوئی۔ ہم بھی اللہ کے فضل سے پچھلے دو سالوں میں وہاں 2800 میٹرک ٹن بھجوا چکے ہیں۔ یہ ہمارا فرض ہے اور پھر وہی بات کہ اس کی publicity کی ضرورت نہیں ہوتی۔ As a Muslim and as part of Ummah یہ ہمارا فرض ہے۔ اس meeting میں categoric بات کی گئی اور میں repeat کررہا ہوں کہ catagoric بات کی گئی کہ West Bank must not be annexed. ان آٹھ ملک اور US President کے مابین یہ طے ہوا اگر آپ اس جنگ کو رکوانا چاہتے ہیں تو یہ آٹھ ممالک بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے لیڈر بھی بیٹھے ہوئے ہیں، Emir of Qatar بھی تھے، یہ تمام ممالک کے Heads تھے چاہیے وہ President تھے یا Prime Minister اور آٹھوں کے آٹھوں Foreign Ministers بھی تھے، انہوں نے کہا کہ اگر یہ آٹھ Foreign Minister ہمیں 72 گھنٹے میں کوئی proposal دیں کہ ہم کیا کریں اور جو دیا گیا، اسے 20 point plan کہا جاتا ہے۔ وہ بالکل discreet meetings تھیں اور ایک بھی meeting بھی پریس میں نہیں تھی۔ We did our best. Again اس وقت غزہ کے لیے کررہے تھے peace plan جس کا and that ended in Sharm El Sheikh ہوا۔

اس کے باوجود جب بھی انہوں نے ceasefire کی violation کی تو Pakistan Foreign Office کی website and Twitter پر condemnation statements موجود ہیں۔ انہوں نے جب رفع کی ایک side کھولی تو ہم نے اسے criticize کیا۔ ہم ان آٹھ ملکوں نے ایک mechanism بنا لیا ہے کہ ہم joint statement دیا کریں اور وہ ایک ہی وقت میں release ہوتی ہے اور اس میں full stop and comma ہر چیز ایک ہی ہوتی ہے۔ اس میں ہماری باقاعدہ shuttling and wording ہوتی ہے۔ کئی جگہ پر give and take ہوتی ہے۔ مثلا ایک point تھا کہ وہاں اس region کی سیکیورٹی کے لیے جو نام لکھے گئے، اس میں اسرائیل بھی تھا۔ میں نے کہا کہ مجھے اسرائیل acceptable نہیں ہے۔ پاکستان کا passport کہتا ہے کہ all countries of the World except Israel لہٰذا اسے delete کریں۔ Again یہ ایسی باتیں ہیں جن پر تفصیل سے نہ بات کی جا سکتی ہے اور نہ کرنی چاہیے۔ پاکستان کے حوالے سے جو ہماری ذمہ داری ہے، ان شاء اللہ اسے ہم نبھانے کی پوری طرح کوشش کر رہے ہیں اور اللہ تعالی ہمیں توفیق دے کہ ہم نبھائیں۔ میری گزارش یہ ہوگی کہ لیڈرشپ کا یہ کام ہے کہ ان crises میں، you have to manage the sentiments. آپ لوگوں کو sway نہ ہونے دیں۔ پچھلے دو، تین دنوں میں جو کچھ ہوا، یہ نہیں ہونا چاہیے تھا یا تو پاکستان کی position کچھ اور ہوتی تو؟ پاکستان کی position وہی ہے جو ہم سب کی ہے۔ حکومت ہو یا اپوزیشن، دونوں طرف بیٹھے ہوئے لوگوں کی position یہی ہے۔ اس لیے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کل کی جو briefing ہے، ان شاء اللہ ہم اسے organize کر رہے ہیں۔ Prime Minister نے مجھے اس کی confirmation دے دی ہے۔ کل جو گزرا ہے، میں نے صرف مسلم ممالک کے نہیں بلکہ تمام ممالک جن کی پاکستان میں Embassies and High Commissions ہیں، میں نے ان سب کو کل Foreign Office میں بلا کر خود briefing دی ہے اور وہ نہ صرف ایران کے بارے میں بلکہ افغانستان کے بارے میں بھی دی ہے کیونکہ originally افغانستان کے لیے وہ Sunday کو fix ہوئی تھی۔ پہلے میری flight تین گھنٹے لیٹ ہوئی اور پھر Civil-Military leadership meeting fix ہو گئی۔ اس لیے یہ ہمیں Monday کو لے کر جانی پڑی۔ بات یہ ہے کہ ہم transparency کے ساتھ سب کام کر رہے ہیں اور حکومت، Foreign Office یا Interior Ministry میں کسی قسم کی flexibility آپ نہیں پائیں گے۔

یہ ہماری national responsibility, religious responsibility and as Ummah بھی

responsibility بنتی ہے۔ہم بھی سنتے تھے کہ مسلمان عقیدت والے ہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ اس میں کسی بھی جگہ ذرا سا بھی flaw

intentional ہو۔ جو کوئی ساتھی تقریر کریں گے اور issues اٹھائیں گے، باقاعدہ ان کے notes galleries میں بیٹھے ہمارے لوگ

لے رہے ہیں۔ اگر مزید کوئی چیز clarification مانگے گی تو جب آپ conclude کریں تو میں اس کے لیے بھی ان شاءاللہ حاضر

ہوں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر شیری رحمان صاحبہ۔ مسلم لیگ (ن) کے سینیٹر بولے ہیں۔ پی ٹی آئی کے سینیٹر بولے ہیں۔ اب پیپلز پارٹی کے سینیٹر کو بولنے دیں۔ جی شیری رحمان صاحبہ۔

<u>Senator Sherry Rehman</u>

سینیٹر شیری رحمان: شکریہ، چیئرمین صاحب، Deputy Prime Minister and Foreign Minister نے یہاں اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھائی ہیں اور پاکستان جو ایک معتدل راستہ اختیار کر رہا ہے، اس حوالے سے House میں کافی مفصل بات کی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ House نے آپ کی زیر صدارت اس پر debate بھی کی ہے۔۔۔

(اس دوران جناب ڈپٹی چیئرمین، سینیٹر سیدال خان کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

سینیٹر شیری رحمان: جی ڈپٹی چیئرمین صاحب۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you.

سینیٹر شیری رحمان: گزارش یہ ہے کہ میں سمجھتی ہوں کہ پورا پاکستان اپنے جذبات سے۔۔۔ (جاری۔۔۔T13)

T13-03MAR2026 Taj/Ed. Iram 01:40 p.m.

سینیٹر شیری رحمان: (جاری۔۔۔) جی ڈپٹی چیئرمین صاحب۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you.

سینیٹر شیری رحمان: شکریہ۔ تو گزارش یہ ہے کہ پورا پاکستان اپنے جذبات آپس میں تو ہم express کر رہے ہیں لیکن ایوانوں میں جذبات کا ضرور اظہار کرنا چاہیے لیکن میں ایک بات ضرور کہوں گی کہ اگر آپ صدر مملکت کے کل کی تقریر پر توجہ دیں تو اس میں دو باتیں کہی گئی ہیں، سب سے پہلے تو انہوں نے، پورے ملک نے، وزیراعظم نے، صدر نے، سب نے، فوری طور پر ایران میں جس طرح invasion ہوا ہے اور ایک ملک کے اندر سے ان کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای صاحب کے اس بے ہیمانہ قتل اور شہادت پر افسوس کا اظہار تو کیا ہے لیکن مذمت بھی کی ہے۔ جب ریاستیں مذمت کرتی ہیں تو اس کا ایک وزن ہوتا ہے اور ایک معنی ہوتی ہے۔ یہ میری نظر میں درست نہیں، if I am wrong, foreign minister, لیکن ابھی تک پاکستان واحد مسلم ملک ہے جس نے immediately مذمت کی ہے۔ یہ اہم اس لیے ہے کہ پاکستان کے دوسرے خلیج ممالک کے ساتھ بھی بڑے کلیدی اور پرانے رشتے ہیں جو برادر مسلم ممالک اس وقت GCC area میں ہیں، ان کے ساتھ دیرینہ تعلقات ہیں اور ہمارے اوورسیز پاکستانی وہاں ہیں جو remittance economy کو برقرار رکھتے ہیں، وہاں ہماری interests, ظاہر ہے خادم حرمین شریفین کے ساتھ ہمارے اٹوٹ رشتے ہیں۔ ایران ہمارا برادر ملک ہے، ہمارا ہمسایہ ہے۔ پاکستان نے بیچ میں کھڑے ہو کر کوئی yes or no نہیں کی، جو کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ایسی بات ہے، نہیں، ہم نے گھیراؤ جلاؤ کی سیاست پر ترجیح نہیں دی۔ ہم نے کہا پہلے آپ اپنی سرزمین کا تحفظ کریں اور پھر آپ دیکھیں کہ جہاں نا انصافی ہو رہی ہے تو آپ ضرور انصاف اور اعتدال کا الم اٹھائیں، international law کا الم اٹھائیں جو پاکستان نے اٹھایا ہے، probably at Pakistan's expense. Let's be very clear, یہ بات ہوئی ہے اور اس میں کوئی ifs and buts نہیں ہوئی ہے، اگر مگر نہیں ہوئی ہے۔ سب سے پہلے نہ صرف condemn کیا ہے لیکن تعزیتی اظہار پاکستان سے ہوا ہے، اعلیٰ سطح پر ہوا ہے، صدر مملکت نے بھی کیا اور وزیراعظم نے بھی کیا۔ آپ نے دفتر خارجہ کا بھی سنا۔ ایک چیز جو ہمیں نہیں کرنی ہے، چیئرمین صاحب! وہ یہ ہے کہ اس وقت ہمارے ملک میں جو بھی حالات ہیں، سب کے سامنے ہیں، اُس دن یہاں پر افغانستان کے حوالے سے debate ہو رہی تھی، جس کو ہم نے ساری زندگی برادر ملک سمجھا، ساری زندگی ہم نے معاونت کی ہے، میری جیتی زندگی جو خاصی لمبی ہے، اس میں ہم معاونت کرتے آئے ہیں اور ہمارا دل ابھی بھی، ہر وقت ان مسلمانوں یا لوگوں کے لیے، شہریوں کے لیے دھڑکتا ہے جو اس وقت بھی برے حالات میں ہیں، جو تکلیف میں ہیں اور جو تشدد کا سامنا کر رہے ہیں۔ جنگیں بڑی بے رحم چیز ہوتی ہیں، ڈپٹی چیمبر صاحب اور ہاؤس بھی سن لیں، جنگ بڑی بے رحم چیز ہوتی ہے۔ سب چیز، آپ کے اخلاقیات ختم ہو جاتے ہیں جو سو سو سال ہم لوگ as humanity buildup کرتے ہیں اور بڑے بڑے civilizations buildup کرتے ہیں، وہ شاید منٹوں میں ختم ہوتا ہے اور آخر رہ

جاتا ہے صرف موت اور .sufferings میں سمجھتی ہوں عسکری violence کسی چیز کا حل نہیں ہے۔ پاکستان نے بھی بار بار یہ بات کہی ہے۔ ہمیں دو تین باتیں یاد رکھنی چاہییں، پہلے تو یہ یاد رکھیں کہ ملک کی خارجہ پالیسی کس کو serve کرتی ہے۔ Foreign policy of a country serves its citizens first and last. It does not my emotions or what I feel today. مجھے جو دل میں جلن ہوتی ہے، اس کی service میں نہیں ہوتی ہے خارجہ پالیسی۔ Foreign policy serves the collective interests of your country and protects its people. اگر میں اس وقت کہوں کہ مظالم کا بھی علم اٹھالوں جو میرا دل بڑا کرتا ہے۔ دل جلتا ہے، ناانصافی کے خلاف تو پیپلز پارٹی کا ویسے ہی دل جلتا ہے تو ہم جذبات میں علم اٹھالیں اور پھر ہم دیکھیں کہ ہمارا ایک بھائی ناراض ہو رہا ہے، ایک بھائی کی، ہم صرف ایک طرف کی طرف داری کر رہے ہیں تو اس میں بھی میں اپنی ساری فیملی اور کنبے کو مشکل میں ڈال دوں گی۔ میرے دل کی بھڑاس تو نکل آئے گی لیکن میرا پورا کنبہ مشکل میں گھر جائے گا۔ پھر میں ان کا گھیراؤ جلاؤ روک نہیں سکوں گی۔

بات یہ ہے کہ the foreign policy has to serve the people first. آپ کا اور لوگوں کا اجتماعی تحفظ خارجہ پالیسی نے کرنا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے میں مدثر ٹیپو، ہمارے سفیر ایران میں ہیں، I will compliment him, یہ ضرور کہوں گی کہ انہوں نے بر وقت فوری طور پر action لیا، بار بار message بھی کرتے ہیں اور انہوں نے بطور سفیر کتنے لوگوں کی مشکل حالات میں جتنی حفاظت کر سکتے ہیں، انہوں نے کی ہے۔ ہمارے دل ضرور دھڑک رہے ہیں اور مستقل طور پر TV on ہے، اللہ کرے کہ سب کی بچت ہو، ہماری دعا کیا ہے، ہمارے لوگوں کی وہاں پر بچت ہو۔ ہمارے ایرانی بھائیوں کی بچت ہو۔ باقی خلیجی ممالک بھی اس جنگ سے اجتناب کریں۔ افسوس کے ساتھ وہ ایک attack اور دوسرے attack کو جنم دیتے جا رہے ہیں اور ہمارے سامنے پورا خطہ ایک ایسی آگ کی لپیٹ میں آگیا ہے جو لوگ World War III کہہ رہے ہیں۔ کیا ہم چاہتے ہیں کہ تیسری جنگ عظیم میں ہم اور جلتی پر تیل ڈالیں۔ یہ ہم سوچ لیں، جلتی پر تیل ڈالیں گے تو نہ صرف ہمارا ملک جلے گا، ایسے وقت میں جب یہاں دشمن خوارج ہر قسم کے ہم پر اس وقت attack کر رہے ہیں۔ میں اس attack کی زیادہ بات نہیں کر رہی کیونکہ I am quite confident that our country, armed forces, law enforcement agencies and our police have the full capacity to defend ourselves in

all circumstances, that be a conventional war or unconventional war. Sir, may I have your attention.تواس حوالے سے میں یہ بات نہیں کر رہی۔

دوسری بات یہ کہ خارجہ پالیسی کا کیا کام ہوتا ہے۔خارجہ پالیسی کا کام ہوتا ہے کہ دوسرے ممالک کے ساتھ ایسے تعلقات قائم کر کے رکھیں جو پاکستان کی سرزمین، اس کے لوگوں کو اور اس کی ریاست کو تحفظ دے اور تقویت پہنچائے۔اس وقت ہماری تقویت as a Muslim power with nuclear weapons یہی ہے کہ ہم سب کے بیچ میں کوشش کریں کہ مذاکرات پھر سے resume ہوں جو I am sure وزیر خارجہ خود کہہ رہے ہیں کہ وہ کر رہے ہیں اور ہر فورم کو استعمال کریں کہ جنگ کا خاتمہ ہو تاکہ آپ کے لوگ بھی اس جنگ میں نہ پھنس سکیں اور ہمارے حالات اور برے ہوں گے،آپ سوچ لیں کہ اگر یہ جنگ بڑھتی چلی گئی، ہمارا پورا خطہ جنگ کے دہانے پر کھڑا نہیں ہے،اب جنگ ہو چکی ہے۔ جنگ ہو رہی ہے اور اب Third World War کی بار بار بات ہو رہی ہے۔آپ اس سے اپنے ملک کو، خطے کو اور مشرق وسطیٰ کو بچائیں،یہ آپ کی خارجہ پالیسی ہونی ہے۔ آپ کی خارجہ پالیسی یہی ہونی ہے کہ اپ کی سب سے اولین ترجیح، آخری ہوتی ہے the sovereignty and territorial integrity. The population, the interests andہے sovereignty and territorial integrity of your country.یہ باقی ہر ترجیح پر غالب ہے،یہ ہر جذبے پر غالب ہے۔ The territorial integrity of your country. The sovereignty of your country and the interests of its people. The protection of State. یہ جب غالب ہوتے ہیں توآپ کو اپنے جذبات پر بہت قابو کرنا ہوتا ہے۔ یہاں پر ہر سینٹر ایک لیڈر ہے۔ ایسے نہیں آئے ہیں۔ تو ہر لیڈر کو یہ کرنا پڑے گا کہ آپ دیکھیں جب ملک میں آگ جل رہی ہے تو آپ لوگوں کو اشتعال سے روکیں، مشتعل ہونے سے روکیں اور گھیراؤجلاؤ کرنے سے روکیں۔جب آپ کی سیاست ملک سے غالب ہو جاتی ہے تب آپ گھیراؤجلاؤ کرتے ہیں، تب آپ بغیر سوچے سڑکوں پر، بٹ صاحب۔۔۔

Mr. Deputy Chairman: Order in the House, please.

سینیٹر شیری رحمان: ہم سب یہ کرتے ہیں، میں بٹ صاحب کو کیوں کہہ رہی ہوں لیکن I would really like you to all speak on this that where do you, آپ کے interests کہاں ہیں۔

(جاری۔۔۔T13)

سینیٹر شیری رحمان: (جاری ہے۔۔۔۔۔) I would really like you all to speak on this, that where do you, آپ کے interests کہاں ہیں؟ آپ جب ملک میں گھیراؤ جلاؤ دیکھ رہے ہیں، دروازے توڑے، میں سمجھتی ہوں، ہم لوگوں کے جذبات سمجھتے ہیں لیکن میں نے اپنے لوگوں سے بولا کہ آپ نے تقریر کرنی ہے تو اس وقت جذبات پر ٹھہراؤ کر کے تقریر کرنی ہے اور میں بھی جذبات پر ٹھہراؤ کر کے تقریر کر رہی ہوں۔ کیونکہ آپ کو لوگ دیکھ رہے ہیں، لوگ آپ سے شہ لیتے ہیں، آپ اگر کہیں گے کہ بس ہم نے یہ عَلَم اٹھالیا اور ہم نے وہ جلا دیا، تو پھر آپ "پاکستان کھپے" کی بات نہیں کر سکتے، "پاکستان پہلے" کی بات نہیں کر سکتے۔

کل سب نے اچھی طرح سن لیا کہ صدر مملکت نے کہا make no mistake, Pakistan's territory and soil will never be encroached upon, and that we will defend our territory at all costs, and we have the capability, and we will not allow our sovereignty to be breached۔ ان کا لب و لباب یہ تھا، چاہے وہ ہندوستان ہو، چاہے کوئی اور ملک ہو، چاہے Taliban regime ہو، میں ان کو افغانستان نہیں کہوں گی کیونکہ یہ سوچ پورے افغانستان کی نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ افغانستان سے ہمارے پرانے روابط ہیں، آپ پوچھیں کہ آپ پختون نہیں ہیں تو آپ کے کیسے روابط ہوئے، مجھ سے پوچھیں،. Karachi is the largest Pashtun city in the world, ok. ہاں ہمارے روابط ہیں and it is very clear to me.

جس جس کے مذموم مقاصد کی بنیاد پر ہماری سرزمین پر حملے ہو رہے ہیں، ہم نے تو ان کو معرکہ حق میں اچھی طرح پہلے بھی جواب دیا، سب کے چودہ طبق روشن ہو گئے ہیں اور یہاں پر بھی unconventional warfare بڑی مشکل ہوتی ہے؛ طویل چلتی ہے، پتا بھی نہیں چلتا کتنے لوگ شہید ہو رہے ہیں، کسی جوان نے ادھر جان دی، کسی نے وہاں جان دی، کسی نے بغیر سوچے شہادت کا پیالہ نوش کیا، لیکن یہ چلتی رہتی ہے۔ پاکستان اسے بھی پہلے جیت چکا ہے اور اچھی طرح یاد رکھیں کہ کوئی یہاں آ کر اپنے پیر نہیں جما سکتا۔

جو کچھ آمریت میں ہوا ہے، Pakistan People's Party کی government میں bases بند کیے گئے۔ Shamsi Air Base ہم نے بند کروایا، پاکستان کی سرزمین کوئی use نہیں کرے گا چاہے دوست ہو یا دشمن ہو۔ پاکستان کی سرزمین

پاکستانیوں کے لیے ہے اور آج یہ یاد رکھیں جس جس کے لیے ہم کوشاں ہیں، جس جس کے لیے کڑوا گھونٹ پی کر بھی آپ کسی سے دوستی کرتے ہیں اپنے ملک کے لیے کرتے ہیں، کوئی اپنے ذاتی مفاد کے لیے نہیں کر رہا ہے، یہ یاد رکھیں جب Foreign policy میں کام ہوتا ہے کوئی اپنے ذاتی مفاد کے لیے نہیں کرتا ہے۔

I respect all my colleagues, میں اور بہت کچھ کہہ سکتی ہوں، مگر اس وقت ماحول کو آلودہ نہیں کرنا چاہتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ پرسوں کچھ باتیں انہوں نے کیں تھیں جب افغانستان کے خوارج اور ہندوستان کے proxies یہاں کام کر رہے تھے، by all means they can do what they want. Pakistan will teach them such a lesson but no proxy warriors will think that they can succeed over here, but also remember that we are united. وہ سمجھتے ہیں کہ جو ملک جڑ نہیں سکتا تو اس کی دراڑوں کے بیچ میں آگ لگائیں، اس سے انہیں جگہ ملتی ہے۔

میں نے یہ دیکھا کہ Opposition نے بھی اس دن کہا کہ ہماری جانیں حاضر ہیں، تو میں ان کو داد دیتی ہوں اور سلام پیش کرتی ہوں کہ آپ مشکل وقت میں پاکستان کے ساتھ، ریاست کے ساتھ، اس کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ تو ہم بھی ماحول آلودہ نہیں کریں گے، ہم بھی یہی کہیں گے کہ یہ وقت ہے اتحاد کا اور پاکستان کی وحدت سب سے غالب ہے؛ ہر جذبے سے، ہر سیاست سے غالب ہے۔ پاکستان کے interestsسب سے آگے ہیں، تو یہ ہماری ترجیح ہے۔

جب جنگ ہوتی ہے، تو یہاں جتنے بھی leaders ہیں سب یاد رکھیں، آپ جو بھی بات کہیں گے اس کو دو مرتبہ ناپ تول لیں۔ سمجھیں آپ میں سے ہر Senator ایک چھوٹا Foreign Minister ہے، ہر MNA اور ہر MPA ، ہر Political Leader ایک Ambassador ہے پاکستان کا، کیوں سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب؟ اس سفارتکاری میں کیونکہ سفارتخانے آپ کا first line of defenceہوتے ہیں۔ کیونکہ پاکستان نے کسی situation میں، چاہے وہ بھارت کے ساتھ ہو، چاہے وہ افغان طالبان regime کے invasions ہوں، چاہے BLA ہو، جو بھی ہو، even with CT (Counter-Terrorism) groups. ہم نے سالوں کوشش کی ہے جہاں CTM (Counter-Terrorism Measures) کر رہے ہیں، جو terror groups ہیں، پہلے ہم نے کوشش کی کہ سب سے بات کی جائے، تو ریاستوں سے پاکستان negotiation کی میز پر ہمیشہ پہل کرتا ہے اور

کہیں ہم نے کسی جنگ میں پہل نہیں کی۔ افغانستان میں بھی unprovoked firing کا پھر جواب ہوتا ہے۔ بلااشتعال جب ہم پر حملے ہوتے ہیں تو پھر جواب دینا ہمارا حق ہے اور جواب دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ If you don't respond once, twice, thrice, and your enemy attacks you and you don't respond, you are not protecting your people. Remember that, you have to respond, you have to respond, پھر آپ کو عسکری جواب دیناپڑتا ہے، وہ کسی کو اچھا نہیں لگتا ہے۔

میں پھر کہوں گی کہ جنگیں کسی کو فائدہ نہیں دیتیں، شاید ہی کسی war establishment کو دیتیں ہوں گی لیکن ابھی ہمارے ہاں وہ نہیں ہے۔ ہمارے خطے میں جنگیں کسی مظلوم کو، کسی شہری کو فائدہ نہیں پہنچائیں گی۔ تیل کی قیمت پر بات کریں تو دیکھیے گا کہ خوردونوش پر کیا اثر ہوگا، سب کی خوددوش پر ہوگا۔ تیل کی قیمت ایک طرف brent crude دیکھیے کہاں پہنچے گا۔ آبنائے ہرمز جب بند ہوگی اور ظاہر ہے اس طرح کی جنگوں میں تو ہونی ہے اور جس طرح آپ جنگ کے دھانے سے لڑکیں گے، اس جہنم کی آگ میں ایک گھنٹہ بھی نہیں لگے گا۔ تو اعتدال سے بات کریں، اپنے ملک کو جنگ سے دور رکھیں۔ اس وقت یہاں جو حملے ہو رہے ہیں آپ نے شروع نہیں کیے، BLA خوارج سے، Indian proxies سے، taliban regime سے ان کو جواب آپ دے رہے ہیں اور ہماری گزارش ہے کہ جب تک وہ سر اٹھانہ سکیں آپ بار بار ان کو جواب دیتے جائیں، سانپ کا سر کٹنا ہوگا جو میرے ملک کے اندر آ کر میرے سپاہیوں پر attack کر رہے ہیں اور ہماری بہنوں اور بھائیوں کو، معصوم شہریوں کو زبردستی شہادت کا پیالہ نوش کروار ہے ہیں۔ یہ کون سا ملک allow کرتا ہے؟ اگر allow کرے تو پھر آپ کہیں کہ you are not doing your duty۔ پھر میں آپ کے ساتھ کھڑی ہوں گی اور میں کہوں گی Government of Pakistan, you are not doing your duty, i will stand with you. But please understand, when your country is in any conflict, they must respond to protect your interests and when there is a wider war hitting the region, you have friendships, people working in all countries, in GCC Countries; you have a lot of people working, including remittances, you have a defence pact with countries, you have emotional bonds with your neighbour, you do and you do not like or accept unilateral actions

at all. صیہونی ریاست کو تو ہم نے فوری طور پر پہلی مرتبہ میں condemn کر دیا تھا۔ کس کو برداشت ہوتا ہے؟ یہ کس کو صحیح لگ رہا ہے؟ کل کسی کے بھی ساتھ ہو سکتا ہے، آپ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ اخلاقیات والی بات ہوتی ہے تو آپ اپنے ملک کا دفاع کریں۔

یہ بڑا نازک موڑ ہے، everybody should consider what they say. Please, that is all i am saying. Calm tempers down in your neighbourhoods, in your provinces, in your constituencies. That is the way forward. That is the patriotism. پھر آپ اپنے ملک سے، آپ کے دل میں جو بھی ہے وہ اپنے ملک کو بچانے کے لیے کریں، save your country, save your people, save yourself; that is your first priority, thank you very much.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ محترمہ شیری رحمان صاحبہ اور میری تمام Members سے اور Parliamentary Leaders کو ہدایت ہوگی کہ اپنی speech کے وقت کو کم رکھیں، members تین منٹ سے زیادہ وقت نہ لیں کیونکہ سارے honourable members کی خواہش ہے کہ سب اس پر بات کریں اور میں یہ بات شیری رحمان صاحبہ کو نہیں کہہ رہا۔ کیونکہ وقت کا خیال رکھنا Parliamentary Leaders اور members کی ذمہ داری ہے۔ جی سینیٹر علی ظفر صاحب۔ (جاری ہے۔۔۔۔ T15)

T15–03Mar2026 Imran/ED: Shakeel 02:40 am

جناب ڈپٹی چیئرمین: (جاری۔۔۔۔) میں یہ بات میڈم شیری رحمان صاحبہ کو نہیں کہہ رہا کہ time کا خاص خیال رکھیں کیونکہ پارلیمانی لیڈران کی ذمہ داری ہے کہ خود بھی اور اپنے ممبران کو بھی پابند کریں۔ جی سینیٹر علی ظفر صاحب۔

Senator Syed Ali Zafar

سینیٹر سید علی ظفر: شکریہ جناب۔ سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی حسینی خامنہ ای نہ صرف پوری مسلم اُمہ کے ایک عظیم لیڈر بلکہ کروڑہا مسلمانوں کے ایک روحانی لیڈر بھی تھے۔ جس طرح اسرائیل اور امریکہ نے حملہ کرکے اُن کو اور اُن کے خاندان کو اُن کے دفتر اور گھر میں آکر شہید کیا اور جس طرح ڈیڑھ سو سے زیادہ بچیاں، جب وہ اسکول میں پڑھ رہی تھیں، بم گرا کے شہید کیا اور جس طرح ایران کے بے گناہ شہریوں پر بم برسائے جا رہے ہیں اور اُن کو شہید کیا جا رہا ہے اور جس طرح ایران کی سرزمین پر حملہ کیا گیا، میں PTI کی طرف سے، اپنے سینیٹر صاحبان کی طرف

سے اور پوری قوم کی طرف سے، اُن کے لیے آواز اُٹھاتا ہوں اور اس حملے کو اور جو کچھ امریکہ اور اسرائیل کر رہا ہے، اُس کی سخت سے سخت مذمت کرتا ہوں۔

جناب، اسرائیل اور امریکہ نے جو ایک خطرناک راستہ چُنا ہے، یہ اصل میں ایک بہت خطرناک مثال بھی بن گئی ہے کیونکہ اب جس کی مرضی کہ کسی بھی صدر کو، کسی بھی منسٹر کو، کسی بھی کابینہ کے ممبر کو، کسی بھی افسر کو جو ناپسند ہے، اُس کو وہ آ کر قتل کر سکتے ہیں۔ یہ جو مثال قائم کی گئی ہے اس سے مجھے ایک واقعہ یاد آتا ہے کہ جب ہٹلر نے اس طرح کی حرکتیں شروع کی تھیں اور حملہ کرنا شروع کیا تھا تو چرچل نے کہا تھا کہ this is a crime without a definition, this is a crime without a name. ۔ تو اب وہی اسرائیل جو ہٹلر کے خلاف کھڑا ہوا تھا اور اُس کا ساتھی امریکہ، وہ یہی جرم کر رہے ہیں جس کا نام بھی شاید ہماری کتابوں میں نہیں ہے۔

سب سے پہلے تو میں آپ سے یہ ذکر کرنا چاہوں گا اور یہ سوال اُٹھتا ہے کہ کیا یہ جو جنگ ہو رہی ہے، وہ قانونی ہے؟ اس کا کوئی جواز ہے کہ نہیں؟ آپ بین الاقوامی قوانین بالخصوص جنگی قوانین کو دیکھیں تو اس میں ایک ملک کے دوسرے ملک پر حملہ کرنے کے صرف دو جواز ہیں۔ ایک اگر international security کا معاملہ ہو جائے یعنی اگر پوری United Nations بیٹھے اور وہ فیصلہ کریں کہ یہ ایسا ایک مسئلہ ہے جس پر ہمیں کسی ملک کو روکنا ہے۔ جو دوسرا جواز ہے وہ یہ ہے کہ آپ اپنے دفاع کے لیے دوسرے ملک پر حملہ کر سکتے ہیں۔ یہ بھی جنگی قانون کہتا ہے۔

کل ہی American Congress میں ایک رپورٹ پیش کی گئی ہے جس میں یہ بتایا گیا کہ ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ایران امریکہ یا اسرائیل پر حملہ کرنے جا رہا ہے بلکہ اُلٹا اُس رپورٹ میں یہ اعتراف کیا گیا کہ مذاکرات چل رہے تھے اور مذاکرات شاید کامیاب بھی ہونے لگے تھے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جو جنگ ہے یہ صرف مرضی کی جنگ ہے۔ اس کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے۔ چونکہ اس میں صرف اسرائیل اور امریکہ کی مرضی تھی، تو اُنہوں نے یہ جنگ شروع کر دی۔ ابھی ہمارے Foreign Minister جو Leader of the House بھی ہیں، انہوں نے بھی یہ بتایا۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سلیم صاحب سے گزارش ہے کہ .order in the House please باقی discussions please آپ House سے باہر کر لیجیے۔

سینیٹر سید علی ظفر: جناب، میں کہہ رہا تھا کہ ابھی ہمارے Foreign Minister جو Leader of the House بھی ہیں، انہوں نے یہ فرمایا کہ اُن کی اطلاع کے مطابق بھی یہ سمجھوتہ تقریباً ہو چکا تھا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ قانونی جنگ نہیں ہے بلکہ یہ بالکل غیر قانونی جنگ ہے اور میں جو الفاظ استعمال کرنے لگا ہوں اس پر international law اور بین الاقوامی قانون بھی کہتا ہے کہ کوئی بھی State جب ان دو جواز کے بغیر کسی پر حملہ کرتی ہے تو وہ غیر قانونی حملہ کرتی ہے اور اس کو rogue state کہا جاتا ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حملے کے بعد امریکہ بھی اور اسرائیل بھی rogue states کے دائرے میں آ جاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جناب جس طرح آپ تاریخ پڑھتے ہیں اور تاریخ کے بڑے طالب علم ہیں تو آپ کو یاد ہوگا کہ ویتنام پر بھی حملہ کیا گیا تھا، عراق پر بھی یہ کہہ کر حملہ کیا گیا تھا کہ وہ ایٹمی بم بنا رہے ہیں جبکہ بعد میں پتا چلا کہ وہاں ایسا کچھ نہیں تھا۔ شام پر بھی، لیبیا پر بھی، لبنان پر بھی، ان سب پر حملہ کیا گیا تھا جو غیر قانونی اور غیر آئینی تھا اور اب ایران پر جو حملہ کیا گیا ہے وہ بھی اسی مد میں آتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ United Nations کے Article-2 Paragraph 4 سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ کیا آپ جا کر کسی ملک کے صدر کو assassinate کر سکتے ہیں؟ Article -2 paragraph 4 کہتا ہے کہ یہ war crime ہے۔ کسی کو بھی یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی sovereign ملک میں جا کر ایک civilian president کو یا کسی civilian عہدیدار کو مارے۔ ہاں، جنگ ہو رہی ہے تو آپ مار سکتے ہیں لیکن civilian President کو مارنا ایک war crime ہے اور میں Paragraph 4 Article -2 کا ذکر کرتا ہوں تو جناب اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ جو جنگ ہے وہ بین الاقوامی قانون کے مطابق غیر قانونی جنگ ہے۔

اب میں دوسرا سوال اُٹھاتا ہوں اور میں اسرائیل کی بات نہیں کرتا کہ وہ تو ہے ہی ایک rogue ملک لیکن دوسرا سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا امریکہ کے قانون کے مطابق یہ درست جنگ تھی یا نہیں۔ چونکہ میں خود تو امریکہ کے قوانین کو نہیں جانتا تو میں نے اس حوالے سے بہت سے scholars اور legal experts سے بات کی اور انہوں نے مجھے چند کتابیں refer کیں۔ وہ کتابیں میں نے کل پڑھیں تو نظر یہ آتا ہے

کہ اگرامریکہ نے کوئی جنگ شروع کرنی ہو تو جنگ شروع کرنے سے پہلے انہیں Congress سے اجازت لینی پڑتی ہے اور اگر Congress سے اجازت نہ لی جائے تو جنگ نہیں شروع ہو سکتی ہے unless کوئی emergency ہو اور ایسی کوئی emergency نہیں تھی۔ جس طرح میں نے ابھی ذکر کیا کہ مذاکرات ابھی چل رہے تھے اور حملے کا بھی کوئی ڈر نہیں تھا۔ تو اس قانون کے مطابق اور امریکی آئین کا Article 1 Section 8 یہ کہتا ہے کہ آپ Congress کی اجازت کے بغیر جنگ شروع نہیں کر سکتے۔ تو نہ صرف یہ جنگ بین الاقوامی قوانین کے مطابق بلکہ امریکہ کے اپنے national law کے مطابق بھی غیر قانونی ہے۔

جناب، اب اس جنگ کا مقصد کیا ہے؟ اصل میں ہوا یہ ہے کہ اسرائیل نے امریکہ کو پھنسا دیا ہے۔ Basically یہ جنگ اسرائیل کی ہے۔ وہ Greater Israel بنانا چاہتے ہیں۔ چونکہ اسرائیل نے ایک طرح سے امریکہ کی پوری administration کو اور سیاست کو control کیا ہوا ہے تو انہوں نے امریکہ کو اس میں پھنسا دیا ہے۔ جناب، کل ہی یا کچھ دن پہلے ایک survey ہوا تھا اور اُس survey کے مطابق تقریباً ستر سے زیادہ فیصد، I think 73 percent American Population بھی اس جنگ کے خلاف ہے۔

(جاری-----T16)

T16-03March2026 Abdul Ghafoor/ED: Shakeel 2:10 PM

سینیٹر سید علی ظفر: (جاری---) جناب چیئرمین! کل ہی یا کچھ دن پہلے ایک survey ہوا ہے۔ اس survey کے مطابق تقریباً ستر فیصد سے زیادہ، I think 73% American population وہ بھی اس جنگ کے خلاف ہے۔ یہ جو ایک ماحول ہے، امریکہ بھی اس میں پھنس چکا ہے، ان کو نکلنا پڑے گا۔ ابھی announce کیا گیا ہے کہ شاید soldiers on the ground بھی ہوں گے۔ آپ کو یاد ہوگا امریکہ کی تاریخ میں کہ جب body bags آنا شروع ہوتے ہیں تو public opinion بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔ ابھی 73% ہے سو فیصد ان کی population تبدیل ہو جائے گی اگر خدانخواستہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم troops on the ground لے کر آئیں گے، تو پھر body bags بھی آئیں گے۔ میرا خیال ہے امریکہ بھی اس میں پھنس گیا ہے۔ اب اس situation میں game کیا ہے، اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے کیونکہ game کا تعلق ultimately پاکستان کے ساتھ بھی ہے۔

جناب والا! گیم یہ ہے کہ اسرائیل نے ایک فیصلہ کیا ہوا ہے اور ان کا mandate ہے کہ ہمیں Greater Israel چاہیے۔ Greater Israel کا مطلب ہے کہ نہ صرف فلسطین کی territory بلکہ شام کی territory لیبیا کی territory لبنان کی territory مصر کی territory یہ ساری territories وہ سمجھتے ہیں کہ ایک Greater Israel کا حصہ ہیں۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے شروع سے ہی ہر ممکن کوشش ہے۔ مجھے میرے والد صاحب بتاتے ہیں (ایس ایم ظفر) جب وہ 1962 میں United Nations گئے تھے، وہاں پر جب ایک اسرائیلی Ambassador کے کمرے میں گئے تو دیکھا کہ دو جھنڈے ہیں، اسرائیل کا اور پاکستان کا۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے اسرائیل کا جھنڈا لگایا سمجھ آ رہی ہے لیکن پاکستان کا جھنڈا کیوں لگایا؟ انہوں نے کہا کہ یہ وہ دو ملک ہیں جو اپنے religion کے نام پر بنے تھے۔ ایک اسلام کے نام پر پاکستان اور ایک Judaism کے نام پر اسرائیل۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ جو اسلام کے نام پر بنا ہے یہ کب ختم ہوگا۔ میں نے as a reminder یہ جھنڈا لگایا ہے کہ اس کو کب میں ختم کر سکتا ہوں۔

اسرائیل کا ایک greater plan ہے جس کا تعلق پاکستان کے ساتھ ہے۔ اب greater plan کے لیے اس وقت رکاوٹ تھی، Greater Israel plan and agenda اس میں ایک طاقت تھی جو روک کر کھڑی تھی اور روک کر کھڑی ہے۔ وہ ہے ہمارا ہمسایہ ایران۔ انہوں نے اس کو روکا ہوا تھا۔ اسرائیل کوشش کرتا رہا، چالیس سال ہو گئے لیکن وہ اس کو ہلا نہیں سکا۔ پہلے عراق کی جنگ چھیڑی وہاں شکست ہوئی۔ ایک چھوٹی سی جنگ پیچھے شروع کی اس میں جب missiles واپس آنا شروع ہوئے اور اسرائیل کا security dome تھا ختم ہونے لگا تو اس وقت انہوں نے ceasefire کر لیا۔ اب final game ہے، یہ end game ہے۔ اب آخری وار کر رہے ہیں اس آخری وار میں ان کا plan تھا اور ہے کہ ہم regime change کر دیں۔ ہم ایران کی حکومت کو گرا دیں گے اور ایک نئی حکومت جو ان کی پسند کی حکومت ہے وہ لے آئیں۔ یہ بہت واضح plan تھا اور ان کا خیال تھا کہ شاید تین یا چار دن میں کام مکمل ہو جائے گا۔ لیکن ان کی intelligence تھی انہوں نے assassinations بھی کر دیں، آ بھی گئے لیکن ان کو ایک چیز کا علم نہیں تھا یا اس کا علم تھا بھی تو سمجھ نہیں تھی۔ وہ کیا تھی کہ ایران میں ایک constitutional continuity process قائم ہے۔ ان کا ایک شخص جائے گا تو دوسرا آ جائے گا، دوسرا جائے گا تو چوتھا آ جائے گا اور بدستور ان کی حکومت قائم رہے گی۔ so change of regime plan ہے نظر نہیں آتا کہ اس میں کامیاب ہوں گے۔ لیکن ان کا aim ہے کہ پہلی step Greater Israel ایران اگر خدانخواستہ راستے سے ہٹ گیا، تو پھر کوئی بھی عرب ممالک نہیں بچیں گے۔

تیسری چیز اس plan کے ساتھ ہے، وہ ہمیں سمجھنی ہے، پاکستان کو سمجھنی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس خطے کے ممالک کو بھی یہ چیز سمجھنی ہے۔ Second plan, plan B, Greater Israel کے بعد Balkanization, Balkanization کیا ہوتی ہے؟ Balkanization کا لفظ آیا تھا جب Ottoman Empire تھی۔ جب Ottoman Empire کو divide کرنا تھا، مختلف ممالک میں توڑنا تھا تو ایک plan بنایا گیا کہ ہم balkanization کریں گے یعنی ایک ملک کے مختلف حصے بنائیں گے۔ Ultimate plan, Greater Israel کے بعد یہ ہے کہ ایک اسرائیل کی حکومت ایران میں آئے۔ افغانستان میں ہمیں پہلے ہی پتا ہے کہ ہندوستان، اس میں کوئی شک نہیں، ہندوستان اور اسرائیل کا ایک nexus بنا ہوا ہے کہ افغانستان کی سرزمین کو پاکستان کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ تیسری طرف انڈیا بھی بیٹھا ہے تو ultimate plan یہ ہے کہ پاکستان کی بھی balkanization کی جائے۔اسی لیے ضروری ہے کہ نہ صرف ہم humanitarian grounds پر نہ صرف قانون کے تحت، نہ صرف اصول کے تحت بلکہ اپنے ملک کی خاطر بھی اس جنگ میں پوری طرح کھڑے رہیں اور اپنی آواز اٹھاتے رہیں۔

جناب والا! اس point پر کہنا چاہوں گا کہ یہ جنگ صرف پاکستان کی بھی نہیں رہے گی کیونکہ باقی ممالک میں بھی وہاں پر instability آئے گی۔ دنیا کی economy معیشت اور مستقبل پورے خطے کا affect ہوگا۔اس لیے I call upon the countries of this region like China, like Russia, like Turkiye, even Indonesia to join hands and stop this war now. If we have to take action to stop the war, we should do it صرف کہہ دینا کہ ہم condemn کرتے ہیں اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح روکی جائے۔ ہم United Nations میں آوازیں raise کر رہے ہیں۔ وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن action اس سے زیادہ لینا پڑے گا۔ اب لوگوں کو اپنے پاس لا کر اس جنگ کو روکنے کے لیے کوئی concrete step بھی لیں۔ پاکستان ماشاءاللہ، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ایک بہت طاقتور قوم ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم اکیلی جنگ بھی نہیں لڑ سکتے۔ ہمیں ایک regional framework چاہیے۔

جناب چیئرمین! پچھلی بار کی speech میں جب افغانستان کی بات ہوئی تھی میں نے بات کی تھی شاید حکومت کو سمجھ نہیں آئی۔ میں نے کہا تھا کہ اس وقت ایک نیا دور ہے، نئی جدید دنیا ہے۔ اس جدید دنیا میں United Nations کی بھی اتنی اہمیت نہیں رہی، resolutions کی بھی وہ اہمیت نہیں رہی اور international laws کی بھی بدقسمتی سے اتنی اہمیت نہیں رہی۔ وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے

لیکن اس وقت ماحول might is right جنگل کا قانون ہے۔اس قانون میں آپ کو اپنی regional cooperation چاہیے۔ میں نے suggest کیا تھا اور میرے Leader of the Opposition نے بھی اس پر بات کی تھی کہ پاکستان کی حکومت کو چاہیے فی الفور ایک regional security framework بنائے اس regional framework میں یہ والے ممالک اور بھی ممالک جو اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں ان کو بٹھایا جائے۔اس میں یہ بھی agenda پہلا agenda تھا کہ افغانستان حملہ کر رہا ہے اس کو monitor کیا جائے۔افغانستان دہشت گردی کر رہا ہے اس کو monitor اور روکا جائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اب یہ بھی بہت اہم agenda بھی آ گیا ہے۔

میرا خیال ہے کہ میں Foreign Office کو suggest کروں گا، ابھی ہم سب کو کہا گیا ایک بھاشن دیا گیا ایک lesson دیا گیا کہ Foreign Ministry کا کام ہوتا ہے لوگوں اور قوم کا خیال رکھیں۔ Yes, بالکل، کام ہوتا ہے کہ پاکستان کا خیال رکھیں۔اس کے لیے میں کہتا ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم regional force بنائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ Pakistan regional force کا مطلب clear کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ظفر صاحب ابھی اور بھی ہیں۔جی۔

سینیٹر سید علی ظفر: Regional force کی میں بات کرنا چاہتا ہوں کوئی مسلح force یا army نہیں ہے۔ میں ایک security arrangement کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں ایک framework کی بات کرنا چاہتا ہوں۔جنابِ والا! ایک بہت اور آخری بات میں یہ کہوں گا کہ میں نے آپ سے پاکستان کے role پر بات کر لی، اس میں کوئی شک نہیں ہے ہم ہمیشہ امن چاہتے ہیں اور امن کی کوشش کرتے ہیں۔نہ ہم کسی کے ساتھ interfere کرتے ہیں اور نہ اپنے ساتھ کسی کا interference چاہتے ہیں۔ کوئی مداخلت نہ کرتے ہیں۔

(جاری۔۔۔T17)

T17-03March2026 Tariq/Ed: Waqas. 02:20 pm

سینیٹر سید علی ظفر۔۔۔(جاری) ہم ہمیشہ امن چاہتے ہیں اور امن کی ہی کوشش کرتے ہیں، نہ ہم کسی کے ساتھ interfere کرتے ہیں، نہ ہم اپنے ساتھ interference چاہتے ہیں، کوئی مداخلت نہ کرتے ہیں اور نہ کسی اور ملک کے ساتھ مداخلت کرنا چاہتے ہیں لیکن جب ہمارے خطے میں اس طرح کی بات ہو رہی ہو تو ہمیں پھر زیادہ proactive role ادا کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے suggest کیا تھا کہ

Parliamentary oversight کی جائے، ہم نے suggest کیا تھا کہ ہماری security agencies اور ہماری Foreign Ministry ہمیں in-camera briefing دے اور وہ ہم نے افغانستان کے لیے بات کی تھی۔ اب میرا خیال ہے کہ ضروری ہے کہ کل 11:30 بجے کے لیے جو meeting propose کی گئی ہے اس میں ضرور افغانستان کی بابت اور اس بابت بھی security agencies آ کر ہمیں brief کریں چاہے وہ in-camera ہو تاکہ ہمیں پتا چل سکے اور اس بابت ہم اپنی سیاسی جماعتوں کو آگاہ بھی کر سکیں۔ جناب چیئرمین! آخری بات یہ ہے کہ۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ آخری بات ہے؟ یہ پیچھے بیٹھے ایک رکن سینیٹر دلاور صاحب سے سب ملنے جا رہے ہیں، کیا وہ عمرہ ادا کرکے آئے ہیں؟ چار سے چھ لوگ تو ان کے پاس گئے ہیں۔ دلاور صاحب کیا آپ کو مبارک باد دے رہے ہیں؟ جو بھی رکن آتا ہے وہ پہلے آپ کو سلام کرنے کے لیے آتا ہے؟

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! آخری بات میں یہ کرنا چاہوں گا کہ ٹھیک ہے حکومت اور وزیر خارجہ صاحب (قائد ایوان) نے ابھی بتایا کہ ہم کافی کچھ کر رہے ہیں اور ہم proactive ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا جو کہ میں اپنے experience سے کہہ رہا ہوں کہ اگر عمران خان صاحب اس ملک کے وزیراعظم ہوتے تو شاید ہمیں یہ وقت ہی نہ دیکھنا پڑتا۔ یہ ساری چیزیں صرف اس لیے ہو رہی ہیں کہ ہماری حکومت proactive نہیں رہی۔ یہ چیزیں سب کو نظر آ رہی تھیں کہ یہ ہونے لگا ہے، میں نے سنا ہے کہ کسی Chinese historian نے کوئی چار سال پہلے لکھا تھا کہ امریکہ اور اسرائیل ultimately ایران سے جنگ کرے گا تو ہمیں پہلے سے ہی proactive ہونا چاہیے تھا اور اب جو ہم forums کی بات کر رہے ہیں یا یہ بات کر رہے ہیں کہ ہم جا کر کسی سے بات کریں تو یہ سب ہمیں پہلے کر لینا چاہیے تھا۔

ابھی Foreign Minister نے جو بات کی، انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں اور ہم نے سعودی عرب سے کہا ہے کہ اپنے bases استعمال نہ کرنے دیں تو میں آخری بات یہ کہنا چاہوں گا کہ جیسا کہ United Kingdom نے بھی کہا ہے کہ امریکہ کو اپنی Military bases استعمال نہیں کرنے دیں گے، مجھے امید ہے کہ جہاں جہاں امریکہ کی Military bases ہیں ان شاء اللہ وہ ممالک انہیں اب کم از کم ایران کے خلاف استعمال نہیں ہونے دیں گے، میری نظر میں وہ اپنی security کے لیے ضرور کرنے دیں لیکن کسی اور ملک کے خلاف ان کو استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ شکریہ۔ .Thank you very much

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان صاحب۔

Senator Dr. Afnan Ullah Khan

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! پچھلے کچھ دنوں میں جو واقعات ہوئے ہیں جس میں حضرت خامنہ آئی صاحب کی شہادت ہوئی ہے اور ایران پر بہت بڑا حملہ کرکے ایک جنگ شروع کی گئی ہے جس کی میں سخت الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ یہ ایک انتہائی افسوس ناک عمل ہے کہ اس طرح ایک sovereign country پر بغیر کسی جواز کے حملہ کیا گیا ہے، صرف حملہ نہیں کیا گیا بلکہ ان کے سپریم لیڈر کی شہادت ہوئی ہے جس کی وجہ سے جناب پوری خطے میں آگ لگ گئی ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس آگ نے ہمارے جو gulf کے بھائی اور دوست ممالک ہیں وہ اس آگ کا حصہ بن گئے ہیں اور یہ جنگ مسلسل پھیلتی جارہی ہے اور اس کے رکنے کا کوئی معاملہ نظر نہیں آرہا ہے۔

میں ایک بات ضرور بتانا چاہتا ہوں جیسا کہ Deputy Prime Minister صاحب نے کافی تفصیل سے بتایا کہ دیکھیں کہ پاکستان کا اس میں بہت positive role ضرور رہا ہے کہ ہم نے اس کی condemnation بھی کی ہے۔ یہ بات beyond any doubt اب ثابت ہو گئی ہے کہ پاکستان کی سرزمین پر کوئی foreign air-base موجود نہیں ہے، یہاں سے کسی اور ملک پر حملہ نہیں ہوا حالانکہ باقی ممالک کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ ہمارے ملک کے عوام by and large اس کی مذمت کر رہے ہیں اور اس کے خلاف ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جو ظلم ہے اس کو روکنا پڑے گا اور اسے رکنا چاہیے۔

بنیادی طور پر جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کے پیچھے جو سوچ موجود ہے اس کا نیتن یاہو صاحب اپنی ایک تقریر میں باقاعدہ ذکر کر چکے ہیں اور وہ یہ ہے کہ یہ لوگ greater Israel project بنانا چاہتے ہیں اور greater Israel project کے اندر مصر، ترکی، لبنان، شام، سعودی عرب، عراق اور کویت تک کے علاقے کو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ greater Israel بنے گا اور اس کے اندر یہ پورا علاقہ آئے گا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے اگر آپ اسرائیل کی فوج کے یونیفارم پر جو emblem لگے ہوئے ہیں انہیں دیکھیں تو اس پر وہ نقشہ نظر آتا ہے۔ انہوں نے اسے already بنانا شروع کر دیا ہے۔ اس سوچ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے پورے خطے میں بہت خوفناک قسم کی آگ لگائی جارہی ہے اور اس آگ کی وجہ سے بے گناہ لوگ قتل ہو رہے ہیں۔ شہر تباہ ہو رہے ہیں اور یہ آگ مسلسل پھیلتی جارہی ہے۔ ان کو جو سوچ ہے اس کا ذکر ہوا ہے کہ ایک phrase ہے Pax Judaica اس کا مطلب ہے peace Judaism وہ چاہتے یہ ہیں کہ جیسے برطانیہ battle of

Trafalgar کے بعد ایک super power بنا اور آج سے کوئی تین سو سال پہلے Pax Britannica ہوا اور اس کے بعد colonialism کا یہ سلسلہ چلتا رہا اور پھر second World War کے بعد Pax Americana ہوا جس میں امریکہ ایک super power بنا۔ ان میں سوچ یہ پائی جاتی ہے کہ یہ Pax Judaica کرنا چاہتے ہے جس کے تحت اسرائیل ایک دنیا کی super power بنے اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے یہ ان کا plan ہے اور یہ پوری دنیا کو آگ لگانا چاہتے ہیں۔

یہ لوگ نہ ہمارے دوست ہیں اور نہ ہی یہ امریکہ کے دوست ہیں، اس وقت اگر سب سے زیادہ نقصان پہنچایا جارہا ہے تو وہ امریکہ کو پہنچایا جارہا ہے اس لیے وہاں پر جو public opinion ہے جیسا کہ ابھی فرمایا گیا وہ بہت زیادہ اس کے خلاف ہے اور یہ جو سازش ہے جناب اس طرح کی سازشیں پہلی مرتبہ نہیں ہو رہیں۔ میں آپ کے سامنے حضرت علامہ اقبال صاحب کا ایک شعر پیش کر دیتا ہوں کہ "فرنگ کی رگ جاں پنجہ یہود میں ہے"۔ علامہ اقبال نے آج سے تقریباً سو سال پہلے یہ بات کی تھی کہ یہ ان کا ابھی کا نہیں بلکہ بہت پرانا plan ہے جس کے تحت انہوں نے پہلے فلسطین کی زمین پر قبضہ کرکے اسرائیل بنایا اور اس کے بعد اب یہ اسے مزید بڑھانا چاہتے ہیں اور greater Israel built کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے جو existing rule base order جو United Nations, or International Court of Justice یا دیگر انٹر نیشنل ادارے جو موجود ہیں انہیں بالکل تباہ و برباد کیا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین! United Nations ایک debating club بن کر رہ گیا ہے۔ آپ وہاں پر debate کر سکتے ہیں لیکن اس کی قرارداد کی کوئی حیثیت نہیں رہی ہے۔ جس طرح کے مظالم آپ کے سامنے غزہ میں ڈھائے گئے، جس طرح سے وہاں پر بچوں کا قتل عام کیا گیا، جس طرح سے لوگوں کے گھروں کو اڑایا گیا، وہاں پر Israeli occupation forces نے rape and torture کیا اور یہ پورا کا پورا documented ہے۔ اس کو کوئی deny نہیں کر سکتا ہے اور جو کچھ یہ وہاں پر کر رہے تھے کیونکہ اس کی ویڈیوز بھی موجود ہیں۔ اب یہ چاہتے ہیں کہ انہوں نے جو کام غزہ میں کیا وہ یہ پورے Islamic World میں کریں اور اس آگ میں کوئی نہیں بچے گا۔ اگر ہم نے اس آگ کو نہ روکا تو یہ ایک ایک کرکے ہر ایک ملک کو جلائیں گے، انہوں نے already آپ کے سامنے لیبیا کے ساتھ کیا ہے، انہوں نے شام کے ساتھ، لبنان کے ساتھ، فلسطین کے ساتھ جو کچھ کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور تاریخ کا حصہ ہے۔

(جاری T-18)

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: (جاری۔۔۔۔) Lebanonکے ساتھ، Palestineکے ساتھ جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ آپ کے سامنے تاریخ کا حصہ ہے یہ undeniableہے۔ اس کو ہم جو ہےdeny نہیں کر سکتے اور اس کام کو کرنے کے لیے آپ کے سامنے ہے کہ امریکہ کے اندر ایک بد نام زمانہ Jeffrey Epstein والا معاملہ سامنے لایا گیا ہے۔ جس کے through blackmailingکی پوری ایکcampaign چلائی جا رہی ہے اور اس کے throughجو files سامنے آئی ہیں۔ اس کے throughوہاں کی ساری قیادت کو black-mailکیا جا رہا ہے۔ اس کی جتنی documentationہے اس کے تین ملین کے قریب e-mailsہیں وہ سب کے سامنے آئی ہیں اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں، ان کے غیر انسانی عمل ہیں۔ ایسے فعل ہیں جوکچھ ان documentsمیں لکھا ہوا ہے کوئی تصور نہیں کر سکتا جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں۔ یہ ان کا planہے اس کو پورا کرنے کے لیے یہ چاہتے ہیں کہ دنیا کے اندر، اس خطے کے اندر آگ لگائیں اور ان کی خواہش یہ ہے کیونکہ یہ خود تو لڑ نہیں سکتے، یہ خود اس قابل نہیں ہیں، نہ یہ ایران کا مقابلہ کر سکتے ہیں، نہ ہی یہ کسی اور ملک کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہIslamic World کی ایک بہت بڑی جنگ ہو جائے Western Countriesکے ساتھ کیونکہ ان کے پاس افواج بھی ہیں، human resources بھی ہیں۔ان کو عورتوں اور بچوں کو مارنے کے علاوہ کچھ آتا ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین! یہ ان کی سوچ آپ کے سامنے ہےاب ہمیں اس کے اوپر کیا کرنا چاہیے، ہمارے کچھ immediate challengesہیں جس کے اوپر بڑے اچھے طریقے سے ڈپٹی پرائم منسٹر صاحب نے بھی سامنے رکھا ہے کہ دیکھیں ہمیں اپنے دوست ممالک کو اپنے ساتھ ملانا ہے۔ ہمیں بالکل ایران کا ساتھ دینا ہے، ایران حق پر ہے اس کا ہمیں ساتھ دینا چاہیے۔ ہم اخلاقی، diplomatic, moral ہر قسم کی support ان کو ہمیں دینی چاہیے۔ ہم نے پہلے بھی کی ہے اور اس کی مثال جو ہے وہ یہ ہے کہ ان کے پارلیمنٹ میں تشکر تشکر پاکستان کے نعرے لگے تھے، چھ مہینے پہلے جب وہاں پر جنگ ہوئی تھی۔ یہ معاملہ ہے اور اس کے اندر ہمیں اپنے مفادات کو بھی protectکرنا ہے، اپنی قوم کو بھی بچانا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان کے مفادات جو ہیں وہ سب سے زیادہ مقدم ہیں۔ ہمیں اپنا ملک بہت عزیز ہے اور ہم تمام لوگوں کو اپنے ملک کے مفاد کے حساب سے چلنا چاہیے

اور اس میں اماء کامفاد بھی اس کے اندر ضرور آتا ہے تو یہ اس کے اوپر میں بات کرنا چاہتا تھا۔ ہمیں ضرور اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ یہ جنگ کرانے کے لیے false flag operations کیے جائیں گے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جو سعودی عرب کے اندر Aramco facility کے اوپر حملہ ہوااور معلوم یہ ہوا کہ وہ حملہ Israel نے کیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان آپس میں لڑیں اور جنگ مزید پھیل جائے۔ یہ بھی ابھی کہا جارہا کہ یہ شاید ایک false flag operation اللہ نہ کرے مسجد اقصیٰ کے اوپر بھی کریں اور کسی اور کواس کا مورد الزام ٹھہرا دیں۔ یہ تمام معاملات جو ہیں وہ قوم کے سامنے میں رکھنا چاہتا ہوں اور حکومت ان شاءاللہ vigilant ہے، افواج پاکستان پوری طرح vigilant ہیں اور ان شاءاللہ جو تمام challenges جو ہمارے خطے میں آرہے ہیں اس کا ہم مقابلہ کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہت شکریہ۔ میری ایک دفعہ پھر تمام ممبران سے پارلیمانی لیڈرز کے علاوہ کہ تین سے پانچ منٹ سے زیادہ لمبی تقریر نہیں ہونی چاہیے کیونکہ Leader of the House نے بھی، وزیر خارجہ نے بھی اس پر مفصل بات کی ہے پھر اپوزیشن کی طرف سے سارے ممبران نے بات کی ہے اور مزید بات کرنی ہے اگر تین، پانچ منٹ سے زیادہ ہوتے ہیں تو مہربانی کر کے ان کا مائک بند کر دیا کریں۔ ایک منٹ اگر یہاں سے بات ہوئی، پیپلز پارٹی نے اتنی لمبی تقریر کی ہے، ہمارے لیے ساری پارٹیاں ایک ہیں۔ سینیٹر ہدایت اللہ صاحب، ان کے بعد پھر آپ کو موقع دوں گا۔

Senator Hidyatullah Khan

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جناب ڈپٹی چیئرمین! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو ہم عوامی نیشنل پارٹی اور ان کے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: قادر صاحب آپ بیٹھ جائیں، کوئی کام ہے یا walk out کے بہانے باہر جا رہے ہیں۔ آپ واپس آجائیں آپ کو موقع ملے گا۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: ایران پر امریکہ اور اسرائیل نے جو حملے کیے ہیں ان کی شدید مذمت کرتے ہیں اور اس میں خصوصی طور پر وہاں کے لیڈر اور ان کے ساتھی اور ان کے اہل خانہ نے شہادت حاصل کی ہے۔ آیت اللہ خامنہ ای صاحب نے اس کی ہم شدید الفاظ

میں مذمت بھی کرتے ہیں اور ان کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس قوم کو مزید تباہی سے بچائے۔

دوسری بات ہم حکومت سے یہ درخواست کریں گے کہ یہاں پر اگر کوئی جذبات میں آ کر agitation کرتا ہے، احتجاج کرتا ہے، پرامن احتجاج کرنا اس کا حق بنتا ہے۔ حکومت ان کے لیے سہولت مہیا کرے ایسا نہ ہو کہ ان کے اوپر گولی چلائے اور ان کے اوپر tear gas پھینک دے۔ میرے خیال میں یہ حکومت اس کو مانتی ہے، ساری پارٹیاں اس کے اوپر متفق ہیں کہ یہ عوام ہماری عوام ہے، ٹھیک ہے جذبات ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ اگر مائیک کے قریب ہو جائیں تو آپ کی بات سمجھ آ جائے گی۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: ایسے حالات میں جذبات ہوتے ہیں لیکن اس کے لیے چاہیے تو یہ کہ ان کے ساتھ نرمی کی جائے اور ان کے جذبات کا احترام کیا جائے۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان جو کشمکش جاری ہے اس کا پس منظر 50 برس سے بھی زیادہ پرانا ہے۔ ان حالات کو سمجھنے کے لیے تاریخ کے ان ابواب کو پڑھنا ضروری ہے جنہیں جان بوجھ کر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ ہم چار نسلوں سے چیخ چیخ کر اپنی ریاست کو سمجھانے کی کوشش کرتے رہے مگر ہماری آواز کو سنجیدگی سے نہیں لیا گیا۔ باچاخان بابا نے برملا کہا تھا کہ یہ روس اور افغان اور امریکہ کی جنگ ہے، یہ جہاد نہیں ہے یہ فساد ہے۔ ان کی آواز کو کسی نے سنجیدگی سے نہیں لیا اور باچا خان کے بعد ولی خان بابا نے تو یہ کہہ کر بتا دیا اور خبردار کیا کہ اگر آپ کسی کے گھر میں بارود بھیجیں گے تو وہ آپ کو گلدستے نہیں بھیجیں گے۔ ولی خان بابا کی ایک تقریر جو انہوں نے کی وہ ابھی تک ریکارڈ پر موجود ہے۔ اس وقت انہوں نے سوال کے جواب میں یہ کہا تھا کہ کہ مجھے یہ فکر نہیں ہے کہ آج افغانستان میں کیا ہو رہا ہے اور پاکستان کی طرف سے کیا ہو رہا ہے، مجھے یہ فکر ہے اور یقین بھی ہے کہ روس بھی چلا جائے گا، امریکہ بھی چلا جائے گا لیکن یہاں پر جو لوگ آپ نے چھوڑ دیے ہیں۔ جن کے ہاتھ میں اسلحہ دیا ہے اور ان کے پاس اسلحہ ہے، ان کی مجھے فکر ہے، 50 ,40 سال بعد کا مجھے غم ہے۔ آج ہم معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی کتنی دور کی سوچ تھی۔ آج وہی اسلحہ، وہی لوگ جنگ کے لیے تیار ہیں اور بغیر بندوق اٹھائے اس کا حل کسی کو بھی نظر نہیں آتا۔

ہمارے لیڈر اسفندیار ولی خان نے floor of the houseپر سب کو خبردار کیا تھا اور یہ بتایا تھا اور عرض کی تھی اور گزارش کی تھی کہ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے میرے بچوں کو آپ کلاشنکوف اور کارتوس نہ دیں۔ میرے بچوں کو قلم دے دیں اور میرے بچوں کو خودکش جیکٹ کی بجائے سکول کا بستہ دے دیں۔ اس وقت بھی ان کی بات کو کسی نے بھی سنجیدگی سے نہیں لیا تھا۔ آج بھی اگر ہم بات کرتے ہیں تو ہم یہی کہتے ہیں کہ یہ جو نفرت کی ہوا چلائی گئی ہے جس کے لیے لاکھوں خدائی خدمت گاروں نے جج میں تشدد کا فلسفہ ہاتھ میں لے کر بہت سی انہوں نے قربانیاں دی ہیں لیکن ہم اس کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے تو اپنا کام کردیا۔ مگر ہم نے ان کی نہیں سنی اور ہم تشدد کی طرف چلے گئے۔ یہ بات صرف ہمارے لیے نہیں ہے، ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی یہ کارآمد ہوگا کیونکہ تشدد سے ملک تباہ ہوتے ہیں، برباد ہوتے ہیں اور امن سے ملک میں ترقی ہوتی ہے اور خوشحالی ہوتی ہے۔ پاکستان کو اگر ہم نے خوشحال بنانا ہے اور آگے لے کر جانا ہے۔

(جاری----T19)

T19-03Mar2026 FAZAL/ED: Shakeel 02:40 pm

سینیٹر ہدایت اللہ خان: (جاری ہے----) پاکستان کو اگر ہم نے خوشحال بنانا ہے اور آگے لے کے جانا ہے، تو میرے خیال میں اس کے لیے امن بہت ضروری ہے اور تشدد سے ہمیں اجتناب کرنا ہوگا۔ بہت بہت شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، سینیٹر جام سیف اللہ صاحب۔

Senator Jam Saifullah Khan

سینیٹر جام سیف اللہ خان: چیئرمین صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ کچھ دن پہلے جب ہم لوگوں نے یہ مناظر دیکھے کہ اسرائیل اور امریکہ نے ایران پر حملہ کیا ہے اور اس کے اگلے دن پتا چلا کہ اس میں ایک سکول پر attack کیا ہے جو بچیوں کا اسکول تھا اور وہاں تقریباً کوئی 100 سے زیادہ بچیاں اس میں شہید ہوئی ہیں۔ تو یہ بڑے ایک دل خراش مناظر تھے۔ پھر اسی وقت پتا چلا کہ جو ایران کے سپریم لیڈر ہیں، خامنہ ای صاحب، تو ان کو بھی شہید کر دیا گیا ہے۔ مجھے پہلے تو بہت دکھ ہوا، مجھے پہلے تو بہت ہی افسوس

ہوا، لیکن اسی کے کچھ عرصے کے بعد میں نے ان کی ایک دوسری، کوئی پرانی جو مرنے سے پہلے انہوں نے کچھ تقریر کی تھی یا انہوں نے جو اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا، اس میں انہوں نے کہا ہے کہ میں 86 برس کا ہوں۔ میں نے جو لوگوں کو کہنا تھا وہ بھی کہہ دیا ہے، جو میں نے کرنا تھا وہ بھی کر دیا ہے اور ابھی صرف میرے پاس ایک ہی چیز باقی ہے، وہ ہے خودداری۔ یہ خودداری مجھے آپ لوگوں نے دی ہے اور انہوں نے ایک قسم سے ایک اشارہ کر دیا تھا کہ وہ شہادت کے لیے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے جب وہ سنا تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی دل رکھنے والا آدمی ہو اس کا دل پسیج جاتا ہے۔ مجھے اس شخص پر رشک آنا شروع ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو شہادت کا رتبہ دیا ہے اور شہید جیسے آپ کو پتا ہے کہ شہید مرتے نہیں ہیں۔ شہید ہمیشہ کے لیے زندہ رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں انہوں نے خودداری کی ایک ایسی مثال قائم کی ہے کہ اس میں چاہے اہل تشیع ہوں، چاہے ہم لوگ سنی ہوں، وہ ان کی قربانی کو آخری وقت تک یاد رکھیں گے اور میں سمجھتا ہوں اس نے اپنے ملک کے لیے، اسلامی امہ کے لیے اور اپنے ملک کی unity کو برقرار رکھنے کے لیے بہت بڑا کام کیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہی جو ان کی شہادت کا رتبہ ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ جو بھی دشمن ہیں ان کے عزائم کو اس میں ناکام کرے گا اور اس میں یہ لوگ ناکام ہوں گے۔

جناب چیئرمین! افنان صاحب اور ہمارے ادہر سے کافی دوستوں نے اس پہ تفصیلاً بات کی ہے، اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ تقریباً کوئی 30، 40 سالوں سے جو یہودی لابی ہےان کا ایک منصوبہ ہے کہ کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کو divide کریں اور اس ملک پر قبضہ کریں اور وہ گریٹر اسرائیل بنانا چاہتے ہیں۔ آگے چل کر ہمیں اس میں کافی challenges آئیں گے۔ یہ نئے گروپس وغیرہ بن رہے ہیں۔ اس میں آنکھیں اور کان کھول کر ہمیں اپنی policies بنانی ہوں گی۔ ہماری اس خطے میں افغانستان کے ساتھ جو ہے جنگ چل رہی ہے۔ ایران میں آپ کو پتا ہے کیا ہو رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مجھے ایک چیز سے اپنے آپ کو تسلی بھی ملتی ہے کہ اس وقت جو بھی قیادت ہے، چاہے سول یا چاہے ہماری Establishment ہے، وہ بڑے clear ہیں، ان کی جو بھی policies ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو بھی appreciate کرنا چاہیے کہ انہوں نے بھی اس خطے میں جنگ کو روکنے کے لیے جو positive کردار ادا کیا ہے اور Establishment نے بھی خاص طور پر افغانستان میں کافی عرصے سے جو problems تھے، میں سمجھتا ہوں کہ افغانستان میں جو ہو رہا ہے کاش 15 سال پہلے یہ پالیسی بناتے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ اس

وقت جو ایک تھوڑی سی clarityہے، وہ confusion جو ختم کی ہوئی ہے، unfortunately ابھی بھی ہمارے کچھ دوست خاص طور پر ہماری خیبر پختونخوا میں وہ confusion پیدا کرتے ہیں کہ آپ ان سے باتیں کریں اور آپ ان کے ساتھ مذاکرات کریں۔ یہ ہماری جنگ نہیں ہے اور اس میں میں سمجھتا ہوں کہ Establishment میں اور باقی سب لوگوں میں ایک clarity ہے اور جب سے ہم لوگوں نے actionsاٹھائے ہیں، آپ سارے statistics دیکھیں، اس میں کافی دہشت گردی کم ہوئی ہے۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر ساری جو political partiesہیں، ان ساروں کو پاکستان کی خاطر، ملک کی خاطر اکٹھا ہونا پڑے گا، اکٹھا ہونا چاہیے اور اگر ہم اکٹھے ہوں گے تو ان شاء اللہ ہم اس چیز کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔آپ کو پتا ہے کہ بس یہی کوشش کروں اور یہی اپیل سب لوگوں سے کروں گا کہ ہمارے بیچ میں جو تفرقات ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں، ان کو ہم ناکام بنائیں اور آپس میں unity ہو۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی شکریہ، جام سیف اللہ صاحب۔ میرے خیال میں لیڈر آف دی ہاؤس نے اور وزیر خارجہ نے اس پر بڑی مفصل بریفنگ دی جس کا ہمیں شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے اور کل ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن جناب علامہ صاحب نے بھی اس پر open speech کی۔ سارے ممبران کو time بھی ملے گا اور اس حوالے سے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہماری تجاویز یکجہتی ، اتحاد، مثبت اور تعمیری ہوں۔ یقیناً ہاؤس آف فیڈریشن اور قومی اسمبلی سے جب اس طرح پیغام جائے گا تو یہ پاکستان کے لیے اور امت مسلمہ کے لیے بین الاقوامی سطح پر بہت ہی اچھا پیغام جائے گا۔ جی، سینیٹر مولانا عطاء الرحمان صاحب۔

سینیٹر عطاء الرحمٰن: بڑی مہربانی، جناب بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میٹھی میٹھی تجاویز دے دو۔ میٹھی میٹھی اور ٹھنڈی گلے کرو۔

Senator Atta-ur-Rehman

سینیٹر عطاء الرحمٰن: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔جنگ کے میدان میں میٹھی باتیں نہیں ہوتیں۔ بہرحال

میں آج زد پہ ہوں اگر تو خوش گماں نہ ہو

چراغ سب کے بجھیں گے ہوا کسی کی نہیں

میں عرض گزار ہوں کہ یقیناً اس وقت ایران میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جس طرح سے اس خطے کے امن کو تہہ و بالا کیا گیا ہے۔ ایران کے ساتھ ہماری سرحدیں بھی ملتی ہیں اور ہمارا بہت پرانا ایک دعویٰ بھی ہے کہ قوموں کے درمیان لڑائی، ملکوں کے درمیان لڑائی کسی base پر لڑی جاتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت امریکہ صرف مسلم دشمنی کی base پر دیگر ممالک کو تہہ و تیغ کرنے کے بعد آج ایران پر حملہ آور ہے۔ ہم اس خطے سے وابستہ ہیں، اس جگہ سے وابستہ ہیں کہ ہمارے اس خطے میں اگر ہم چاہتے ہیں کہ یہ خطہ پرامن رہے تو پھر ہمیں اپنی خارجہ پالیسی پر غور کرنا ہو گا۔ ہمیں اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات پر غور کرنا ہو گا۔ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں اور جماعتی طور پر بھی یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں افغانستان میں موجود مختلف گروہوں سے شکایات تھیں، ہیں اور شاید مستقبل میں بھی رہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس وقت جو صورت حال ہماری ہے ہم انڈیا کے ساتھ برسرپیکار ہیں، ہم افغانستان کے ساتھ حالات خراب کر چکے ہیں، چائنا کا اعتماد ہم کھو چکے ہیں اور چائنا کسی بھی صورت ہم پر اعتماد کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ایران کی صورت حال یہ ہے۔ اب آپ بتائیں کہ اس خطے میں ہم نے survival کیسے کرنا ہے؟ ہمارے پرائم منسٹر صاحب اور حکومت ٹرمپ صاحب کو نوبل انعام کی سفارش کر رہی ہے کہ اس کو امن کا نوبل انعام دیا جائے۔ تو یہ ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ ہماری سمجھ سے یہ چیزیں بالاتر ہیں۔ (جاری ہے۔۔۔۔T20)

T20-3March2026 Naeem Bhatti/ED; Waqas 2:50 pm

سینیٹر عطاء الرحمان: (جاری۔۔۔) ہم کس طرف جا رہے ہیں، ہماری سمجھ سے یہ چیزیں بالاتر ہیں کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں، ہم کس طرف جانا چاہتے ہیں، ایک طرف اپنے خطے میں ہمارے کسی ملک کے ساتھ تعلقات صحیح نہیں ہیں، بین الاقوامی سطح پر ہم امریکی صدر ٹرمپ کو نوبل انعام کے لیے نامزد کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ یہ دوغلی پالیسیاں ملکوں کو تباہ کرتی ہیں، یہ قوموں کو تباہ کرتی ہیں، یہ خطے میں ہمارے لیے شرمندگی کا باعث بن رہی ہیں۔ آج بظاہر ٹھیک ہے کہ ہم ایران کے ساتھ یکجہتی کر رہے ہیں لیکن ہمارا رویہ کیا ہے؟ ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ ہمیں یہاں

دلاسہ تو دے دیا جاتا ہے کہ ہم بالکل ایران کے ساتھ ہیں لیکن overallہمارے خطے میں تعلقات کیسے ہیں، ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ دنیا کے حالات تبدیل ہو رہے ہیں اور ہم اس کے باوجود نوبل انعام کے لیے ٹرمپ صاحب کی سفارش کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ نوبل انعام کے لیے کس کی سفارش کریں گے؟

سینیٹر عطاء الرحمان: جناب والا! میری سفارش کرنے یا نہ کرنے سے کچھ نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں، آپ بھی معزز سینیٹر ہیں، آپ بھی تجویز دے سکتے ہیں۔

سینیٹر عطاء الرحمان: حکومت کو چاہیے کہ وہ اس طرح کے فیصلے کرنے سے پہلے اپنی قوم، اپنی پارلیمنٹ کو اعتماد میں لے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: قائد ایوان نے کہا ہے کہ کل گیارہ، ساڑھے گیارہ بجے اس حوالے سے کوئی مشاورت ہو گی۔

سینیٹر عطاء الرحمان: وہ کل ہو گی اور آج ہم کیا کر چکے ہیں۔ ہم تو بات کر رہے ہیں کہ آپ لوگ تو already سفارش کر چکے ہیں کہ امن کا نوبل انعام ٹرمپ کو دیا جائے جس کے ہاتھ مسلمانون کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ اس کی اسرائیل کے ساتھ ہمدردیاں ہیں، وہ مسلم دشمنی پر اتر چکا ہے اور ہمارے خطے کے حالات کس طرف جا رہے ہیں، ہم کس طرح اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات بنا رہے ہیں؟ ان تمام چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے، ہمیں دور اندیشی والا معاملہ کرنا چاہیے اور مستقبل میں اگر اس قوم، اس ملک اور اس پارلیمنٹ کو بچانا ہے تو پھر ہمیں اس حوالے سے صحیح فیصلے کرنے ہوں گے۔ کل اجلاس بلائیں یا پرسوں بلائیں لیکن یہ پہلے ہونا چاہیے تھا جب آپ نے امریکی صدر کو امن نوبل انعام کے لیے نامزد کیا تو کس سے مشورہ کیا تھا اور کیوں کیا تھا؟ کیا آپ کو اس کی دشمنی کا اس وقت علم نہیں تھا، اگر نہیں تھا اور آپ کر رہے تھے تو پھر اب بھگتیں کہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ ہم خطے میں جدا ہو رہے ہیں، ہماری حیثیت کیا رہ جائے گی، ہم کس طرح survive کریں گے؟ چین ہم پر اعتماد نہیں کر رہا اور اسی طرح تمام ممالک ہم سے بے زار ہو چکے ہیں، یہ کون سی policy ہے؟ اگر یہی policy رہی تو پھر شاید ہم اس ملک کے لیے کچھ نہیں کر پائیں گے۔ لہٰذا میں دست بستہ گزارش کروں گا کہ حکومت اس پر توجہ دے کہ ہم خطے میں حالات کس طرف لے کر جانا چاہتے ہیں۔ آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ موجودہ حالات میں اگر ہم نے ٹرمپ کی حمایت نہ کی یا اسے نوبل انعام کے لیے نامزد نہ کیا تو پھر شاید ہمارا مستقبل امریکہ کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔ ہمارا مستقبل امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ وابستہ نہیں ہے، ہمارا مستقبل اپنے ہمسایہ ممالک سے وابستہ ہے اور

اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ ہمارا رویہ کیا ہے؟ اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ طریقہ کار کیا ہے؟ اگر ہم نے اس علاقے میں ترقی کرنی ہے، ہم نے معروضی حالات کی وجہ سے ایران کی حمایت تو کر دی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم آج بھی ٹرمپ کے ساتھ اپنے تعلقات استوار رکھنا چاہتے ہیں۔ میری رائے ہے کہ اس پر پھر سے پارلیمنٹ کا ایک مشترکہ اجلاس بلایا جائے اور اس رائے کو پوری قوم کے سامنے رکھا جائے کہ ان حالات میں پاکستان کو کس طرف جانا چاہیے اور کس طرف نہیں جانا چاہیے۔ میری یہ گزارشات ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمت چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وآخر دعوانا اِن الحمد للہ رب العالمین۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ مولانا عطاء الرحمان جس گھرانے اور جس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جو پوری دنیا میں ہے، میں نے اس حوالے سے کہا کہ بحیثیت پارلیمانی لیڈر آپ بھی نوبل انعام کے لیے کوئی نام تجویز کر سکتے ہیں۔ آپ اس کے لیے عون عباس بپی کا نام بھی تجویز کر سکتے ہیں۔ سینیٹر بلال مندوخیل صاحب۔

Senator Bilal Ahmed Khan

سینیٹر بلال احمد خان: شکریہ، جناب چیئرمین! پچھلے دو، تین دنوں سے ہمارے ہمسایہ ممالک میں جو کچھ ہو رہا ہے یا جو کچھ ہوا، جو حالات ہوئے، ان حالات سے پیدا ہونے والی situation, اس میں جو اموات ہوئیں، جو شہادتیں ہوئی ہیں، میں سب سے پہلے اس پر دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں اور ان کی مغفرت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جناب والا! پوری دنیا کو اس وقت معلوم ہے کہ اس وقت ہمارا خطہ آگ کے ایک بہت بڑے گولے پر موجود ہے جس کی چھوٹی سی چنگاری، ہم نے پچھلے دو، تین دنوں میں دیکھی ہے۔ اس پر امریکی صدر ٹرمپ کہتا ہے کہ ہم نے آپ کو صرف یہ ایک جھلک دکھائی ہے، اگر ایران مزید حملے کرے گے، اگر ایران تجاوز کرے گا تو ہم اس سے بھی سخت اور زیادہ حملے کریں گے اور اسے عبرت کا نشان بھی بنائیں گے۔ جناب والا! ٹرمپ کے یہ الفاظ شاید اس کے منہ سے نکل رہے ہیں لیکن صاف ظاہر ہے کہ یہ خیالات نیتن یاہو کے ہیں جو آج کے نہیں ہیں، اگر آپ نیتن یاہو کے پرانے interviews دیکھیں جب سے وہ اسرائیل کا لیڈر بنا، اُس وقت سے لے کر آج تک اس کے ذہن اور زبان پر صرف اور صرف جنگ کی باتیں ہیں، اس کی زبان پر صرف اور صرف greater Israel کی باتیں ہیں اور greater Israel ایسے ہی نہیں بن جائے گا، greater Israel بنانے کے لیے اسے بہت سارے ممالک سے لڑنا پڑے گا، greater Israel بنانے کے لیے اسے بہت سارے لوگوں کو خون بہانا پڑے گا۔ اگر نیتن یاہو کا یہی plan ہے جو اس

کے ذہن میں ہے، لازمی نہیں کہ یہ plan مکمل ہو۔ اللہ تعالیٰ کا اپنا بھی ایک نظام ہے، اللہ تعالیٰ کا نظام، انسانوں کے نظام، انسانوں کے ذہن اور سوچ سے زیادہ طاقتور اور مختلف ہے لیکن اگر ہم دنیاوی طور پر دیکھیں کہ نیتن یاہو، امریکہ اور ان کے allies اس خطے کے ساتھ کیا کرنا چاہ رہے ہیں، ہمیں اس بارے میں سوچنا چاہیے۔ ہمیں بحیثیت ملک اور قوم یہ سوچنا چاہیے کہ ان کی اس حرکت اور کارروائی سے پاکستان پر کیا اثرات ہوں گے، پاکستان پر پڑنے والے اثرات، پاکستان کے دیگر ہمسایہ ممالک کے ساتھ کیا اثرات ہوں گے اور اس کے اندرونی طور پر کیا اثرات ہوں گے؟ ہمیں ان صورتوں کو مدنظر رکھ کر اپنی policy, اپنے آنے والے وقت اور اپنے آنے والے دور کو دیکھنا چاہیے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے وزیر خارجہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ باتیں بتائیں اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ کل وزیراعظم صاحب نے دونوں ایوانوں کے Leader of the Opposition, Leader of the House and all Parliamentary Leaders کو invite کیا ہے، میں کہتا ہوں کہ صرف انہیں ہی کیوں invite کیا گیا، کیا یہ باقی سینیٹرز یا قومی اسمبلی میں بیٹھے ہوئے stakeholders ہیں، کیا یہ اس قوم کے نمائندے نہیں ہیں؟ (جاری-----T/21)

T21-03Mar2026 RW/Ed: Iram 3:00 pm

سینیٹر بلال احمد خان: (جاری) میں تو یہ کہتا ہوں کہ صرف انہیں ہی کیوں invite کیا ہے، کیا ہمارے جو باقی سینیٹرز ہیں یا ہمارے باقی جو اسمبلی میں بیٹھے ہوئے stakeholders ہیں، کیا یہ اس قوم کے نمائندے نہیں ہیں؟ کیا وہ اپنے لوگوں کو جوابدہ نہیں ہیں؟ کیا ہم اس ملک میں رہنے والے اپنے لوگوں کے تحفظ کے لیے یا ان کے مستقبل کے بارے میں کوئی بات سننے یا اس کو share کرنے کے حقدار نہیں ہیں؟ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ہمیں بھی اس میٹنگ میں تمام stakeholders کو اسمبلی میں بلا کر جیسے کل joint session ہوا تھا، اس طرح in camera session قومی اسمبلی اور سینیٹ کے تمام اراکین invite کرکے ہمیں open بتایا جائے کہ ہمارے ملک کی پالیسی کیا ہے اور ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ ہمارے ملک میں رہنے والے پچیس کروڑ عوام کی حفاظت سب سے پہلے ہماری ذمہ داری ہے۔ اس کے بعد ہم اپنے ہمسایہ ملکوں کی طرف دیکھیں گے۔ اس کے بعد ہم اپنے ہمسایہ ملکوں میں ہونے والے حالات پر نظر دوڑائیں گے اور ان حالات کو دیکھ کر ہم اپنے پچیس کروڑ عوام کی حفاظت، مستقبل اور بہتر زندگی کے لیے فیصلے کریں گے۔ ان فیصلوں میں ہم سب کو شامل ہونا چاہیے۔ ان فیصلوں پر کل خدانخواستہ ہمارے اندر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ اس کی ایک مثال میں یہ دے سکتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، بلال صاحب۔

سینیٹر بلال احمد خان: جناب! مجھے بات کرنے دیں۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ مجھے بتائیں اگر اس ہال میں کسی اور نے بات کرنی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اگر آپ مجھے ویسے ہی بٹھانا چاہتے ہیں تو اور بات ہے۔ دو منٹ کے لیے مجھے سن لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ دیکھ لیں، سب کے مائیک کی light on ہے۔

سینیٹر بلال احمد خان: مجھے صرف دو منٹ کے لیے سن لیں۔ ہمارے وزیر خارجہ صاحب نے ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ بات کی کہ ہم سعودی عرب کے ساتھ معاہدے کر چکے ہیں۔ کل خدانخواستہ، اگر سعودی عرب ایران کے ساتھ الجھ جاتا ہے اور وہاں جنگ چھڑ جاتی ہے تو پھر ہم کس جگہ اور کس کے ساتھ کھڑے ہوں گے؟ کیا ہم اپنے ہمسایے ایران کے ساتھ کھڑے ہوں گے یا ہم سعودی عرب کے ساتھ اس معاہدے کے تحت کھڑے ہوں گے؟ اگر ہم ایران کے ساتھ کھڑے ہوں گے تو سعودی عرب ہمارے ساتھ کیا کرے گا؟ سعودی عرب کے پیچھے کھڑا امریکہ، سعودی عرب کے پیچھے اسرائیل ہمارے ساتھ کیا کرے گا؟ اگر ہم سعودی عرب کے ساتھ کھڑے ہوں گے تو ہم اپنے ہمسایے کے ساتھ کیا کریں گے؟ ہمارے ہمسایے پر آئے حالات کی وجہ سے especially سب سے زیادہ نقصان میرے صوبے بلوچستان کو پہنچے گا۔ ایران میرے صوبے بلوچستان کے border کے ساتھ touch ہے۔ اس سے پیدا ہونے والے حالات، جسے آپ بھی بہتر سمجھتے ہیں، آپ کا تعلق بھی بلوچستان سے ہے، اس سے پیدا ہونے والے حالات ہمارے صوبے کے لیے کیا ہوں گے، بلوچستان میں اس وقت جو شورش چل رہی ہے، اس کو کیا تقویت ملے گی؟ کیا ہم اس بارے میں سوچیں گے؟ اس سے ہونے والے خدانخواستہ، نقصانات کیا ہوں گے، کیا ہم اس پر بات کریں گے؟ اس کو ہم نے کس طرح روکنا ہے، کیا اس پر ہم بات کریں گے؟

اس کے ساتھ ہمارے ہمسایے میں دوسری طرف، مغربی سرحد پر ہمارا افغانستان میں موجود ان گروپوں کے ساتھ، میں افغانستان کی بات نہیں کر رہا جس طرح پہلے بات ہو چکی ہے، میں افغانستان کی بات نہیں کرتا، افغانستان میں موجود ان گروپوں کے ساتھ ہماری جو چپقلش چل رہی ہے، وہاں سے ہمیں reaction ملے گا؟ وہاں انڈیا اپنی proxies کو کیسے استعمال کرے گا، ہم اس border کو کیسے control کریں گے، کیا اس پر بات ہوگی؟ کیا اس پر کچھ سوچا جائے گا؟ کیا وہ plan ہمیں بتایا جائے گا کہ خدانخواستہ، اگر یہ حالات ہوتے ہیں تو ہم بحیثیت

ملک، دو الگ الگ borders پر کس کس کے ساتھ اور کس حیثیت میں لڑیں گے؟ خدانخواستہ، کس نوعیت کی جنگ ہو گی؟ اس کے اثرات میرے ملک کے شہریوں پر کیا ہوں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ یہ ساری تجاویز اپنے پارلیمانی لیڈرز کو دے دیں۔ کل وہ اجلاس میں رکھیں گے۔ باقی اراکین نے بھی بات کرنی ہے۔ آپ کا شکریہ۔

سینیٹر بلال احمد خان: میں یہی بات کہنا چاہ رہا ہوں، اگر میری تجاویز آپ سن لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کی اچھی تجاویز ہیں۔

سینیٹر بلال احمد خان: اگر میری تجاویز آپ سن لیں گے تو میری تجاویز ریکارڈ پر آ جائیں گی۔ میں اپنے پارلیمانی لیڈر کو تو یہ بات کہہ چکا ہوں اور آئندہ بھی کہہ دوں گا لیکن میری یہ بات ریکارڈ پر ہونی چاہیے تاکہ کل آنے والے وقت میں میری جو تجویز یا demand ہے کہ تمام parliamentarians کو بٹھا کر اس پر بات کی جائے، اس کو open debate کے طور پر لیا جائے کیونکہ یہ ملک کا مسئلہ ہے، یہ کسی ایک ادارے کا، صرف پارلیمنٹ کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ کسی ایک ادارے کا مسئلہ نہیں ہے، یہ کسی کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے، یہ پچیس کروڑ عوام کا ذاتی مسئلہ ہے۔ پچیس کروڑ عوام کے نمائندے ہم ہیں۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ قومی اسمبلی میں ان کے نمائندے بیٹھے ہیں۔ ہم نے مل کر اس ملک کو آگے لے کر چلنا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ time کا خیال رکھیں۔

سینیٹر بلال احمد خان: یہی صاحب، پلیز، آپ پہلے بھی میرے ساتھ اسی طرح کر چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ conclude کریں۔ نماز کا بھی time ہے، روزہ بھی ہے۔ آپ کی ساری باتیں ریکارڈ پر بھی آ گئی ہیں اور آپ کے خیالات اور جذبات سے قوم آگاہ بھی ہے۔

سینیٹر بلال احمد خان: آپ کا بہت شکریہ کہ آپ قوم کی ترجمانی بہت اچھے انداز سے کر سکتے ہیں کیونکہ آپ ہر بولنے والے سینیٹر کی بات کے بیچ میں بات کر دیتے ہیں۔ مجھے بہت عجیب لگتا ہے۔ آپ ہر سینیٹر کی speech میں بات کر دیتے ہیں۔ جو سینیٹر کھڑے ہو کر speech کرتا ہے، kindly اسے اپنی speech complete کرنے دیا کریں۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی ہے تو آپ سینیٹر سے الگ طور بھی وہ بات کر سکتے ہیں۔ اس فلور پر کھڑے ہو کر کم از کم آپ سینیٹرز کو جس انداز سے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میری گزارش یہ ہے کہ یہ میری چوتھی request ہے کہ تین سے پانچ منٹ بات کریں۔ اگر آپ پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے بھی بات کریں گے تو وہ بھی اتنی لمبی نہیں ہوگی۔ بلال صاحب! آپ اپنی بات کو conclude کریں۔

سینیٹر بلال احمد خان: چیئرمین صاحب! میں آپ سے اس لہجے میں بات نہیں کرنا چاہتا جس انداز میں آپ بات کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ رولز کی خود violation کر رہے ہیں۔ پانچ منٹ آپ کا time تھا، آپ گھڑی کو دیکھیں دس منٹ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر بلال احمد خان: اگر پانچ منٹ کی باتوں سے اس ملک نے چلنا ہے تو پھر آپ ہماری seriousness کا اندازہ لگالیں۔ کیا ہم پانچ منٹ بات کرکے اپنے ملک کو چلائیں گے؟ کیا ہم اتنے غیر ذمہ دار ہو جائیں گے؟ کیا ہم اتنے لاتعلق ہو جائیں گے کہ صرف پانچ منٹ بات پر اکتفا کریں گے؟ اگر پانچ منٹ بات کرنے سے یہ ملک چلے گا تو پھر تو ٹھیک ہے، ہم پانچ پانچ منٹ بات کرکے اس ملک کو چلالیں گے۔ اگر ہم نے پانچ منٹ کی limitation میں رہنا ہے تو پھر اس ملک کا کیا مستقبل ہوگا اور کیا حال ہوگا، اس پر تو پھر میں مزید کچھ کہنے سے قاصر ہوں۔ آپ کو بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے time دیا اور آپ نے مجھے سنا۔ میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں جس لہجے میں، میں نے آپ سے بات کی۔ میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چلیں، شکریہ۔ سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: پہلے وہ اڈیالہ جا رہے ہیں تو ان کو موقع دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مختصر بات کریں۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: جناب چیئرمین! ابھی بلال صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے، میں حمایت کرتا ہوں کہ یہ اجلاس جو کل بلایا گیا ہے، وہ یہیں پر بلالیں۔ یہاں پر آکر ہم سب کو in camera brief کیا جائے تاکہ سب دوست اس سے مطمئن ہو سکیں۔ میں ان کی حمایت کرتا ہوں اور ہم چاہتے ہیں کہ اسی کے مطابق ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: عون عباس بھائی کی تقریر سے پہلے میری گزارش ہے کہ جتنی تجاویز بھی ہیں، چاہے بلال مندوخیل صاحب کی ہوں یا تمام معزز اراکین کی ہوں، وہ سب ریکارڈ پر آجاتی ہیں۔ ہمیں جو لسٹ ملی ہے، یہ تمام پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز کے مشورے سے ملی ہے۔ انہی کی ہدایات اور سینیٹ کے رولز کے مطابق ہمیں بات کرنی چاہیے۔ ہمارے لیے یہاں پر کوئی خاص اور عام نہیں ہے۔ بلال صاحب! ویسے بھی بہت اچھی باتیں کرتے ہیں، پڑھے لکھے ہیں، مگر کبھی کبھی وقت کی کمی کی وجہ سے، روزے کی وجہ سے، حالات کی وجہ سے پھر ہمیں آپ جیسے دانشور کو بھی سمجھانا پڑتا ہے۔ جو بھی تجاویز ہیں، حکومت کی طرف سے اگر کوئی سن رہا ہے یا بیٹھا ہوا ہے، ان پر ہمدردانہ غور بھی کرنا چاہیے اور معزز اراکین کی تجاویز پر practical اور mature بات بھی ہونی چاہیے۔ اس floor اور Chair سے حکومت کو ہدایات دی جاتی ہیں کہ تمام اراکین کی تجاویز کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ پارلیمانی لیڈرز اور تمام اراکین کا ایک اجلاس بلایا جائے خاص طور پر ہاؤس آف فیڈریشن، سینیٹ آف پاکستان کا تو اس سے مزید بہتری آئے گی۔ جی سینیٹر عون عباس صاحب۔

<u>Senator Aon Abbas</u>

سینیٹر عون عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سواتی صاحب! سب سے پہلے آپ کا شکریہ، آپ نے مجھے اپنی باری دی۔ بلال صاحب! آپ سے معذرت۔ Actually روزے کی وجہ سے میں نے آپ کو جلدی کرنے کا کہا، معافی چاہتا ہوں۔ چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ، آپ نے دوبارہ مجھے وقت دیا۔ میرے مقدر check کریں، جس دن میری تقریر ہوتی ہے، اس دن آپ اور میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں مذمت کروں گا اور افسوس کروں گا ان شہدا کے لیے، خاص طور پر آیت اللہ خامنہ ای صاحب کے لیے جو پرسوں ایران میں شہادت پاگئے۔ ان ڈیڑھ سو بچیوں کے لیے جو مناب کے اسکول میں سبق حاصل کررہی تھیں، جن کو ناحق طور پر

اسرائیلی اور امریکی میزائل نے نشانہ بنا کر شہید کیا۔ ان ساڑھے پانچ سو ایرانیوں کے لیے جو اس تین دن کی جنگ میں اب تک شہید ہو چکے ہیں اور ان تیس پاکستانیوں کے لیے جن کو پرسوں ان مظاہروں میں، کسی بھی طور پر یہاں پر، ہلاک کیا گیا۔ میں ان تمام واقعات کی مذمت کرتا ہوں اور افسوس کرتا ہوں۔

چیئرمین صاحب! سوئٹزرلینڈ کے اندر negotiations ہو رہی تھیں اور بڑی کامیابی سے آگے جا رہی تھیں۔ اومان کے وزیر خارجہ، ڈاکٹر بدر البوسعیدی صاحب فرماتے ہیں کہ سب کچھ طے ہو چکا تھا، ایرانیوں اور امریکیوں میں سب کچھ مکمل ہو چکا تھا۔ ان کی جو سب سے بڑی demand تھی کہ ایران 70% uranium enrichment ختم کر دے تو وہ اس پر بھی راضی ہو چکا تھا۔ سب documents تیار تھے، blue prints تیار ہو چکے تھے اور approval کے لیے اپنی اپنی حکومتوں کو بھجوا دیے گئے۔ اس کے نتیجے میں تہران میں ایک اجلاس بلایا گیا جو کہ پہلے final نہیں ہونا تھا۔ ہفتے کی صبح ایک اجلاس بلایا گیا جس کا اسرائیل اور امریکہ کو پتا چل گیا۔ (T22 پر جاری ہے)

T22-3Mar2026 Abdul Razique/Ed: Iram Shafique 03:10 p.m.

سینیٹر عون عباس: (-----جاری) جو کہ پہلے final ہونا نہیں تھا۔ ہفتے کی صبح ایک اجلاس بلایا گیا جس کا اسرائیل اور امریکہ کو پتا چل گیا۔ اس میں ایران کے جو رہنما ہیں آیت اللہ خامنہ ای صاحب، ان کے صدر اور آرمی چیف وہاں موجود تھے۔ انقلابی گارڈ کے جو چیف تھے، وہ بھی موجود تھے۔ وہ سب میٹنگ کرنے کے لیے آئے تاکہ اس blueprint کی approval دی جا سکے۔ آپ منافقت اور دھوکہ دہی دیکھیں کہ جیسے اس میٹنگ کا پتا چلا، وہاں سے اسرائیلی اور امریکی جہاز اڑتے ہیں اور دھوکہ دہی میں ان تمام لوگوں کو شہید کر دیا جاتا ہے جو اس document کی approval کے لیے آئے تھے۔ یہ وہ قوم ہے جس کے ساتھ آپ مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایک سادہ لوح قوم کہ وہ لوگ ایک ساتھ وہاں اکٹھے ہوئے تو انہیں شہید کرنے کا انہوں نے ایک موقع نہیں دیا۔ حضور یہ check کیجئے کہ اتوار کو جس وقت پاکستان میں یہ خبر آتی ہے تو سکردو سے لے کر کراچی تک، چھوٹا، بڑا اور بزرگ، ہر عمر کا شخص چاہے وہ سنی تھا یا شیعہ، پورا پاکستان اس وقت مسلمان بن چکا تھا اور ہر انکھ میں آنسو تھے اور سب اشکبار تھے۔ اس دن پاکستان میں کوئی سنی، شیعہ نہیں تھا بلکہ یاد رکھیے کہ جب آیت اللہ خامنہ ای صاحب کو شہید کیا گیا، ان کی وہ تصویر آئی جو کہ ملبے میں تھی اور ابر آلود تھی، جس کے اوپر مٹی نظر آ رہی تھی تو ہر پاکستانی نے اس فوٹو کو اپنی dp, facebook, instragram, TikTok and Twitter پر لگایا کیونکہ اس دن ہم سب مسلمان

تھے۔ وہ شخص چیخ، چیخ کے کہہ رہا تھا میں مرا نہیں ہوں، میں قتل نہیں ہوا بلکہ میں شہید ہوں، میں زندہ ہوں اور اسلام آج بھی زندہ ہے۔ یہ دنیا یاد رکھے گی کہ تم نے اس 86 سالہ شخص کو شہید نہیں کیا بلکہ تم نے اسلام کے اوپر ایک خنجر لگایا ہے۔ ساری دنیا اس بات کو یاد رکھے گی۔

جناب، اس وقت پوری دنیا کی معیشت ہل چکی ہے۔ امریکہ اور ٹرمپ دو علیحدہ، علیحدہ چیزیں ہیں اور آپ اسے اس زاویے میں دیکھیے۔ معیشت کا یہ حال ہے کہ Strait of Hormuz بند ہو چکا ہے۔ پوری دنیا میں تیل کی قیمتیں 10 فیصد اور گیس کی قیمتیں 20 فیصد بڑھ چکی ہیں۔ Fertilizer کی قیمت 30 فیصد بڑھ چکی ہے۔ Strait of Hormuz سے جہاں ڈیڑھ، ڈیڑھ سو جہاز گزرے تھے، آج وہاں سے صرف چھ جہاز گزر رہے ہیں۔ پوری دنیا کی معیشت ختم ہو چکی ہے۔ دنیا میں چار بڑی refineries ہیں جو UAE, Kuwait, Saudi Arabia and Iran کی ہیں۔ وہ اس وقت اپنے، اپنے functions بند کر چکی ہیں کیونکہ ایک چھوٹا سا ملک جس کا امریکہ سے کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا لیکن اس کا ایک 35 ہزار کا ڈرون جو کہ امریکہ کے چار بلین ڈالر کے میزائل کے برابر ہے یعنی ایران ایک 35 ہزار کا ڈرون چھوڑتا ہے تو امریکہ کو چار بلین ڈالر کا میزائل چھوڑنا پڑتا ہے، وہ اس سے مقابلہ کر رہا ہے۔ اگر صرف ایک ہزار ڈرون کو لگایا جائے جو 300 ملین ڈالر کے بنتے ہیں تو انہیں روکنے کے لیے کم از کم امریکہ کو چار ارب ڈالر کے میزائل چاہیے۔ یہ جنگ جیتنا اتنا آسان نہیں ہے۔ اس قوم نے آٹھ سال عراق کے ساتھ جنگ لڑی ہے۔ وہ قوم پچھلے آٹھ مہینے سے تیاری کر رہی تھی جس وقت جون میں اس پر attacks ہوئے تھے اور آٹھ مہینے بعد ان کا پورا setup تیار تھا۔ جب انہوں نے سوچا کہ آیت اللہ خامنہ ای اور ان سب کو شہید کر دیں گے تو پیچھے کچھ نہیں بچے گا تو وہ بھول میں تھے۔ وہ Venezuela کے بعد بھول چکے تھے۔ وہ بھول چکے تھے کہ یہ وہ ملک ہے جس میں اسلام ہے، جس میں حضرت امام حسینؑ کی یاد کھڑی ہے۔ اس کو شاید اس طریقے سے تباہ کرنا یہ ان کی سوچ نہیں تھی۔ اب اس وقت سارے امریکی ٹرمپ پر تنقید کر رہے ہیں۔ سارے امریکی کہہ رہے ہیں کہ خبردار اگر تم نے وہاں فوج بھیجی۔ اب وہ سوچ رہا ہے وہاں فوج بھیجنے کا لیکن امریکی اس کو اجازت نہیں دیں گے اور یہ جنگ اس کے بغیر جیتی بھی نہیں جا سکتی۔

جناب، میں ایک چیز بتا دوں لیکن ایک بڑا important سوال raise ہوتا ہے۔ کیا میں اپنے وزیراعظم سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ شخص جس کا نام ٹرمپ ہے، جب آپ اسے نوبل انعام کے لیے نامزد کر رہے تھے تو آپ کے ذہن میں کیا تھا؟ کیا اب آپ اس پر نظر ثانی کریں

گے؟ کیا آپ اس پر نظرثانی کریں گے کہ وہاں جا کر Board of Peace کا ممبر بننا لازمی تھا جس کا مقصد تو فلسطین میں اس قتل کو روکنا تھا لیکن آج پتا نہیں کتنے ہزاروں ایرانی شہید ہو چکے ہیں۔ کیا آپ اپنی اس بات پر نظرثانی کریں گے کہ ٹرمپ صاحب آپ نے تو دو کروڑ لوگوں کو مرنے سے بچایا تھا کیونکہ شاید اب ہزاروں مسلمان اس کے ہاتھوں شہید ہو رہے ہیں۔ شہباز شریف صاحب، کیا آپ ان باتوں پر سوچنا پسند کریں گے۔ ٹرمپ بار، بار کہتا تھا کہ میں ایران میں regime change کروں گا۔ یہی regime change پاکستان میں بھی ہوا تھا لیکن شاید ایران میں اس طرح کے لوگ available نہیں تھے کہ جس طرح عمران خان صاحب کو اٹھا کر پھینکا گیا تھا اور ہماری جگہ دوسروں کو بٹھایا گیا تھا۔ شاید ایران میں اس طرح کے لوگ نہیں تھے جو آیت اللہ خامنہ ای کی جگہ لے سکتے تھے لیکن یہاں وہ لوگ تھے جو اس کی سیٹ لینے کے لیے بیٹھے تھے۔ آج دنیا جانتی ہے کہ پاکستان میں regime change کیا گیا تھا۔ آج دنیا جانتی ہے کہ عمران خان صاحب کو ناحق ہٹایا گیا تھا۔ بس آخری بات کر دیتا ہوں۔ میں سیاست نہیں کرنا چاہتا لیکن دنیا جانتی ہے کہ اگر آپ نے اس crisis سے نکلنا ہے تو آج اگر ایران ہے تو کل پاکستان بھی ہوگا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ ہم اپنی آنکھیں بند کر لیں کہ ایران ختم ہو رہا ہے۔ جس دن انہوں نے ایران پر حملہ ختم کر دیا تو اگلی باری اسرائیل نے پاکستان کی طرف آنا ہے۔ لوگ مجھے کہتے ہیں تم عمران خان کو لے کر آتے ہو۔ آج ایک دفعہ پھر آپ unity کا message دے رہے ہیں تو آپ عمران خان صاحب کی پارٹی کو اکٹھا لے کر چلیں، خان صاحب کو ساتھ لے کر چلیں، میں اس چیز کا دعوی کر سکتا ہوں کہ ہم اس پورے بحران سے نکل سکتے ہیں لیکن ان لوگوں کا اور اس حکومت کا مقصد ہمیں یہاں صرف بھاشن دینا ہے کہ unity ہے اور آئیں ہم آپ کو پوری بریفنگ دے دیتے ہیں۔ اگر آپ واقعی چلنا چاہتے ہیں تو اس شخص کو لے کر آئیں جو واقعی اسلام کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں لے کر کھڑا تھا اور پھر ان شاءاللہ پاکستان بحران سے نکلے گا۔ ہم پوری قوم اس وقت اسلام کے سائے میں ایران کے ساتھ کھڑی ہے اور اس میں کوئی دوسرا لفظ نہیں ہے۔ یہ بات باور کرائی جاتی ہے کہ پاکستان تحریک انصاف بھی اس پوری کی پوری effort میں آپ کے ساتھ ہے۔ پاکستان زندہ باد، عمران خان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب۔

Senator Saleem Mandviwalla

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جناب، مجھے یہ کہنا تھا کیونکہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی یہ بات کہی، ابھی بلال صاحب نے بھی کہی اور ایک، دو اور لوگ بھی مجھے بلا کر یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ ہاؤس میں بھی اس پر بریفنگ دی جائے۔ میں آپ کے and Chairman Senate کے through یہ request کروں گا کہ یہ میٹنگ بھلے کل ہو جائے مگر اس کے بعد پھر بہتر یہ ہوگا کہ وہ ہاؤس کو آ کر brief کریں because all Members want to know exactly کہ گورنمنٹ کی اس پر position کیا ہے اور آگے چل کے جو حالات پیدا ہوں گے تو گورنمنٹ کیا کرنا چاہتی ہے۔ میں آپ سے یہ request کروں گا کہ آپ Prime Minister کو ہماری طرف سے یہ request ضرور بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: حکومت کی طرف سے تو سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان بیٹھے ہیں۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جی میں نے سینیٹر رانا ثناء اللہ صاحب سے بھی کہا ہے کہ وہ ہمارا یہ message انہیں convey کر دیں لیکن اگر آپ بھی convey کر دیں تو بہتر ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Honourable Members کی تجاویز پر غور کرنا چاہیے اور practically عمل بھی کرنا چاہیے۔ جی سینیٹر اعظم سواتی صاحب۔

Senator Mohammad Azam Khan Swati

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین صاحب۔ میرے اور آپ کے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی ہے جس کے اگر ایک حصے میں درد ہو تو پھر سارا جسم درد سے چھلا اٹھتا ہے۔ میں پہاڑوں میں رہنے والا ایک دیہاتی ایک چھوٹا سا واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ایک دفعہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک شیر آ گیا۔ لوگ بھاگے۔ دو آدمی ایک کمرے میں چلے گئے۔ ڈر اور خوف سے آپس میں بات کرنے لگے کہ اگر شیر اندر آ گیا تو ہم کیا کریں گے۔ دوسرے ہوشیار آدمی نے کہا اللہ کے بندے جو کچھ کرنا ہے شیر نے کرنا ہے، تم نے کیا کرنا ہے۔ ہمیں سبق سیکھنا چاہیے ڈونلڈ ٹرمپ کے اس اعلان کے بعد جب

اس نے مشرق وسطی کے ہمارے تین برادر ممالک کے دورے کیے، 3.5 ٹریلین کے contract sign کیے اور اس کے بعد جو کہا، میں وہی الفاظ دہرا رہا ہوں کہ

‘Protection and sovereignty of your country depends upon me. If I raise my hand, you are not going to be in this world.’

آج مسلم امہ کی مثال ایک شاعر کی اس شعر کی تعبیر سے ہے کہ

خواب سے بیدار ہوتا ہے جب ذرا محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری

آج مسلم امہ de facto امریکہ اور اسرائیل کے تابع ہے اور ایک ہی ملک تھا اور ہے جو اس کے خلاف کھڑا ہوا، جس نے قانون، آئین اور انسانیت کی بات کی، جس نے امن اور آشتی کی بات کی حالانکہ اس سے بھی ماضی میں بڑی غلطی ہوئی ہیں لیکن آج اس معصوم کے ساتھ کھڑا ہونا، میں سمجھتا ہوں کہ ہر انسان کا فرض ہے۔ آپ دیکھیں ہمارے right اور مغرب میں آج مودی اور اسرائیل چند دہشت گرد لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے عزائم کیا ہیں۔ ایران تو اب ایک جوہری طاقت بننے جا رہا تھا جس کو روکا گیا ہے تو پاکستان کس کھیت کی مولی ہے جس کے پاس already nuclear weapon ہے۔ نیتن یاہو نے کتنے پہلے کہا تھا کہ ہمارا سب سے پہلا ٹارگٹ پاکستان ہے۔ اس لیے ہمیں ہوش کے ناخن لینا چاہیے۔ میں اپنا وقت اپنے دوسرے مقررین کو دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔

(جاری۔۔۔T22)

T23-03MAR2026 Taj/Ed. Shakeel 03:20 p.m.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: (جاری۔۔۔) اسی لیے میں کہہ رہا ہوں کہ ہمیں ہوش کے ناخن لینے چاہییں۔ ہمیں پاکستان کی اگر فکر کرنی ہے تو سب سے پہلے اپنے پڑوسی ملکوں کے اوپر وہ ہاتھ رکھنا چاہیے، دیکھنا چاہیے کہ کس طرح ہم پاکستان اپنے دین اور اپنے بھائیوں کو اس خطے کے اندر بچا سکیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، اعظم سواتی صاحب۔ جی سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

Senator Danesh Kumar

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ، جناب چیئرمین! یہ پورا حال خالی دیکھ کر مجھے ایک شعر یاد آ رہا ہے کہ دیواروں سے باتیں کرنا اچھا لگتا ہے۔ابھی دیواروں سے باتیں کریں۔ دیکھیں اتنا اہم اور اتنا sensitive موضوع چل رہا ہے تو ہونا تو یہ چاہیے کہ یہاں پر تمام وزرا موجود ہوتے۔ ہم باتیں کر رہے ہیں، کہاں پر نوٹ ہو رہا ہے۔ وزیر خارجہ صاحب نے کہا کہ ہمارے دفتر خارجہ کے افسران بیٹھے ہوئے ہیں، وہ آپ کی باتیں نوٹ کر رہے ہیں۔ مجھے دکھائیں دفتر خارجہ کے افسران کہاں ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: سلیم صاحب بیٹھے ہیں۔

سینیٹر دنیش کمار: نہیں جناب! یہ تو دفتر خارجہ کے افسران نہیں ہیں، یہ تو ہمارے معزز سینیٹرز بیٹھے ہیں

جناب ڈپٹی چیئرمین: ڈاکٹر افنان صاحب ہیں، بلال مندوخیل صاحب ہیں۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب! افسران ہیں آپ لوگ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ تین صاحبان چالیس سینیٹرز کے برابر ہیں۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب! میری عرض سنیں، اتنا حساس موضوع چل رہا ہے، ہمیں کچھ نہ کچھ سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔آپ custodian of the House ہیں۔آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ انہیں حاضر کریں کہ اتنی زبردست قسم کی تجاویز آ رہی ہیں تو کم از کم وہ بیٹھیں ورنہ دہ تجاویز سنانے کا فائدہ نہیں ہے۔ جناب! میں اپنی تقریر کی طرف آتا ہوں۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو بتا دوں کہ آج پوری دنیا میں ہندو برادری ہولی کا تہوار منا رہی ہے۔ ہولی کا تہوار اس لیے منایا جاتا ہے کہ بدی پر نیکی کی جب فتح ہوتی ہے، حق پر سچ کی فتح ہوتی ہے، اس حوالے سے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کو Chair اور پورے ہاؤس کی طرف سے مبارک ہو۔

سینیٹر دنیش کمار: خیر مبارک، شکریہ جناب۔ مگر پاکستان کی ہندو برادری نے اپنے مسلم بھائیوں کے جذبات کو مد نظر رکھتے ہوئے، کیونکہ جس طرح سے سواتی صاحب کے میں نے جذبات دیکھے، اسی طرح سے ہر پاکستانی کا اس حوالے سے جذبہ بہت ہی بلند ہے، ان کے جذبات کو دیکھتے ہوئے اور جو حق پر ایک باطل نے لڑائی چھیڑی ہے، اس کی وجہ سے ہم اپنا ہولی کا تہوار بالکل سادگی سے منا رہے ہے اور نہ ہونے کے برابر منا رہے ہیں تاکہ ہم اپنے مسلم بھائیوں کے غم میں شریک ہو سکیں۔

جناب ! ہمارے وزیر خارجہ اسحاق ڈار صاحب ہمارے لیے قابل احترام ہیں، انہوں نے یہاں پر کہا کہ جو crisis چل رہا ہے، کل اس پر صرف پارلیمانی لیڈر صاحبان کو بریفنگ دی جائے گی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کا مقصد ہے کہ قومی اسمبلی میں 342 کے قریب ایم ۔این۔ ایز اور یہاں پر 96 سینیٹرز ہیں، ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ جناب ! ہم تمام لوگ عوام کے نمائندے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم سے کوئی اچھی تجاویز جائیں۔ مانڈوی والا صاحب نے بھی کہا ہے۔ میرے بھی جذبات پہنچا دیں کہ اس ایوان کو Committee of the Whole کا درجہ دے کر یہاں پر آئیں اور نہ صرف وزیراعظم صاحب، ہماری عسکری قیادت بھی آئے۔یا مشترکہ اجلاس بلا کر ہمارے تمام parliamentarians کو بریفنگ دیا جائے۔ جناب چیئرمین ! آپ کی توجہ چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی، جی۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب ! جس طرح سے جارحیت کی گئی ہے، اگر کوئی بھی ہو، میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کے جذبات بہت زیادہ مجروح ہوئے۔ بحیثیت غیر مسلم، بحیثیت انسان، ہم اس چیز کو کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی کسی پر جارحیت کرے اور جارحیت۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ اپنی تجاویز تو دیں گے۔ میں نے بھی اپنے آفس کو ہدایت کی ہے کہ حکومت کی طرف سے تمام معزز سینٹرز کو وزیراعظم صاحب یا نائب وزیراعظم کی طرف سے بریفنگ دی جائے۔ اس کے لیے حکومت سے کوئی بھی بندہ، وزیر، نمائندہ آ کر خود ہی آپ لوگوں کو جواب دے گا۔ میں نے آفس کو پابند کر دیا ہے۔ جی پلیز۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب ! مندوخیل صاحب نے بھی آپ کی توجہ مبذول کروائی تھی۔ آج وزیر خارجہ صاحب نے ایک بات کی اور ہمیں بھی پتا ہے کہ ہم سعودی عرب سے strategic agreements کیے ہوئے ہیں کہ اُن پر حملہ ہم پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ جناب ! خاکم بدہن، میرے منہ میں خاک کہ یہ نہیں ہونا چاہیے، اگر ایران کی طرف سے سعودی عرب پر کوئی حملہ کیا جاتا ہے تو پاکستان کہاں کھڑا ہوگا۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : خدا نہ کرے۔

سینیٹر دنیش کمار : یہ بہت پریشان کن بات ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس کے لیے دعا کرنا چاہیے کہ ایسے حالات پیدا نہ ہوں۔

سینیٹر دنیش کمار : میرے منہ میں خاک کہ یہ نہیں ہونی چاہیے۔ جس طرح سے صہیونی سازش چل رہی ہے، وہ سازش آپ دیکھ لیجیے گا کہ سعودی عرب کو اس جنگ میں ملوث کیا جائے گا اور پاکستان کو نہ چاہتے ہوئے بھی مجبوری کی حالت میں جنگ میں کودنا پڑے گا۔ جناب ! ہم پہلے

ہی ایک دشمن سے نبرد آزما ہیں اور ہمارا ایک دشمن انڈیا کی صورت میں اوپر بیٹھا ہوا ہے اور اب ہم افغانستان سے لڑ رہے ہیں۔ تو ہم کہاں جائیں گے؟ یہ ہمارے بچوں کے مستقبل کا معاملہ ہے۔ ہمارے تمام stakeholders کسی بھی طریقے سے ایران کے ساتھ بات کریں، سعودی عرب کے ساتھ بات کریں، بین الاقوامی سطح پر جائیں، سفارتی کوششیں کریں کہ جنگ بند ہو۔ آپ کو پتا ہے Strait of Hormuz کی بندش کی وجہ سے چین کا پچاس فیصد تیل اسی گزرگاہ سے جاتا ہے۔ خدانخواستہ اگر چین بھی اس جنگ میں کود گیا اور روس بھی کود گیا تو پھر یہ تو تیسری عالمی جنگ میں جائے گی جس میں کروڑوں انسانوں کی جانیں جائیں گی تو بحیثیت ایک ذمہ دار ملک کے، ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم تمام ملکوں میں اپنے سفارت کار بھیجیں، اپنی سفارتی ذمہ داریاں پوری کریں تاکہ کسی طور پر جنگ سے بچا جائے۔ جنگ کسی مسلمان کے لیے نہیں، یہ انسانیت کا خاتمہ کرے گی۔ جنگ کوئی بھی میزائل نہیں دیکھتا کہ یہ کیا ہے۔ جناب! میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمیں متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ میں یہ بھی بات کہوں گا کہ ہمیں جو ہدایات ملیں یا وزارت خارجہ امور ہمیں بریف کرے تو ہم آگے بات کہہ سکتے ہیں۔ اس floor پر اگر ہم کوئی غیر ذمہ دار بات کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ ہمارے ملک پر کوئی مشکل بات آئے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر وقار مہدی صاحب۔ سینیٹر مشال یوسفزئی صاحبہ۔

Senator Mashal Azam

سینیٹر مشال اعظم: شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں ایران جیسے خود مختار ملک، ایک sovereign State پر امریکہ اور اسرائیل کی ملی بھگت سے attacks کی شدید مذمت کرتی ہوں اور سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کی شہادت پر دلی افسوس کا اظہار کرتی ہوں لیکن خطے کی جو صورت حال ہے، یہ صرف ایران پر حملہ نہیں ہے، یہ وہ چنگاری ہے جو مشرق وسطیٰ میں پھینک دی گئی ہے اور جس کے عزائم یہ ہیں کہ پوری مسلم امہ کو آگ لگ جائے۔ جناب! میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گی، تھوڑا سا تفصیل میں جاؤں گی کہ جب 13 جون کو ایران پر حملہ ہوا تھا تو اس کے بعد ٹرمپ کا ایک tweet آیا تھا۔ اس tweet میں کہا گیا تھا کہ ہم نے ایران میں تمام uranium stocks کو ختم کر دیا ہے۔ ہم نے ایران میں ہر وہ چیز ختم کر دی ہے جس سے ایران کوئی بم بنا سکے یا ایران کچھ کر سکے۔ تو پھر جب ایران اور امریکہ کے مذاکرات عمان میں ہو رہے تھے، جو ریکارڈ پر ہے، جس میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے کہ Iran not seek to سے never ever پر agree کر گیا تھا، وہ اس term پر agree کر گیا تھا کہ ایران کبھی بھی uranium stocks نہیں رکھے گا اور جو ان کے ساتھ current stock ہے اس کو degrade کر دے گا۔ تو پھر یہ جو حملہ ہوا ہے۔

(جاری۔۔۔T24)

سینیٹر مشال اعظم: (جاری ہے۔۔۔۔) تو پھر یہ جو حملہ ہوا ہے، میں ذاتی طور پر سمجھتی ہوں Epstein Files نے آگ لگا دی ہے، Epstein Files نے دنیا کو آگ لگا دی ہے، Epstein Files نے دنیا کے امن کو آگ لگا دی ہے اور انہی files کی بدولت اسرائیل نے اپنے ناپاک عزائم سے مسلم ممالک کو آمنے سامنے کر دیا ہے۔ اس وقت خطے کی جو صورت حال ہے میں اپنے ملک کی بات کروں گی کہ ہمارے لیے سب سے پہلے پاکستان ہے لیکن پاکستان اس وقت ایک نازک دور سے گزر رہا ہے، ایک نازک صورت حال سے گزر رہا ہے کہ ایک طرف اس کو اپنے اندرونی حالات کا سامنا ہے، تین borders پر engaged ہے۔ مسلم امہ میں جو صورت حال ہے، اس میں جو پاکستان کی Geostrategic position ہے یا مسلم امہ میں پاکستان کی جو situation ہے، تو میرے خیال سے پاکستان کو اس time extremeمشکلات کا سامنا ہے۔

یہاں پر سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب نے بات کی کہ وہ وقت نہیں ہے کہ ہم ڈیڑھ انچ کی مسجد بنائیں اور اس وقت پاکستان کو اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے۔ ہم بھی یہی سمجھتے ہیں کہ اس وقت پاکستان کو اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے لیکن یہ اتحاد و اتفاق کیسے آئے گا؟ میں ایک مثال آپ کو دیتی ہوں کہ میں ذاتی طور پر سمجھتی تھی اور ہم نے سنا بھی تھا کہ کہا جاتا تھا کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، تو اس وقت مسلم امہ کہاں تھی؟ تو آج جو مسلم امہ کی situation ہے کہ حکومتی اراکین یہاں پر نہیں ہیں، میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، آپ ہم سب کی باتیں سن رہے ہیں لیکن حکومتی اراکین یہاں پر نہیں ہیں۔

جس طرح میرے بھائی دنیش کمار صاحب نے ایک بات کی کہ Foreign Office سے ہمیں کہا گیا کہ وہ ہماری چیزیں note down کریں گے، وہ نہیں ہیں اور ہم باتیں کر رہے ہیں لیکن ہم اپنے حصے کی چیز record پر لانا چاہتے ہیں۔ اس سے زیادہ serious situation کیا ہو سکتی ہے اس خطے کی؟ پاکستان کے لیے اس سے زیادہ serious threat کیا ہو سکتی ہے کہ ایک طرف ہم افغانستان کے ساتھ engaged ہیں، دوسری طرف اس وقت جو ایران کی جنگی صورت حال ہے وہ تیسری جنگ عظیم کا پیش خیمہ ہے اور ہمیں کوئی briefingہی نہیں دی جا رہی۔ چاہیے یہ تھا سر کہ پہلی فرصت میں Joint Session بلایا جاتا اور اس میں تمام Parliamentarians کو security agencies کے، securityاداروں کے اور اس ملک کے فوج کے سربراہان آ کر brief

کرتے، انہیں بتاتے کہ اس وقت کیا situation ہے؟ ہمیں کیا کیا threats ہیں؟ ہماری آپ کو کیا ضرورت ہے اور ہمیں آپ کی کیا ضرورت ہے؟ اور ہم نے پاکستان کو ان صورت حال سے کیسے نکالنا ہے؟ لیکن seriousness کا اندازہ آپ اس ایوان سے ہی لگا لیں ۔

میں دو تین موازنہ کرنا چاہتی ہوں۔ آج ایران کی جو صورت حال ہے، عسکری کشیدگی، اس وقت پاکستان کی بھی وہی صورت حال ہے۔ ہم تین borders ایران، انڈیا، افغانستان پر engaged ہیں۔ ایران کی جو ایک سال سے لے کر ابھی تک معاشی بدحالی ہے، ہم بھی اس معاشی بدحالی کا شکار ہیں۔ اگر ہم شرم کے مارے اپنے اوپر پردہ ڈال رہے ہیں تو یہ ہم کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر رہے ہیں ورنہ ہماری معاشی صورت حال اس سے زیادہ deteriorate کر گئی ہے۔

اس ملک کی جو داخلی صورت حال ہے، وہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ پچھلے صرف چھ مہینوں میں بلوچستان اور KP کی صورت حال کیسے ایک دم سے develop کر گئی ہیں اور وہاں پر security situation, law and order situation کیا بنی ہوئی ہے۔ ڈپٹی چیئرمین صاحب، آپ کا تعلق بھی بلوچستان سے ہے اور آپ کو سب سے زیادہ پتا ہے کہ بلوچستان اس وقت کن صورت حال سے گزر رہا ہے۔

ہماری دارالحکومت میں پچھلے دو سے چار مہینوں میں دو دھماکے ہوئے ہیں، ہم نے لاتعداد جنازے اٹھائے ہیں، ہماری فوج کے لوگ شہید ہیں، ہماری پولیس کے لوگ شہید ہیں، ہمارے civilian شہید ہیں۔ تو کیا ایسا تو نہیں ہے کہ ایران صرف بہانہ ہے، نشانہ ہم لوگ ہیں؟ ہمیں یہ چیزیں سمجھنی ہوں گی، ہمیں ان چیزوں پر بات کرنی ہو گی اور ہمیں ان چیزوں پر اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے اور اتحاد و اتفاق کے لیے ضروری ہے کہ میں اس ایوان میں آج demand کرتی ہوں کہ national dialogue کیا جائے، تمام party کے سربراہان کو بلایا جائے Prime Minister Mian Muhammad Shehbaz Sharif Sahib, President of Pakistan Asif Ali Zardari Sahib اور سابقہ دونوں وزیراعظم ہمارے لیڈر عمران خان صاحب اور آپ کے لیڈر نواز شریف صاحب دونوں کو ایک ہی چھت تلے ہونا چاہیے اور ان سب کو مل کر پاکستان کے لیے فیصلے کرنے ہوں گے۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ بہت دیر ہو جائے، ایسا نہ ہو کہ پھر ہم اپنے ہاتھ ملتے رہ جائیں کہ کاش ہم یہ سارے steps لے لیتے۔ کیونکہ سب سے پہلے پاکستان ہے، پاکستان ہوگا تو ہم ہیں، پاکستان ہوگا تو پاکستان کی فوج ہے، پاکستان ہوگا تو پاکستان کے عوام ہیں اور اس وقت ضرورت ہے کہ پاکستان کی حکومت، پاکستان کی فوج اور پاکستان کے عوام کے درمیان جو خلا ہے وہ ختم ہو اور وہ صرف تب ہی ممکن ہے کہ پاکستان میں national dialogue کیا جائے اور جو صورت حال ہے وہ

national dialogue کے ذریعے، باہمی مشاورت کے ذریعے کوئی road map دیا جائے کہ ہم اس صورت حال سے کیسے نکل سکتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ امت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق آئے، میری دعا ہے اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت کرے، پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ سینیٹر مشال اعظم صاحبہ، یہ جو موجودہ صورت حال بین الاقوامی سطح پر، قومی سطح پر اور ہمارے برادر اسلامی ممالک اور دیگر ممالک کے حوالے سے جو House of Federation اور Senate of Pakistan کے حوالے سے بڑی مفصل گفتگو ہوئی، مکالمہ ہوا اور اچھی تجاویز آئیں، قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کے علاوہ اس میں درجن سے زیادہ ممبران اور Parliamentary Leaders نے بات چیت کی اور مجھے امید ہے کہ تمام تجاویز چاہے opposition کی طرف سے ہوں یا حکومت کی طرف سے، ہمارے office کو ہدایت ہے کہ وہ حکومت کو پہنچا دے، Foreign Office کو پہنچا دے اور اس وقت ہماری بات، ہماری سوچ ایک ہونی چاہیے، ہماری سوچ یہی ہے کہ اللہ پوری دنیا میں امن اور خوشحالی کا دور لائے اور بالخصوص ہمارے اپنے ملک میں اور ہماری تجاویز ملک کے لیے ہونی چاہیے، امت کے لیے ہونی چاہیے اور انسانیت کے لیے ہونی چاہیے۔

ہمارے honourable Senators کی جو تجاویز ہیں، جنہوں نے بڑی مفصل بات کی ہے اور قائد ایوان نے بھی آ کر یہاں مفصل جواب دیا، ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے اور ایوان کو update رکھا اور ہماری یہی کوشش، یہی دعا ہونی چاہیے کہ اچھے ماحول میں پاکستان کا جو کردار ہے وہ پہلے سے بھی توانا اور mature ہونا چاہیے۔ یہ جمہوری سوچ کی عکاسی ہے کہ آج اس پر open بات ہوئی اور کل بھی Prime Minister Sahib کے سامنے اس پر بات ہوگی۔ اب میں ایوان کی کارروائی بروز بدھ، مورخہ 04 مارچ، 2026 دوپہر دو بجے تک ملتوی کرتا ہوں، شکریہ۔

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, the 04th March, 2026 at 02:00 p.m.]